Title - DOZAKH KA KHATKA.

Creator - Ahmad Saeed.

Publisher - Matabeg Khwaja Press (Delhi)

Date - 1938.

Pages - 136.

Subjects - Islam - Aqayad-O-Iman.

الحمد للہ کہ رسالہ عجالہ از تالیف تصنیف

حضرت مولانا الحاج الحافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند

موسومہ بہ

دوزخ کا کھٹکا

جسکو

باجازت مولانا موصوف الصدر

منیجر دینی بکڈپو کوچہ ناہر خان دہلی

نے

تیسری مرتبہ

خواجہ پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

قیمت صرف ۱۲/

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا

الحمد للہ کہ رسالہ عجالہ از تالیف منیف

حضرت مولانا الحافظ الحاج احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند

موسومہ بہ

دوزخ کا کھٹکا
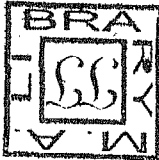
زیر اہتمام

منیجر دینی بک ڈپو بیت السعید کوچہ ناہر خان دہلی

مطبوعہ خواجہ پریس دہلی

قیمت صرف ۱۲/

تیسرا ایڈیشن

ضروری اعلان

دوزخ کے کھٹکے کو پہلی مرتبہ حضرت الحاج مولانا حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کی اجازت سے منیجر مکتبہ علمیہ نے شائع کیا تھا جس کو عرصہ ہوا اپنی مقبولیت کے باعث فروخت ہو چکا اور ملک میں اس کی مانگ باقی رہی۔ اب اس کتاب کو مولانا موصوف کی نظر ثانی اور مولانا کی اجازت کے بعد تیسری بار دینی بکڈپو بیت السعید کوچہ ناہر خاں دہلی کی جانب سے شائع کیا جا رہا ہے۔ طباعت وصحت اور کتابت وکاغذ کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے عام مسلمانوں کی حالت کا لحاظ رکھتے ہوئے کتاب کی قیمت صرف ۱۲ر رکھی گئی ہے۔

چونکہ کتاب "دوزخ کا کھٹکا" مولانا کی اجازت سے طبع کی جا رہی ہے اسلئے اس کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب بغیر اجازت مالک دینی بکڈپو اس کتاب کے جزو یا کل کو چھاپنے اور شائع کرنے کی کوشش نہ کریں ورنہ ہر قسم کے نقصان اور قانونی اخراجات کے ذمہ دار ہونگے۔

حافظ محمد سعید

"بیت السعید" کوچہ ناہر خان

دھلی

دوزخ کا کھٹکا

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ

طبع اول:

از نتیجۂ فکر جناب مولوی منظور احسن صاحب احسن

یہ ہے جنت کی کنجی پاس اور دوزخ کا ہو کھٹکا
تو پھر دشوار کیا ہی جھیل لینا موت کا جھٹکا

مریض معصیت کیواسطے لکھے ہیں دو نسخے
مصنف کو نجات اُخروی کا یاد ہے لٹکا

ہوئی جب فکر سال طبع ہاتف نے کہا احسن
در جنت کی کنجی ہے لگا دوزخ کا جو کھٹکا

۱۹ ۰۶ ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ جہنم کو تنبیہ

اعمالِ سیئہ کی فہرست

بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

میں نے ایک مضمون گذشتہ دنوں "اہل جنت کو بشارت" کے عنوان سے اخبار "الجمعیۃ" کیلئے لکھا تھا۔ اخبار کی دو اشاعتوں میں شائع ہوا تھا۔ مسلمانوں نے اس مضمون سے بیحد دلچسپی کا اظہار کیا اور حق جل مجدہٗ نے مجھ خاکسار کے اس مضمون کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔ جب اس مضمون کی طلب عام ہوئی تو میں نے منیجر الجمعیۃ کو اس کے شائع کرنے کی اجازت دیدی۔ منیجر نے جب اس کو کتابی صورت میں شائع کرنا چاہا تو میں نے اس کے ساتھ دو مضمون "عرش الٰہی کا سایہ" اور "دعا کے آداب" اور بھی شامل کر دیئے تاکہ جملہ مضامین مل کر کتاب کی صورت ایک مختصر رسالہ کی ہو جائے۔ ان تینوں مضامین کے مجموعہ کا نام "جنت کی کنجی" رکھا گیا اور یہ رسالہ بحمد اللہ تیار ہو کر شائع ہو گیا۔

اس رسالہ کی اشاعت کے بعد میرے متعدد احباب نے اصرار کیا کہ میں نے جس طرح ان احادیث کو ایک جگہ جمع کیا ہے جن میں اعمال صالحہ پر جنت کی بشارت کا ذکر کیا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اعمال حسنہ پر جنت کی بشارت دی ہے، اسی طرح میں اُن احادیث کو بھی یکجا جمع کر دوں جن میں اعمالِ سیئہ کے مرتکبین کو جہنم کا خوف دلایا گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان افعال پر مجرمین کو دخولِ جہنم کی اطلاع دی ہے۔ اس قسم کی تمام احادیث کو ایک کتابی صورت میں جمع کر کے شائع کروں۔

احباب کے اس اصرار کو مدنظر رکھتے ہوئے توکلاً علی اللہ میں نے سعی شروع کی اور کچھ عرصہ میں حق جل وعلا کی اعانت و امداد سے ایک مجموعہ مرتب ہوگیا اور ان احادیث کو ایک جگہ جمع کرلیا گیا جن میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اعمال سیئہ سے بچانے اور محفوظ کرنیکی غرض سے دوزخ کا ذکر کیا ہے اور ان اعمال سے مطلع فرمایا ہے جن کا ارتکاب عذاب نار کا موجب ہے۔ میں نے اس مجموعہ میں اُن احادیث کو بھی شامل کرلیا جن میں جہنم اور عذاب نار کا ذکر تو نہیں ہے لیکن اور کسی قسم کی وعید فرمائی ہے مثلاً کسی فعل کے متعلق فسق یا کفر کے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں یا بدترین امت یا لعنت فرمائی ہو یا یوں فرمایا ہو کہ فلاں فعل شیطان کا فعل ہے یا اس فعل سے اللہ کا ذمہ بری ہوگیا یا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا فلاں فعل کا مرتکب مسلمانوں میں سے نہیں ہے یا کسی اور قسم کے ایسے الفاظ فرمائے ہوں جن سے اس فعل کی مذمت اور برائی ظاہر ہوتی ہو تو ان احادیث کا بھی میں نے اس مجموعہ میں اضافہ کردیا ہے تاکہ اس باب میں تالیف مکمل ہو سکے۔ اگرچہ میں نے اپنی استطاعت کے موافق انتہائی محنت سے ان احادیث کو جمع کیا ہے لیکن میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ اس قسم کی کوئی حدیث کتب احادیث میں باقی نہیں ہے۔ اگر کسی صاحب کو اور کوئی حدیث اس بارے میں معلوم ہو تو وہ مجھکو مطلع کردیں تاکہ میں تیسرے ایڈیشن میں اس کا اضافہ کرسکوں۔ میں بہت ممنون ہونگا اگر کوئی صاحب میری رہنمائی فرماکر مجھے شکریہ کا موقعہ دینگے۔ بعض مواقع پر احادیث کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات سے بھی استشہاد کیا گیا ہے۔ پڑھنے والوں کی سہولت و آسانی کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے عنوان بھی قائم کردیئے ہیں اس لئے عنوان کی رعایت سے بعض احادیث مکرر ہوگئی ہیں۔ اسی طرح بعض احادیث کو مختصر کردیا ہے اور صرف وہ ٹکڑا لے لیا ہے جو عنوان سے متعلق تھا۔ بعض مکرر احادیث کا حوالہ بھی ترک کردیا ہے۔ ان تمام احادیث کا مجموعہ تقریباً نوسو ہوگیا ہے۔ جو حضرات اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں ان سے میری عاجزانہ التماس ہے کہ وہ اسکے مولف کو دعاؤں میں فراموش نہ فرمائیں۔

فقیر احمد سعید۔ کان اللہ لہ

(۱) شرک

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰهُ النَّارُ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمکو اکبرالکبائر گناہ سے مطلع کر دینا چاہتا ہوں۔ خدا کیساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ ایسی حالت میں فرما رہے تھے کہ جب آپ تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ لیکن جس وقت جھوٹی گواہی پر پہنچے تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار فرماتے رہے کہ خبردار ہو جاؤ۔ جھوٹی گواہی بھی سب سے بڑا گناہ ہے۔ (صحاح ستہ)

(۲) کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کون کونسے ہیں۔ ارشاد فرمایا ان کی تعداد نو ہے۔ ان میں سب سے بڑا گناہ تو اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اسکے بعد مسلمان کو ناحق قتل کر دینا، میدان جہاد سے بھاگ جانا، کسی پاکدامن عورت کو زنا کی تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھا جانا، سود کھانا، مسلمان ماں باپ کی نافرمانی کرنا، بیت اللہ کی حرمت کو حلال کر لینا۔ یعنی جو باتیں وہاں حرام ہیں اور حرمت حرم کے منافی ہیں ان کا ارتکاب کرنا۔ (طبرانی۔ حاکم۔ بیہقی)

(۲) شرک اصغر یا ریا

(۳) قیامت میں حافظ، شہید اور مالدار حاضر کئے جائینگے۔ اُن لوگوں سے ان کے اعمال کی بابت دریافت کیا جائیگا۔ تو حافظ قرآن عرض کریگا۔ میں نے تیری وہ کتاب حفظ کی جو تو نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ پھر میں اس کتاب کو رات اور دن پڑھتا تھا ارشاد ہوگا تو جھوٹا ہے۔ تو نے میرے لئے قرآن نہیں پڑھا بلکہ تو نے اپنی شہرت

کے لئے پڑھا تھا اور جس غرض کے لئے تو نے پڑھا تھا وہ پوری ہوگئی۔ تو دُنیا میں قاری مشہور ہوچکا۔ پھر صاحب مال سے دریافت کیا جائیگا۔ وہ اپنی خیرات اور صدقات کا ذکر کریگا۔ ارشاد ہوگا تو کاذب ہے۔ تو نے اپنی شہرت کے لئے مال خیرات کیا تھا وہ تجھکو حاصل ہوچکی اور تو سخی مشہور ہوچکا۔ اس کے بعد شہید سے سوال ہوگا۔ وہ اپنی موت اور جاں سپاری کا ذکر کریگا کہ الٰہی میں نے تیرے راستہ میں جان دیدی۔ ارشاد ہوگا تو بھی جھوٹا ہے۔ یہ جان دینا ہمارے لئے نہ تھا بلکہ بہادر اور شجاع مشہور ہونے کے لئے تو نے جنگ کی تھی۔ وہ شہرت تجھے دنیا میں حاصل ہوگئی۔ پھر ان تینوں ریاکاروں کو سب سے پہلے دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔ دوزخ کی جانب انکو منہ کے بل گھسیٹ کرلے جایا جائیگا۔ (مسلم۔ نسائی)

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝

(۴) اس امت میں سے جس شخص نے کوئی بھلا کام دنیا کیلئے کیا اور آخرت کا کام دنیا دکھاوے کو کیا تو آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ہو (احمد، ابن حبان)

(۵) جس نے اپنا کوئی نیک کام لوگوں پر ظاہر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو سب کے سامنے ذلیل وخوار کریگا۔ (طبرانی و بیہقی)

(۶) جو شخص آخرت کے عمل میں آخرت کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ دنیا کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تمام آسمانوں اور زمینوں میں ملعون بنادیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

(۷) آخرت کے کام میں دنیا کی شہرت کا طالب ذلیل ورسوا ہے۔ اس کا نام دوزخ میں لکھدیا جاتا ہے۔ اس کا چہرہ بگاڑدیا جاتا ہے اور اس کا ذکر مٹ جاتا ہے۔ (طبرانی)

(۸) جس نے نماز، روزہ، صدقہ دنیا دکھاوے کو کیا وہ مشرک ہوگیا (بیہقی)

(۹) ریاکار قاری جہنم کی اس وادی میں عذاب کئے جائیں گے جس کا نام جب الحزن ہے۔ (ترمذی)

(۱۰) تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

ان کے علاوہ اور بھی بعض احادیث ہیں جو ریاکاروں کی مذمت میں آئی ہیں۔ ریا قلب کا ایک مرض ہے جس کا پتہ لگانا مشکل ہے اس لئے اس کو شرک خفی فرمایا ہے۔ ریا کی مثال چیونٹی کی چال سے دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مرض نہایت ہی آہستہ سے قلب میں داخل ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ ریاکار کو خود بھی پتہ نہیں لگتا۔ اس لئے احتیاطاً مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ذیل کی دعا کو پڑھ لیا کریں۔ اس دعا کو امام احمد اور طبرانی نے نقل کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَعْلَمُہٗ وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُہٗ۔

(۳) غضب، کینہ، حسد

(۱۱) غصہ کا تعلق شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے آگ کو پانی ہی ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہیئے کہ غسل کر لیا کرے۔ (ابن عساکر)

(۱۲) اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھنے کی حالت میں غصہ آئے تو لیٹ جائے۔ (ابن حبان)

(۱۳) غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ کی پیدایش ہے۔ آگ کو پانی بجھاتا ہے۔ جب غصہ آئے تو وضو کر لینا چاہیئے۔ (احمد۔ ابوداؤد)

(۱۴) جہنم میں ایک دروازہ ہے۔ اس سے وہی لوگ داخل ہونگے جن کا غصہ کسی گناہ ہی کے بعد ٹھنڈا ہوتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا)

یعنی جب تک خدا کی نافرمانی واقع نہ ہو جائے اس کمبخت کا غصہ ہی نہیں اُترتا۔

(۱۵) پہلوان وہ نہیں ہے جو زیادہ بوجھ اٹھائے یا لوگوں کو پچھاڑتا پھرے

بلکہ اصلی پہلوان وہ ہے جو غصہ کو ضبط کرے اور غصہ کی وجہ سے خدا کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

(۱۶) جس نے غصہ کو روک لیا اللہ تعالیٰ اس سو اپنے عذاب کو روک لیتا ہے اور جو اپنی زبان کو قابو میں رکھتا ہے خدائے تعالیٰ اس کے عیوب چھپا لیتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۷) اے معاویہ غصہ نہ کیا کر۔ غصہ ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو بدمزہ کر دیتا ہے۔ (بیہقی۔ ابن عساکر)

(۱۸) شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو رحمت کی نظر سے دیکھتا اور سب کو بخش دیتا ہے لیکن کینہ پرور نہیں بخشا جاتا۔ (بیہقی)

(۱۹) اللہ کے سامنے ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دن بندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مومن کو بخش دیتا ہے لیکن ان دو آدمیوں کی بخشش نہیں ہوتی جن کے درمیان عداوت اور کینہ ہو (بشرطیکہ عداوت کا مبنی دنیاوی امور ہوں لیکن اگر کسی مسلمان کو کسی سے دین کے متعلق خدا کے واسطے دشمنی ہو تو یہ عداوت مستحسن اور قابل اجر ہے) (طبرانی)

(۲۰) اللہ تعالیٰ ہر پیر اور جمعرات کو جب بندوں کے نامۂ اعمال اس کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو ہر استغفار کرنے والے کی مغفرت کر دیتا ہے لیکن اہل کینہ کی نجات نہیں ہوتی۔

(۲۱) کسی بندہ کے قلب میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ (ابن حبان وبیہقی)

(۲۲) حسد سے بچو۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ سوکھی لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔ (بیہقی)

(۲۳) لوگوں پر ہمیشہ بھلائی اور خیر سایہ فگن رہے گی جب تک وہ باہمی حسد نہ کریں۔ (طبرانی)

(۲۴) جو حسد کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی)

(۲۵) دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتے جس قدر حرص اور حسد دونوں مسلمانوں کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ (رزین)

(۲۶) حاسد، چغلخور اور کاہن۔ یہ تینوں نہ میرے ہیں نہ میں ان کا ہوں۔ (طبرانی)

(۲۷) چھ آدمی ایسے ہیں جو بدون حساب ایک سال پیشتر ہی جہنم میں داخل کر دیئے جائینگے کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا (۱) امراؤ سلاطین بہ سبب ظلم کے (۲) اہل عرب بسبب عصبیت (قومی تفاخر) کے (۳) دہقان کاشتکار بہ سبب تکبّر کے (۴) تجار بہ سبب خیانت کے (۵) گاؤں کے لوگ بہ سبب جہالت کے۔ اور (۶) علما بہ سبب حسد کے۔ (زواجر)

(۴) تکبّر، عجب، خود بینی، خود رائی

(۲۸) جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے وہ دوزخ میں نہ جائے گا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہے وہ جنت میں نہ جائیگا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲۹) انسان تکبر کرتا رہتا ہے اور اپنے نفس کو اچھا سمجھتا رہتا ہے۔ یہانتک کہ اس کا نام جبّارین کی فہرست میں درج کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا ہے جس کا وہ مستحق ہے یعنی پھر عذاب دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

(۳۰) متکبر قیامت میں چیونٹیوں کے مثل ہونگے، ان کو اہل محشر روندتے ہونگے آگ انکو چاروں طرف سے گھیر لے گی، جہنم کے ایک خاص قید خانہ میں ان کو عذاب کیا جائے گا جس کا نام "بُولَس" ہے۔ ان پر نار الانیار یعنی نہایت تیز آگ جلائی

جائے گی اور اُن کو دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا کچلہو پینے کو دیا جائے گا۔
مراد یہ ہے کہ ان بدبختوں کی انتہائی تذلیل کی جائے گی۔ (ترمذی)
(۳۱) حدیث قدسی میں ارشاد ہے (حدیث قدسی جو رب العزت کیجانب منسوب ہو) کبر اور عظمت میری دو چادریں ہیں جو انکو مجھ سے چھینتا ہے اور کھینچا تانی کرتا ہے اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔ یعنی یہ دونوں وصف میرے ہی لئے خاص ہیں۔ ہر قسم کی بڑائی اور بزرگی میرے ہی لئے زیبا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)
(۳۲) کبر سے بچو۔ کبر ہی وہ گناہ ہے جس نے سب سے پہلے شیطان کو تباہ کیا۔ حرص سے بچو۔ حرص ایسی بری چیز ہے جس نے آدم کو جنت سے باہر نکال پھینکا۔ حسد سے بچو۔ حسد وہ بری بلا ہے جس نے قابیل سے ہابیل کو قتل کرا دیا۔ (ابن عساکر)
مطلب یہ ہے کہ شیطان نے تکبر کے باعث سجدے سے انکار کیا، اور آدم ؑ نے حرص کی وجہ سے شجر ممنوعہ کا پھل کھایا اور قابیل نے حسد کے باعث اپنے بھائی کو مار ڈالا۔
(۳۳) سرکار نے فرمایا" کیا میں تمکو اہل جہنم سے مطلع نہ کروں" ہر وہ شخص جس کا دل سخت ہو حرام کے مال سے موٹا ہو گیا ہو، تکبر کا عادی ہو۔ یاد رکھو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی غرور و تکبر ہوگا تو اس کو خدا تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں ڈالیگا
(۳۴) بعض روایتوں میں متکبر کے ساتھ فقیر اور مسکین کی قید بھی آئی ہے جیسے طبرانی میں ہے کہ جنت میں تین شخص داخل نہیں ہونگے۔ ایک وہ فقیر جو باوجود غربت کے خود بینی اور تکبر کرتا ہے، دوسرا وہ بوڑھا جو بڑھاپے میں بھی زنا نہیں چھوڑتا۔ تیسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر اپنی نیکی اور عبادت کا احسان رکھتا ہے۔ فقیر یا مسکین کی قید اس لئے بڑھائی کہ فقیری اور مفلسی کا تقاضا تو یہ تھا کہ متواضع ہوتا لیکن اگر کوئی باوجود غربت اور احتیاج کے متکبر ہو تو نہ معلوم مالداری کی حالت میں اس کا کیا حال ہوگا۔
(۳۵) جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور اتراتا ہوا چلتا ہے وہ قیامت کے روز

خدا تعالیٰ سے ایسی حالات میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا (احمد سنن اربعہ)

(۳۶) اللہ تعالیٰ اس بیس سالہ نوجوان کو دوست رکھتا ہے جو باوجود نوجوانی کے بڈھوں کی طرح جھک کر تواضع اور عاجزی کے ساتھ چلتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس ساٹھ سالہ بڈھے کو دشمن رکھتا ہے جو باوجود بڑھاپے کے جوانوں کی طرح اکڑ کر چلتا ہے۔ (دیلمی)

(۳۷) خود بینی ایسی بُری بلا ہے کہ اس سے ستر برس کے بہترین عمل برباد ہو جاتے ہیں۔ (دیلمی)

(۳۸) جس شخص کے قلب میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا (بیہقی)

(۳۹) لوگوں کو چاہئے کہ یا تو وہ اپنے دادا کے نام پر فخر کرنا چھوڑ دیں ورنہ خدا ان کو نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل کر دے گا (ابو داؤد۔ ترمذی)

بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہم فلاں کے بیٹے ہیں۔ فلاں کے پوتے ہیں۔ اس طرح اپنے نسب پر فخر کیا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے یہ وعید فرمائی ہے۔ نجاست کے کیڑے سے اشارہ ہے کہ انتہائی ذلیل کیا جائیگا۔

(۴۰) تین چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں۔ یعنی موجب عذاب ہیں (۱) بخل کی پیروی (۲) ہوائے نفسانی کا اتباع (۳) خود بینی وخود رائی (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ اپنی رائے کو اور اپنے آپ کو دوسروں سے اچھا سمجھنا۔

(۴۱) محمد بن واسع نے بلال ابن ابی بردہ سے کہا کہ میں نے تیرے باپ سے سنا ہے وہ کہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ میں ایک ایسی وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے اس میں ہر متکبر اور سرکش کو عذاب کیا جائیگا۔ اس حدیث کو سنا کر محمد بن واسع نے بلال سے کہا تم بچنا کبھی ایسا نہ ہو کہ اس وادی میں تم کو بھی عذاب کیا جائے

یعنی تکبر نہ کرنا۔ (ابویعلی۔ طبرانی۔ حاکم)

(۲م) دوزخ میں اس قسم کے آتشیں صندوق ہیں۔ جن میں متکبروں کو بند کر دیا جائیگا (نسائی۔ ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ سخت ترین عذاب کیا جائیگا۔ صندوق میں بند کر دینا اس لئے فرمایا کہ ہر قسم کی خارجی امداد سے ناامیدی ہو جائے۔

(۳م) خولہ بنت قیس کی روایت میں ہے کہ جس وقت میری امت فارس و روم کو فتح کرے گی اور اُس میں تکبر پیدا ہو جائے گا اور لوگ اترا کر چلنے لگیں گے تو حق تعالیٰ ان کے بعض پر بعض کو مسلط کر دیگا۔ یعنی آپس میں خونریزی شروع ہو جائیگی (ترمذی) (ابن حبان) یہ ایک پیشین گوئی تھی جو پوری ہوئی

(۴م) اگر تم گناہ نہ بھی کرو تو مجھ کو ایک گناہ کا خطرہ یقینی ہے کہ اُس میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ اور وہ عجب یعنی خود بینی ہے (بزار)

(۵) سوء الظن باللہ

(۵م) کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی بندہ اللہ تعالےٰ سے اچھا گمان نہ کرے۔ (ابن ماجہ۔ دیلمی)

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ہ خدا کی رحمت سے گمراہ لوگ ہی نا امید ہوتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ کا قول ہے کہ خدا کی گرفت سے بے خوف ہو جانا یا اس کی رحمت سے نا امید ہو جانا یہ اکبر الکبائر ہے۔

(۶) بدعت

(۶م) جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات پیدا کی۔ جو دین میں نہیں ہے

تو وہ مردود ہے (بخاری، مسلم)

(۴۷) اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ تو روزہ قبول کرتا ہے نہ حج اور نہ اس کی نماز قبول ہوتی ہے نہ نفل اور نہ فرض وہ اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے۔ جیسے آٹے سے بال نکال کر پھینک دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۴۸) ہر بدعت جو اسلام میں نکالی جائے وہ گمراہی ہے اور گمراہی کا انجام آگ ہے (ابوداؤد، ترمذی)

(۴۹) جب کسی قوم نے کوئی بدعت نکالی تو اللہ تعالیٰ اس قوم سے سُنت اٹھا لیتا ہے اور وہ سنت کی برکت سے محروم ہو جاتی ہے (احمد، بزار)

(۵۰) جس شخص نے کوئی بُرا طریقہ ایجاد کیا۔ تو اس کو اپنے گناہوں کے علاوہ ان لوگوں کا گناہ بھی ہوتا ہے جو اس کی ایجاد کردہ بدعت پر عمل کرتے ہیں۔

من سیئۃ فلہ وزرھا ووزر من عمل بھا (مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

جس شخص نے کوئی برا اور خلاف شریعت طریقہ جاری کیا تو اس کو اپنا گناہ بھی ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ بھی ہوگا۔ جو اس کے طریقہ پر عمل کریں گے۔

(۷) علم و عمل

(۵۱) جس شخص نے علم دین اس لیے حاصل کیا کہ دین سے دنیا کمائے تو اس کو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۵۲) جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ علماء سے مناظرہ اور مقابلہ کرے جہلا کو شک میں ڈالے اور اپنی چرب زبانی و خوش بیانی سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں داخل کرے گا۔ (ترمذی، ابن ابی الدنیا)

(۵۳) جس نے علم اس لئے حاصل کیا کہ اس سے دنیاداروں تک پہنچے اور لوگوں

کے قلوب کو اپنی طرف مائل کرے تاکہ ان سے دنیا حاصل کرے تو قیامت میں ایسے شخص کے نہ فرض قبول ہونگے نہ نفل۔ (ابوداؤد منقطعاً)

(۵۴) جس سے علم کی کوئی بات دریافت کی گئی یا کوئی مسئلہ پوچھا گیا لیکن اُس نے دنیاوی مصالح کی بنا پر اس کو چھپایا تو یہ عالم قیامت میں ایسی حالت کے ساتھ آئیگا کہ اس کے منہ میں آگ کی لگام پڑی ہوئی ہوگی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۵۵) جابر کی روایت میں ہے پچھلی امت پہلی امت پر لعنت کرے گی۔ ایسے وقت میں جس کسی نے میری حدیث کو چھپایا تو اس نے ما انزل اللہ کو چھپایا۔ (ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ مسئلہ کی جتنی زیادہ ضرورت ہوگی اتنا ہی چھپانے والے کو زیادہ گناہ ہوگا۔

(۵۶) جو عالم لوگوں کو نصیحت کرتا ہے۔ مگر خود عمل نہیں کرتا اس کے ہونٹ قینچی سے کاٹے جائیں گے (مسلم)

(۵۷) قیامت میں ایک شخص دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ اس کا پیٹ پھٹ کر انتڑیاں باہر نکل پڑیں گی۔ وہ ان آنتوں کے چاروں طرف اس طرح گھوم رہا ہوگا جس طرح چکی کا گدھا چاروں طرف گھوما کرتا ہے۔ اہل دوزخ اس کے پاس جمع ہوجائیں گے اور تعجب کے ساتھ دریافت کریں گے یہ کیا بات ہے تو تو دنیا میں بہت بڑا عالم تھا۔ ہم کو نصیحت کیا کرتا تھا۔ وعظ سنایا کرتا تھا۔ آج تیری یہ کیا حالت ہے؟ وہ کہے گا کہ میں تم کو نصیحت کیا کرتا تھا۔ لیکن خود عمل نہ کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

(۵۸) جو قاری قرآن باوجود اس نعمت کے فاسق بھی ہو یعنی فساق کی طرح عمل کرتا ہو تو دوزخ کی آگ اس کی طرف بت پرستوں سے بھی پہلے جھپٹے گی۔ مراد عذاب میں تعجیل ہے۔ یعنی فاسق قاری کو مشرکین سے بھی پہلے عذاب ہوگا۔ (طبرانی، ابونعیم)

(۵۹) بعض اہل جنت اہل جہنم کے بعض لوگوں سے دریافت کریں گے۔ تم لوگ دوزخ میں کیسے داخل ہوگئے حالانکہ ہم تو تمہارے وعظ پر عمل کرنے سے جنت میں آ گئے

تمہاری پند ونصائح سے ہم کو تو جنت مل گئی۔ لیکن تم جہنم میں کیوں ڈالے گئے اس سوال کے جواب میں اہل دوزخ کہیں گے ہم تم کو ضرور نصیحت کرتے تھے۔ لیکن خود عمل نہ کرتے تھے۔ ہم کو ہماری بے عملی کی وجہ سے عذاب میں داخل کیا گیا۔ (طبرانی کبیر)

(۶۰) کسی نے پوچھا شر کیا ہے۔ فرمایا خیر کو دریافت کیا کرو۔ شر کو نہ پوچھا کرو۔ سب سے بڑا شر تو علماء شرار ہیں (بزار) علماء شرار جو دوسروں کو نصیحت کریں اور خود برابر نافرمانی کرتے رہیں یا امت میں فساد اور تفریق پیدا کریں۔

(۶۱) بے عمل عالم کی مثال ایسی ہے جیسے چراغ دوسروں کو تو روشنی پہنچاتا ہے لیکن اپنے آپ کو جلاتا ہی رہتا ہے (طبرانی)

(۶۲) قیامت میں سخت ترین عذاب عالم بے عمل کو ہوگا۔ (طبرانی بیہقی)

(۶۳) عالم بے عمل جب جہنم میں داخل ہوگا تو اس میں اس قدر بدبو ہوگی کہ اہل دوزخ کا دماغ چکرا جائے گا۔ لوگ اس سے دریافت کریں گے تو کون ہے تو یہ نہایت حسرت کے ساتھ کہے گا کہ میں ایسا عالم ہوں جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں حاصل کیا۔ (احمد بیہقی)

(۶۴) جو لوگ یہ دعویٰ کریں کہ ہم بہت بڑے عالم ہیں یا ہم سے زیادہ کوئی فقیہہ یا قاری نہیں ہے تو یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ ان کو ان کا یہ دعویٰ دوزخ میں لے جانے کا موجب ہوگا (طبرانی۔ بزار) یہ دعوے اس لئے موجب وعید ہے کہ کوئی خوبی اور بھلائی کسی انسان پر ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک سے ایک کو بہتر بنایا ہے وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ہ پس ایسی حالت میں یہ دعویٰ نہ صرف تکبر آمیز ہے بلکہ غلط بھی ہے۔

(۶۵) ابن عمر کی روایت میں ہے جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عالم ہوں وہ عالم نہیں بلکہ جاہل ہے۔ (طبرانی)

(۶۶) جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا اور جان بوجھ کر کسی جھوٹی حدیث کو بیان کیا تو اس کو چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (بخاری، مسلم) مطلب یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جانب کوئی غلط چیز منسوب نہ کرے ورنہ جہنم میں ٹھکانا ہوگا۔ بعض لوگ فرضی تبرکات کو حضور کی طرف منسوب کر دیتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے جب تک کسی نشان یا بال وغیرہ کے متعلق صحیح طریقہ سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ حضور کا قدم ہے یا حضور کا بال ہے تب تک حضور کی طرف منسوب کرنا چاہیئے

(۶۷) تین شخص ایسے ذی مرتبت ہیں کہ جن کی توہین یا تحقیر سوائے منافق کے کوئی دوسرا نہیں کر سکتا (۱) وہ بوڑھا مسلمان جس کو اسلام میں بڑھاپا آیا ہو (۲) دوسرے عالم (۳) تیسرے عادل بادشاہ (ترمذی) مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی عزت کی جائے اور ان کے احترام و وقار کو برقرار رکھا جائے اور اگر کوئی ان کی اہانت کرے تو وہ منافق ہے اور نفاق کا بدلہ ظاہر ہے کہ جہنم ہے۔

(۶۸) دین کے بارے میں بے فائدہ جھگڑا کرنا قرآن اور اس کے احکام میں جھگڑنا انسان کو کفر کے قریب کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جھگڑالو انسان سے دشمنی رکھتا ہے جو قوم ہدایت کے بعد گمراہ ہوئی پھر اس نے اسلام میں جھگڑا کیا تو یہ جھگڑا اس کے لئے موجب نار ہے۔ (ابوداؤد۔ ابن حبان)

(۶۹) جس نے میری سنت سے بیزاری کا اظہار کیا اور میری سنت سے جان بوجھ کر اعراض کیا تو وہ مجھ میں سے نہیں ہے (مشکوٰۃ)
یعنی مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں۔

(۸) تقدیر اور زمانہ

(۷۰) تقدیر کے منکر میری امت کے مجوسی ہیں۔ (مشکوٰۃ)

(۷۱) چھ شخص ایسے ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ہر نبی نے لعنت کی۔
(۱) تقدیر الہی کو جھٹلانے والا (۲) اللہ کی کتاب میں اپنی جانب سے زیادتی کرنیوالا
(۳) وہ شخص جو ظلم و جور سے کسی قوم کا بادشاہ بن بیٹھے تاکہ عزت داروں کو ذلیل
کرے۔ اور کمینوں کی حمایت کرے (۴) اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کرنیوالا
(۵) میرے اہل بیت پر وہ باتیں جاری کرنے والا جن کو میں نے حرام کر دیا ہے (۶)
میری سنت کا تارک یعنی میری سنت کی تحقیر کرے اور اس کو ہلکا سمجھ کر چھوڑ دے
میرے اہلبیت پر ظلم کرے۔ (ابن حبان۔ حاکم)

(۷۲) بنی آدم زمانے کو گالی دیتے ہیں حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں رات دن
کی گردش میرے ہاتھ میں ہے (بخاری۔ مسلم)

(۷۳) مجھ کو اولاد آدم زمانہ کو برا کہہ کر تکلیف پہنچاتی ہے (ابو داؤد)

مراد یہ ہے کہ بعض لوگ حوادثات دہر سے تنگ آکر زمانے کو گالیاں دینے لگتے
ہیں حالانکہ تمام حادثات کا وقوع ارادہ الہی اور حکم الہی سے ہوتا ہے۔ زمانہ فاعل مختار
نہیں ہے اس لئے جو لوگ زمانہ کو گالیاں دیتے ہیں وہ خدا کو گالی دینے کا ارتکاب
کرتے ہیں اور خدا کو گالی دینا دخول جہنم کا سبب ہے۔

(۹) اہل اللہ سے عداوت اور صحابہؓ سے بغض

(۷۴) جس نے میرے ولی اور دوست سے دشمنی کی اس نے مجھے اعلان جنگ
دیدیا۔ (زواجر)

(۷۵) جس نے میرے کسی دوست کی توہین کی تو وہ میرے مقابلے کے لئے
تیار ہوگیا (بخاری)

(۷۶) جو شخص جس کو دوست رکھتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا (طبرانی صغیر)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ظالم اور فاسقوں سے دوستی کرے گا اس کا حشر ان ہی کے ساتھ ہوگا۔ جہاں وہ ہوں گے وہاں یہ ہوگا۔ یعنی ظالموں سے محبت کرنے والا بھی جہنم میں ہوگا۔ اور جب بُرے لوگوں سے محبت ہوگی تو ظاہر ہے کہ اچھوں سے عداوت ہوگی۔

(۷۷) انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے۔ اور انصار سے دشمنی نفاق کی علامت ہے (بخاری)

(۷۸) انصار سے جو شخص محبت کرے وہ مومن ہے اور جو شخص دشمنی کرے وہ منافق ہے۔ جس نے ان کو دوست رکھا خدا اُس کو دوست رکھے گا۔ اور جس نے ان سے دشمنی کی خدا اس سے دشمنی کرے گا (بخاری، مسلم)

(۷۹) میرے اصحاب کو ہدف ملامت نہ بناؤ۔ جس نے ان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی قریب ہے کہ خدا اس سے مواخذہ کرے (ترمذی)

(۱۰) بدعہدی اور امانت میں خیانت

(۸۰) جو شخص کسی سے عہد کرنے کے بعد بلا وجہ عذر و بے وفائی کرے گا تو قیامت میں ایک جھنڈا اس کے ساتھ بلند کیا جائے گا۔ جس سے ہر شخص یہ سمجھ لے گا کہ یہ غادر اور بدعہد ہے۔ (مسلم)

(۸۱) منافق کی چار علامتیں ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ کسی سے جھگڑا ہو تو گالیاں دے۔ جب کسی امانت کا امین بنے تو خیانت کرے (بخاری، مسلم)

(۸۲) جس نے کسی امیر سے بیعت کرنے کے بعد عہد کو توڑا تو قیامت میں

خدا کے سامنے اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی۔ (مسلم) یعنی کوئی بات بن نہ آئیگی جس سے نجات ہو سکے۔

(۱۱) فحش اور لغو کلام کی کثرت

(۸۳) جب کوئی شخص اپنے مسخرے پن سے لوگوں کو ہنساتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کر دے راضی نہیں ہوتا۔

(۸۴) بعض دفعہ انسان کے منہ سے ایسی بات اس کی بے پروائی سے نکل جاتی ہے کہ وہ بات اس انسان کو جہنم کی انتہائی گہرائی کا مستحق بنا دیتی ہے (بخاری۔ مسلم) مطلب یہ ہے کہ بات سوچ سمجھ کر منہ سے نکالنی چاہیئے۔ بعض دفعہ مذاق میں کوئی بات منہ سے نکل جاتی ہے جس کا انجام برا ہوتا ہے۔

(۸۵) ایک شخص شہید ہو گیا تھا تو اس کی ماں نے اسکے منہ سے مٹی کو صاف کر کے کہا تجھ کو جنت مبارک ہو۔ حضور نے فرمایا۔ اے عورت تجھے کیا خبر ہے کہ اس نے کبھی کوئی بیفائدہ بات کی ہو۔ معلوم ہوا کہ بیفائدہ بات کرنا سخت گناہ ہے۔

(۸۶) بدزبانی جفا ہے اور جفا جہنم میں ہے۔ حیا ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ (احمد، ترمذی)

(۸۷) بدزبانی نفاق ہے (ترمذی) نفاق کا انجام جہنم تو ظاہر ہی ہے۔

(۸۸) فحش اور بدگوئی کا تعلق شیطان سے ہے۔ یہ دونوں آگ سے قریب اور جنت سے دور کرتے ہیں۔ (طبرانی)

(۸۹) فحش عیب ہے۔ حیا زینت ہے۔ جس میں فحش ہوگا عیب ظاہر ہو جائے گا۔ حیا دار میں زینت کی خوبی پیدا ہو جائیگی۔ (ابن ماجہ)

(۹۰) جب اللہ کسی بندہ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لیتا ہے (ابن ماجہ)

(۹۱) سب سے بدتر مرتبہ میں قیامت کے دن خدا کے سامنے وہ شخص ہوگا جس کے فحش اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو (بخاری مسلم) یعنی اس کمبخت کی بدزبانی اتنی عام ہوگئی ہو کہ لوگ اس سے ملتے ہوئے ڈرتے ہوں۔

(۹۲) بہت باتیں کرنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ سب سے دور خدا سے وہی دل ہے جو سخت ہو۔ (ترمذی)

(۹۳) سب لوگوں میں زیادہ گناہ اس شخص کے ہونگے جو کثرت کے ساتھ بے فائدہ باتیں کرتا ہے۔ (ابوالشیخ)

(۹۴) اکثر گناہ ابن آدم کے اس کی زبان میں ہیں۔ (طبرانی)

(۱۲) قرآن اور درود

(۹۵) جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا تو وہ جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔ (طبرانی)

(۹۶) سب سے زیادہ بخیل شخص بتاؤں کون ہے؟ سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ابن عاصم)

(۹۷) میری امت کے گناہ میرے سامنے پیش کئے گئے تو ان گناہوں میں سب سے بڑا گناہ جو میں نے دیکھا وہ قرآن کو یاد کرکے بھلا دینا تھا۔ (ترمذی۔ نسائی)

(۹۸) جس شخص نے پورا قرآن یا اس کا ایک حصہ یاد کیا اور پھر اس کو بھلا دیا تو وہ اللہ سے کوڑھی ہوکر قیامت کے دن ملاقات کریگا (ابوداؤد) مطلب یہ ہے کہ حالت بہت خراب ہوگی اور خدا کے سامنے کوئی حجت اس گناہ پر پیش نہیں کر سکے گا۔

(۹۹) جو لوگ کسی مجلس میں جمع ہوں اور پھر بغیر مجھ پر درود پڑھے وہاں سے کھڑے ہوجائیں تو اس مجلس میں برکت نہ ہوگی اور یہ مجلس قیامت میں ان پر موجب حسرت ہوگی۔ (طبرانی)

(۱۰۰) لوگوں کا کسی مشورے کے لئے کسی جگہ جمع ہونا اور بدون ذکر الٰہی اور درود کے وہاں سے کھڑے ہوجانا ایسا ہے جیسے لوگ کسی مرے ہوئے گدھے پر جمع ہوئے اور بدبودار چیز پر سے اٹھ کر چلے گئے۔ (ابوداؤد) مطلب یہ ہے کہ یہ اجتماع بالکل لغو اور بیکار اور غیر مفید ہوا۔

(۱۳) بول و براز

(۱۰۱) کسی سایہ دار درخت کے نیچے جہاں لوگ بیٹھ کر گرمی میں آرام حاصل کرتے ہوں ایسے درخت کے نیچے قضائے حاجت کرنیوالا یا نجاست ڈالنے والا ملعون ہے۔ (احمد)

(۱۰۲) لوگوں کی عام گزرگاہ، سایہ دار درخت، وہ مقام جہاں قافلے منزل کرتے ہوں ان تینوں جگہ قضائے حاجت کرنا موجب لعنت ہے۔ (احمد)

(۱۰۳) شاہراہ عام پر جو شخص نجاست ڈالے وہ ملعون ہے۔ اس پر خدا کی خدا کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (طبرانی۔ بیہقی)

(۱۰۴) جس نہر کے کنارے پر لوگ وضو کرتے ہوں، پانی پیتے ہوں اس کے کنارے کے پاس قضائے حاجت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی، اُسکے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ (خطیب)

(۱۰۵) قضائے حاجت کے وقت جو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں یا ایک دوسرے کا ستر دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کا دشمن ہے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۱۰۶) حضور نے دو شخصوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتے ہوئے دیکھکر لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ پھر فرمایا ایک ان میں سے چغلخور تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ (صحاح)

(۱۰۷) پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔ قبر میں سب سے پہلے اسی کے باعث

عذاب ہوگا۔

(۱۰۸) دوزخ میں ایک شخص اپنی انتڑیوں کو کھینچتا ہوگا۔ اہل دوزخ اُس سے پریشان ہوکر دریافت کرینگے کہ تو کیا عمل کرتا تھا۔ وہ کہے گا کہ میں پیشاب میں احتیاط نہیں کرتا تھا اور بے پرواہی سے ہر جگہ پیشاب کرنے بیٹھ جاتا تھا۔

(۱۰۹) پیشاب سے احتیاط کرو۔ قبر میں عام طور پر اسی گناہ کے باعث عذاب ہوتا ہے۔ (بزار۔ طبرانی۔ حاکم)

(۱۴) وضو، غسل اور حیض

(۱۱۰) وضو میں کوئی عضو بھی خشک نہیں رہنا چاہیئے۔ اگر انگلیوں میں پانی نہ پہنچے تو خلال کرلینا چاہیئے۔ فرمایا جن لوگوں نے انگلیوں کے درمیان خلال نہیں کیا اور انگلیاں خشک رہ گئیں تو ان انگلیوں میں آگ داخل کی جائیگی۔ (طبرانی)

(۱۱۱) جو ایڑیاں وضو میں سوکھی رہ جاتی ہیں اُن کے لئے خرابی اور جہنم کی آگ ہے۔ (طبرانی۔ ابن خزیمہ)

(۱۱۲) جو لوگ غسل جنابت میں تاخیر کرتے ہیں ان سے رحمت کے فرشتے دور ہوجاتے ہیں مگر یہ کہ وہ وضو کرلیں۔ (ابوداؤد) یعنی اگر جنابت کے بعد وضو کرلیا جائے تو غسل میں تاخیر کا مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ اتنی تاخیر نہ ہو جس سے نماز فوت ہوجائے

(۱۱۳) جس شخص نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کیا یا کسی عورت سے لواطت کی یا کسی نجومی اور کاہن سے غیب کی بات پوچھی تو ایسا شخص قرآن کا منکر ہوگیا۔ (ترمذی)

(۱۱۴) جس کا ایک بال بھی غسل میں خشک رہ گیا۔ اس کا غسل جنابت ادا نہیں ہوا۔ (ابن ماجہ)

(۱۵) نماز باجماعت اور جمعہ

(۱۱۵) جس نے نماز کو قصداً جان بوجھکر ترک کیا وہ کافر ہوگیا (طبرانی) یعنی اسکے اس فعل نے اس کو کفر سے بالکل قریب کر دیا۔ اگر توبہ نہ کرے اور ترک نماز کی عادت ڈال لے تو اندیشہ ہے کہ اس شخص کا خاتمہ حقیقی کفر پر ہوجائے۔

(۱۱۶) جس نے قصداً نماز کو ترک کیا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہوگیا (ابن ماجہ) یعنی اس شخص کی بخشش کا کوئی ذمہ اللہ پر نہیں رہا۔

(۱۱۷) طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ تارک صلوٰۃ ملت اسلام سے خارج ہوگیا

(۱۱۸) تارک صلوٰۃ قیامت کے دن خدا سے ایسی حالت میں ملاقات کریگا کہ خدا تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ (ابن ماجہ)

(۱۱۹) جس نے نماز کی حفاظت نہ کی اور اس کو وقت پر ادا نہ کیا تو قیامت میں اس کے لئے کوئی حجت اور برہان نہ ہوگی اور اس کا حشر قارون، ہامان، ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (احمد، طبرانی، ابن حبان)

(۱۲۰) جو کوئی شخص مسجد میں اذان سن کر بدون نماز پڑھے نکلتا ہے وہ منافق ہے مگر یہ کہ اسکو کوئی حاجت ہو۔ (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ بلا کسی ضرورت کے باہر نہ نکلے اور اگر کسی ضرورت کے باعث مسجد سے باہر جانا ہی پڑے تو پھر واپس آکر اسی مسجد میں نماز ادا کرے۔ اذان کے بعد مسجد کا ایک مزید حق ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسری مسجد کا امام یا موذن ہو تو اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(۱۲۱) اگر کوئی شخص قبلہ رخ تھوکے گا تو یہ تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چپکا دیا جائیگا اور وہ میدان محشر میں اسی حالت کے ساتھ لایا جائیگا۔ (ابوداؤد)

(۱۲۲) اگر کوئی شخص گمشدہ چیز مسجد میں (آواز کیساتھ) تلاش کرے تو اس کو بددعا دی

چاہیئے کہ خدا کرے تیری گمشدہ چیز دستیاب نہ ہو، اور اگر کوئی مسجد میں تجارت کرے تو اس کو بھی یہ کہکر بددعا دینی چاہیئے کہ خدا تجھکو اس میں نفع نہ دے۔ (ترمذی)

(۱۲۳) عشاء کی نماز میں تخلف کرنیوالوں کے متعلق فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں کسی دوسرے کو اپنی جگہ امام بناکر جاتا اور حکم دیتا کہ ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دو جو مسجد میں نہیں آتے۔ (احمد)

(۱۲۴) صبح اور عشاء کی دونوں نمازیں منافقین پر بہت بھاری ہیں (احمد، ابوداؤد) یعنی جن کے ایمان کمزور ہیں ان سے یہ نمازیں بڑی مشکل سے ادا ہوتی ہیں۔

(۱۲۵) روزہ، زکوٰۃ، حج جو شخص باوجود قدرت اور استطاعت کے قصداً ترک کردیتا ہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ اور کافر کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (کافر کا مطلب اوپر گزر چکا ہے۔)

(۱۲۶) حدیث معاذ میں ہے کہ سب سے بڑا کفر، نفاق اور جفا یہ ہے کہ موذن کی اذان سنے اور پھر مسجد میں حاضر نہ ہو۔ (احمد۔ طبرانی)

(۱۲۷) باوجود اذان سننے کے اگر کوئی شخص بلا عذر اور بلا کسی صحیح مانع کے مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان) مطلب یہ ہے کہ تارک جماعت کی نماز کوئی وقعت نہیں رکھتی اگرچہ فرض ادا ہوجاتا ہے۔

(۱۲۸) جو شخص دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو قیام کرتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں نہیں آتا وہ دوزخ میں ہے۔ (ترمذی)

(۱۲۹) جس نے عصر کی نماز کو قصداً ترک کردیا اسکے تمام عمل ضائع ہوگئے (بخاری)

(۱۳۰) ابن عمر کی روایت میں ہے کہ اس کا گھر اور اس کا مال سب لٹ گیا (صحاح) یعنی کسی کے گھر والے تباہ ہوجائیں، مال سب لٹ جائے تو اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا عصر کی نماز قضا کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔

(۱۳۱) جس امام نے نماز پڑھانے میں کوتاہی کی اور جملہ آداب کی رعایت نہیں رکھی تو لوگوں کی نماز تو ہوگئی لیکن اس امام کی گردن پر وبال رہا (احمد۔ ابوداؤد)

(۱۳۲) جس امام کے مقتدی کسی عذر شرعی کی بنا پر اس سے ناراض ہوں تو اس امام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۱۳۳) تین شخص ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ ایک وہ امام جو باوجود مقتدیوں کی ناراضگی کے پھر بھی امام بنتا ہے۔ دوسرے وہ عورت جس کا خاوند ناراض ہے اور وہ اس کو ناراض ہی چھوڑ کر سو جاتی ہے تیسرے حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی آواز سن کر اجابت نہ کرنے والا۔ (حاکم) یعنی اذان سنکر مسجد میں نہ آجانے والا۔

(۱۳۴) بعض لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس تاخیر کے باعث دوزخ میں داخل کر دیئے جاتے ہیں (یعنی مسجد میں تاخیر سے پہنچنے کا عادی ہونا بھی گناہ ہے۔

(۱۳۵) تم صفوں کو برابر کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب کو مختلف کر دیگا اور تمہارے منہ بگاڑ دیگا۔ (مسلم۔ بخاری)

(۱۳۶) تم کو ڈر نہیں معلوم ہوتا کہ تم امام سے پہلے ہی رکوع اور سجدہ سے سر اٹھا لیتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا سر گدھے کی مثل مسخ کر دے (مسلم۔ بخاری)

(۱۳۷) خوف ہے کہ ایسے لوگوں کا سر کتے کا سا ہو جائے (طبرانی)

(۱۳۸) بزار کی روایت میں ہے کہ جو لوگ رکوع یا سجدے سے امام کے قبل ہی سر اٹھا لیتے ہیں ان کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

(۱۳۹) لوگوں کا کیا حال ہے۔ نماز میں آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ یا تو لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ ان کی بینائی سلب کر لی جائیگی۔ (صحاح)

(۱۴۰) جو لوگ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہیں یہ شیطان کے اختلاس میں ہیں۔ یعنی اِدھر اُدھر دیکھنا شیطانی حرکات ہیں۔ (بخاری۔ ابوداؤد)

(۱۴۱) جب تک بندہ نماز میں اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی توجہ بندے پر رکھتا ہے لیکن جب بندے نے اپنی نگاہ اِدھر اُدھر کی تو اللہ تعالیٰ اپنی توجہ کو اس بندے کی جانب سے ہٹا لیتا ہے۔

(۱۴۲) جو لوگ رکوع اور سجدے کو پوری طرح ادا نہیں کرتے یہ لوگ نماز کے چور ہیں۔ یہ چوری سب سے زیادہ بدتر ہے (احمد۔ طبرانی)

(۱۴۳) ایک شخص کا حضور کے سامنے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص صبح تک سوتا رہتا ہے فرمایا اس کے کان میں شیطان موت جاتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم) یہ غفلت کی نیند شیطان کے پیشاب کا اثر ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ صبح کی نماز قضا کرنے والا ایسا ذلیل ہے کہ شیطان کے نزدیک بھی اس قابل ہے کہ اس پر پیشاب کر دیا جائے۔ شیطان بھی اس کمبخت کو پیشاب کا مستحق سمجھتا ہے۔

(۱۴۴) ایک شخص کو سرکار نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ نہ تو رکوع پورا کرتا تھا نہ سجدہ۔ اس کا سجدہ ایسا تھا جیسے کوئی جانور زمین سے دانہ چگتا ہے۔ اس عاجلانہ نماز کو دیکھ کر فرمایا اگر یہ اسی حالت میں مر گیا تو محمد کی ملت کے علاوہ کسی دوسری ملت پر مریگا کیونکہ یہ میری سکھائی ہوئی نماز نہیں ہے۔ (طبرانی)

(۱۴۵) اگر تم اس امر کو سمجھ لو کہ بندے کی نماز میں کیا حالت ہوتی ہے اور وہ کس طرح اپنے رب سے مناجات کرتا ہے تو تم ایک نمازی کے سامنے سے گزرنا نیکو سو برس تک انتظار کرنے کے مقابلہ میں بھی خطرناک سمجھو (صحاح السنن) مطلب یہ ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ نمازی کے سامنے کوئی سُترہ نہ ہو اور مسجد بھی وسیع نہ ہو تو ایسی حالت میں سو سال تک اگر انتظار کرنا پڑے تو زیادہ بہتر ہے لیکن نمازی کے آگے سے نہ نکلے۔

(۱۴۶) جو شخص نماز میں مختلف جانب دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز اسی پر لوٹا دیتا ہے۔ (طبرانی)

(۱۴۷) اے بیٹے نماز میں ادہر اُدہر دیکھنا چھوڑ دے۔ یہ فعل تجھے ہلاک کر دیگا۔ (ترمذی)

(۱۴۸) جو لوگ جمعہ کی نماز میں نہیں آتے میرا جی چاہتا ہے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا کر پھونک ڈالوں۔ (مسلم)

(۱۴۹) جمعہ کے ترک کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تمہارے دلوں پر مہر کر دی جائیگی اور تم غافلین میں سے کر دیئے جاؤ گے۔ (مسلم)

(۱۵۰) جس نے تین جمعے بلا کسی عذر کے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ (ابو یعلی موقوفاً)

(۱۵۱) جس نے تین جمعے بلا کسی عذر کے چھوڑ دیئے وہ منافق ہے۔ (ابن حبان)

(۱۵۲) ابن ماجہ کی ایک طویل حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ میں نے جمعہ کو فرض کر دیا ہے جو شخص بلا کسی وجہ کے اس کو ترک کرے۔ تو خدا تعالیٰ اسکی جمعیت کو پریشان کر دے گا اور اس کو برکت سے محروم رکھیگا۔ نہ اس کی نماز قبول ہوگی نہ زکوٰۃ اور نہ حج و روزہ قبول ہوگا۔ یہانتک کہ توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے۔

(۱۵۳) جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھیگا قیامت میں اس کو لوگوں کی گذرگاہ کے لیئے پل بنایا جائیگا (ابن ماجہ، ترمذی) بعض لوگوں کی عادت ہے کہ پیچھے آتے ہیں اور پھر لوگوں کو چیرتے ہوئے اندر گھسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور لانگتے پھلانگتے آگے بڑھتے ہیں۔ یہ وعید اُن کے حق میں ہے۔

(۱۵۴) آپ نے جمعہ کے روز خطبہ کی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص لوگوں کی صفوں کو چیرتا ہوا بڑھا چلا آتا ہے یہانتک کہ حضور کے قریب پہنچ گیا۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر اس شخص سے دریافت فرمایا تو اس نے عرض کی کہ میرا جی آپکے پاس پہنچنے

کو چاہتا تھا۔ فرمایا تو نے مسلمانوں کو تکلیف دی اور جس نے مسلمانوں کو تکلیف دی اُسنے مجھکو تکلیف دی اور جس نے مجھکو تکلیف دی اس نے اللہ کو ستایا۔ (طبرانی)

(۱۵۵) ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن خطبہ کے وقت ایسی حرکت کرتا ہے یعنی لوگوں پر سے پھلانگتا ہے وہ دوزخ میں اپنی آنتیں کھینچتا ہوگا (احمد۔ طبرانی)

(۱۵۶) جو شخص خطبہ شروع ہونے کے بعد خواہ مخواہ حرکت کرتا ہے اور پہلو بدلتا ہے تو یہ فعل لغو ہے اور خطبہ شروع ہونیکے بعد باتیں کرنیوالے گدھے ہیں (احمد۔ طبرانی۔ بزار)

(۱۶) سفر اور بدفالی

(۱۵۷) کسی جانور یا آدمی یا کسی اور شے سے بدفالی لینا شرک ہے۔ اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا اور پھر فرمایا ہم میں سے ہر شخص اس بدفالی میں مبتلا ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ توکل کی دولت سے مالا مال کر دے وہ اس مرض سے محفوظ رہتا ہے (احمد)

(۱۵۸) جس نے کہانت اختیار کی یا بدفالی کی وجہ سے سفر کرتے کرتے لوٹ آیا تو وہ درجات عالیہ سے محروم رہا۔ (طبرانی)

(۱۵۹) جو جنگل میں تنہا سفر کرے وہ ملعون ہے۔ (احمد)

(۱۶۰) اکیلا مسافر ایک شیطان ہے۔ دو مسافر دو شیطان ہیں۔ ہاں اگر تین آدمی مل کر سفر کریں تو یہ قافلہ ہے۔ اگرچہ آجکل سفر میں بہت آسانیاں ہوگئی ہیں لیکن پھر بھی تنہا سفر نہیں کرنا چاہیئے۔ تنہا سفر کرنیکے جو نقصانات ہیں ان سے کوئی سمجھدار انسان انکار نہیں کرسکتا۔

(۱۶۱) کسی عورت کو یہ حلال نہیں ہے کہ وہ تین دن یا تین دن سے زائد کا سفر بدون کسی محرم کے کرے (صحاح) بعض روایتوں میں ایکدن اور ایک رات کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ عورت کے ساتھ جبتک کوئی ذی رحم محرم نہ ہو اس کو سفر

نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱۶۲) جس قافلہ میں جرس یا کتا ہو اس قافلے کے ساتھ رحمت الٰہی کے فرشتے نہیں رہتے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(۱۶۳) جرس شیطان کے مزامیر میں سے ایک مزمار ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(۱۶۴) جس گھر میں جرس ہوتا ہے اس میں بھی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (نسائی)

(۱۶۵) ہر جرس کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے (ابوداؤد) آجکل بھی جہاں قافلے چلتے ہیں وہاں جرس کا دستور ہے۔ بعض دفعہ اس جرس کی آواز سے ڈاکوؤں کو قافلہ کی موجودگی کا علم ہو جاتا ہے اور وہ آکر اس کو لوٹ لیتے ہیں۔

(۱۶۶) ایکدفعہ رات کو کچھ بارش ہوئی تھی۔ صبح کو حضور نے فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے خدا نے کیا فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ صبح کو لوگوں نے میرے ساتھ تو کفر کیا اور تاروں پر ایمان لے آئے جس نے یہ کہا کہ فلاں تارے کے اثر سے بارش ہوئی اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور وہ تاروں پر ایمان لے آیا لیکن جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی رحمت سے بارش ہوئی وہ میرا مومن ہے اور تاروں کا کافر۔ معلوم ہوا کہ بارش کو تاروں کی طرف منسوب کرنا اور تاروں کو موثر بالذات سمجھنا کفر ہے۔

(۱۷) غیر شرعی زینت اور لباس یا چاندی سونیکا استعمال

(۱۶۷) جو ازار (یا پاجامہ) ٹخنوں سے نیچے ہو آگ میں ہے (بخاری۔ نسائی)

(۱۶۸) قیامت کے دن خدا تعالیٰ مسبل ازار کی طرف رخ بھی نہ کریگا اور اس کو دردناک عذاب ہوگا۔ (ابوداؤد)

(۱۶۹) اگلی امت کا ایک آدمی اپنی ازار کو تکبر کے ساتھ زمین پر گھسیٹتا تھا وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور برابر اب تک زمین میں دھنس رہا ہے (بخاری)

(۱۷۰) ایک شخص کی ازار کو ٹخنوں سے نیچا دیکھکر فرمایا کہ یہیں سے آگ دی جائیگی۔ عرب میں کسی کپڑے کا اتنا نیچا پہننا جو زمین پر گھسٹتا ہوا چلے متکبرین کا پہناوا تھا۔ ہندوستان میں ڈھیلے پائچوں کا رواج جس کو عورتیں ہاتھ میں اٹھا کر چلتی ہیں اسی قسم کی رسم ہے

(۱۷۱) میرے پاس جبرئیل تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ آج شعبان کی پندرہویں شب ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو آج کی رات بخشدیتا ہے لیکن ماں باپ کا نافرمان مشرک، جادوگر، قاطع رحم، شرابی اور ازار کو لٹکانے والا آج بھی نہیں بخشا جاتا۔ (بیہقی)

(۱۷۲) فرمایا خاب و خسرو سخت نقصان میں پڑے اور ٹوٹے میں رہے۔ آپ نے ان الفاظ کو تین مرتبہ فرمایا تو ابوذرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ وہ کون ہیں۔ فرمایا ٹخنوں سے نیچی ازار رکھنے والے، احسان جتانے والے اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والے۔ (مسلم وغیرہ)

(۱۷۳) جو عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جاتی ہے۔ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ واپس آکر غسل نہ کرلے۔ (ابن خزیمہ)

(۱۷۴) عورت جب عطر اور خوشبو کی چیزیں مل کر ایسی مجلس میں شریک ہوتی ہے جہاں غیر محرم بھی ہوں تو وہ زانیہ کے حکم میں ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

(۱۷۵) جو عورت خوشبو لگا کر غیر مردوں کی مجلس میں گزرتی ہے تو وہ عورت زانیہ ہے۔ (حاکم)

(۱۷۶) ایسی عورتیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں جن سے ان کا بدن نظر آتا ہے یہ عورتیں اپنے بناؤ سنگار سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود بھی غیروں کی طرف مائل ہوتی ہیں تو ظاہر میں تو کپڑے پہنے ہوئے ہوتی ہیں مگر باطن میں حقیقتاً ننگی ہوا کرتی

ہیں، یہ اس قابل ہیں کہ تم ان پر لعنت کرو۔ یہ سب ملعونہ ہیں۔ (حاکم، مائل کرنیوالی کا مطلب یہ ہے کہ اول تو خوشبو وغیرہ ایسی تیز لگاتی ہیں کہ جس کے پاس سے نکل جائیں وہ خواہ مخواہ ان کی طرف مائل ہو جائے یا بعض حرکتیں ایسی کرتی ہیں کہ ضرور ہی ان کی طرف کوئی دیکھے۔ مثلاً آواز نکال دینا، کھنکار دینا۔ بعض روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ انکے سر اونٹ کے کوہان کے مانند ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ دوپٹہ سر پر لپیٹ لیتی ہیں اور تمام بدن کھول دیتی ہیں۔ یا موباف وزنی ڈالتی ہیں، یا سر پر بالوں کا جوڑا باندھ لیتی ہیں اور بالوں کو چپکانے کے لئے سر پر کوئی ایسی چیز ملتی ہیں جس سے سر وزنی ہو جاتا ہے۔ یا عرب کی عورتیں سر کے بالوں میں دوسرے بال چپکا لیا کرتی تھیں تاکہ بال زیادہ ہو جائیں۔ یا سر گوندھتے وقت بیچ کا حصہ اونچا کر دیا کرتی تھیں۔ اس کی طرف اشارہ ہے۔ بہرحال ایسی زینت اور بناؤ جو حد شرعی کیخلاف ہو اور نامحرم مردوں کے لئے کیا جاوے وہ موجب لعنت ہے اور لعنت کا انجام جہنم ہے۔

(۱۷۷) جو عورت بالوں کو چپکاتی اور چپکواتی ہے یا بدن گودتی اور گدواتی ہے یا دانتوں کو گھس کر اور ریتی سے ریت کر چمکاتی ہے یا بھوؤں کو مونڈ کر باریک بناتی ہے۔ اس قسم کی تمام عورتیں ملعونہ ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہے۔ عرب کی عورتیں حسن پیدا کرنے کیلئے اپنی خلقت کو بدلا کرتی تھیں۔ بعض اپنے بدن کو گود کر پھول پتیاں بناتی تھیں۔ بعض بالوں میں گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو چپکا لیا کرتی تھیں یا دوسری عورتوں کے بالوں کو سر میں جوڑ لیا کرتی تھیں تاکہ بال زائد ہو جائیں۔ بعض دانتوں کو ریتی سے گھسا کرتی تھیں بعض اپنی بھوؤں کو باریک اور چھوٹا بنانے کے لئے بالوں کو نوچا اور مونڈا کرتی تھیں الغرض خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے بعض اعضاء کو بدلتی تھیں اور خدا کی تخلیق میں تغیر و تبدل کیا کرتی تھیں۔ اس لئے ان کو ملعونہ کہا گیا ہے۔

(۱۷۸) تم ریشمی کپڑا امت پہنا کرو جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں

اس لباس سے محروم رہیگا (صحاح) یعنی جنت میں نہ جائیگا۔

(۱۷۹) جس نے ریشمی کپڑا پہنا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں (ابن ماجہ، نسائی)

(۱۸۰) جب میری امت پانچ باتیں حلال کرلے (یعنی بکثرت رائج ہو جائیں) تو اسپر ہلاکت نازل ہو جائیگی (۱) تلاعن۔ ایکدوسرے پر لعنت کرنا (۲) شراب کا پینا (۳) ریشم کا پہنتا (۴) گانے والیوں کا جمع کرنا۔ یعنی گانا کثرت سے سننا (۵) مرد کا مرد پر اور عورت کا عورت پر اکتفا کرلینا۔ یعنی لواطت اور مساحقت کی کثرت ہو جانا۔

(۱۸۱) حضور نے ایک جبّہ دیکھا جس میں ریشم کی جیب لگی ہوئی تھی۔ اس جبہ کو دیکھکر فرمایا قیامت میں یہ آگ کا طوفان ہوگا۔ (طبرانی)

(۱۸۲) جس نے ریشمی کپڑا پہنا قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو آگ کے کپڑے پہنائیگا۔ (طبرانی)

(۱۸۳) ریشمی کپڑا پہننے والا قیامت میں ذلیل و خوار ہوگا۔ (طبرانی)

(۱۸۴) جو شخص میری امت میں ہو کر شراب پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اسپر شراب طہور حرام کر دیگا اور جو سونا پہنے گا تو اللہ تعالیٰ اسپر جنت کا سونا حرام کر دیگا۔

(۱۸۵) ایک شخص کو سونیکی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو اس کے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینکدی۔ اور فرمایا تم میں سے بعض لوگ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لیکر پھرتے ہیں (مسلم)

(۱۸۶) ایک شخص نجران کا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا تو میرے پاس آیا لیکن ہاتھ میں آگ کا انگارا لیکر آیا۔ (نسائی) سونے کا زیور اور ریشمی کپڑا صرف مردوں کے لئے حرام ہے۔

(۱۸۷) جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتا ہے (مسلم۔ ابن ماجہ) طبرانی میں اتنا ٹکڑا زیادہ ہے مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے

(۱۸۸) بخاری و مسلم میں ہے کہ جو شخص چاندی کے برتن سے پیتا ہے وہ اپنے پیٹ

میں آگ ڈالتا ہے۔

(۱۸۹) جو شخص شہرت کیلئے لباس پہنتا ہے اور یہ خواہش ہوتی ہے کہ لوگ میرے لباس کو دیکھیں تو جب تک یہ شخص اس لباس کو نہ اتارے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرتا (طبرانی)

(۱۹۰) میری امت کے بدترین وہ لوگ ہیں جو ہر روز عمدہ عمدہ کھانے کھائیں، طرح طرح کے لباس پہنیں اور بڑھ بڑھ کے باتیں کریں (ابن ابی الدنیا) مراد عیش پرست لوگ ہیں جو دین سے غافل ہوں۔

(۱۹۱) جس نے شہرت اور ناموری کا کپڑا پہنا خدا تعالیٰ قیامت میں اس کو وہی کپڑا پہنائیگا لیکن اس میں دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہوگی۔ (رزین)

(۱۹۲) ایک قوم آخر زمانہ میں ہوگی جو جنگلی کبوتر کے پوٹے کے مانند سیاہ خضاب کریگی۔ اُن کو جنت کی خوشبو تک میسر نہ ہوگی۔ (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان)

(۱۹۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی نقل اتاریں، اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی نقل کریں۔ (بخاری واہل سنن)

(۱۹۴) طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کہ ایک عورت کمان لگائے ہوئے حضور کے سامنے سے گذری۔ فرمایا خدا لعنت کرے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کریں اور خدا اُن مردوں پر بھی لعنت کرے جو عورتوں کی مشابہت کریں۔

(۱۹۵) خدا ہیجڑوں پر لعنت کرے اور ان عورتوں پر لعنت کرے جو مردوں کی صورت بنائیں۔ (بخاری)

(۱۹۶) اس مرد پر لعنت ہو جو عورتوں کا سا لباس پہنے اور اس عورت پر لعنت ہو جو مردوں کا سا لباس اختیار کرے (ابوداؤد۔ نسائی)

(۱۹۷) تین شخص ایسے ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور اس لعنت پر فرشتوں

نے آئین کہی ہے (۱) وہ نر جس کو خدا نے نر پیدا کیا مگر اسنے اپنے آپکو مادہ بنا لیا (۲) وہ مادہ جس کو خدا نے مادہ بنایا لیکن اسنے اپنے آپ کو نر بنا لیا (۳) جس نے اندھے آدمی کو غلط راستہ بتا کر راستہ سے بھٹکایا (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد عورت نر مادہ کو مختلف اغراض کیلئے پیدا کیا ہے۔ اب اگر کوئی اس تخلیق الٰہی کیخلاف کوشش کرے اور ایکدوسرے کی وضع قطع یا چال ڈھال اختیار کرے تو یہ خلق الٰہی کی توہین ہے اور اسی بنا پر ایسے نالائقوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(۱۹۸) تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہونگے۔ ایک دیوث۔ دوسرے وہ عورت جو مردانہ وضع اختیار کرے۔ تیسرے دائمی شراب پینے والا (طبرانی)

(۱۹۹) ایک ہیجڑے نے اپنے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگا رکھی تھی جب اسکو سامنے لائے تو آپ نے اس کا حال دریافت کیا اور یہ معلوم کرکے کہ یہ عورتوں میں ملتا ہے فرمایا اس کو فوراً نکال دو۔ (ابوداؤد) معلوم ہوا کہ مخنّث کو گھر میں سے نکالدینے کا حکم ہے۔

(۱۸) ٹوٹکہ، ماتم، نوحہ، سوگ اور قبروں کا احترام

(۲۰۰) جو کسی میت پر ماتم کرے، اپنے منہ کو پیٹے، گریبان کو پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں ہے (بخاری و مسلم)

(۲۰۱) ابوموسیٰ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت مرنے پر چیخکر رونے یا ماتم کی وجہ سے سر منڈوائے (یہ زمانہ جاہلیت کا دستور تھا) یا اپنے کپڑوں کو پھاڑے میں اس سے بری ہوں۔ مراد یہ ہے کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ (بخاری و مسلم)

(۲۰۲) جو لوگ میت پر روتے ہیں تو میت اُن رونے والوں کے باعث عذاب

دی جاتی ہے (بخاری) مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مرنے والا وصیت کر گیا تھا یا وہ مرنے پر ماتم کو جائز سمجھتا تھا تو ایسے شخص پر دوسروں کے ماتم کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے

(۲۰۳) تین باتیں کفر کی ہیں (۱) مرے پر چلا کر رونا (۲) گریبان پھاڑنا (۳) کسی کے نسب میں طعن کرنا (ابن حبان. حاکم) یعنی اس قسم کی رسوم مراسم کفریہ میں سے ہیں۔

(۲۰۴) دو آوازیں ملعون ہیں دنیا و آخرت دونوں میں. ان پر لعنت کا سلسلہ رہتا ہے۔ ایک نعمت کے موقعہ پر گانے بجانے کی آواز. دوسرے مصیبت کے وقت چلّا کر رونے کی آواز (بزار)

(۲۰۵) چار باتیں میری امت میں زمانہ جاہلیت کی ہیں (۱) فخر کرنا حسب و نسب میں (۲) دوسروں کے نسب میں طعن کرنا (۳) بارش کو تاروں کی طرف منسوب کرنا (۴) میت پر نوحہ کرنا۔ (احمد)

(۲۰۶) میت پر رونے والیوں کو دوزخ کے دو طرف صف بنا کر کھڑا کر دیا جائیگا اور یہ کتوں کی طرح اہل جہنم پر روتی ہوں گی (طبرانی)

(۲۰۷) نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی دونوں ملعونہ ہیں (طبرانی) ان تمام احادیث کا مدعا یہ ہے کہ ماتم کرنا، بال کھسوٹنا، منہ نوچنا، سینہ اور پیٹ پیٹنا، چیخیں مارنا، گر رونا، مردے پر بیان کرنا یہ سب باتیں حرام ہیں. آنسوؤں سے چپکے چپکے رونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۲۰۸) جو عورت اللہ پر ایمان رکھتی ہے اور اس کو آخرت کا یقین ہے وہ کسی شخص پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں کر سکتی مگر خاوند پر (بخاری و مسلم) خاوند پر تو چار مہینہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیئے لیکن خاوند کے علاوہ دوسرے اقربا پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے۔

(۲۰۹) جو لوگ قبروں پر چراغ جلائیں یا قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں اور یہود و نصاریٰ کی

طرح قبروں پر مساجد بنائیں ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۲۱۰) کسی شخص کا ایک آگ کے انگارے پر بیٹھ جانا اور اس کے کپڑوں اور بدن کا جل جانا یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کی قبر پر بیٹھ جائے۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی)

(۲۱۱) میرے نزدیک کسی ایک مسلم کی قبر پر چلنے سے زیادہ بہتر ہے کہ انگاروں پر چلوں۔ (طبرانی)

(۲۱۲) کسی مردے کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ کی ہڈی کو توڑا جائے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) قبر پر بیٹھنا، قبر کو پامال کرنا اور اس پر چلنا مردے کی توہین کرنا ہے اور یہ باتیں حرام ہیں۔

(۲۱۳) جس نے کسی غیر شرعی تعویذ یا گنڈے کو گلے میں باندھا یا منکے کے دانے گلے میں ڈالے اور ان چیزوں کو موثر بالذات سمجھا تو وہ مشرک ہوگیا (احمد۔ حاکم)

(۲۱۴) جس نے گلے میں اس قسم کی کوئی چیز ڈالی تو اللہ تعالیٰ اُسی شے کے حوالے کر دیتا ہے (ابوداؤد) یعنی اگر کسی مرض کیلئے اس قسم کی چیزوں کو مؤثر بالذات سمجھکر استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ اس مرض کی صحت کا ذمہ دار نہیں ہے۔

(۲۱۵) منتر۔ ٹوٹکہ۔ تعویذ شرک ہے (ابن حبان) زمانۂ جاہلیت میں اکثر لوگ اس قسم کی چیزوں کا استعمال کیا کرتے تھے اور پھر ان کو حقیقی مؤثر سمجھتے تھے اس لئے ان سب باتوں کو شرک فرمایا، عرب کی بعض عورتیں خاوند کو مطیع کرنے کے لئے بعض تعویذوں کا استعمال کرتی تھیں اس کو تولہ کہا کرتے تھے۔ الغرض شریعت نے ان سب باتوں کو حرام کر دیا چونکہ ان سے عقائد خراب ہوتے تھے۔ باقی شرعی تعویذ یا قرآن شریف کی آیات سے برکت حاصل کرنا یا قرآن وحدیث کے موافق کسی تعویذ کا استعمال کرنا اور اللہ تعالیٰ کو حقیقی موثر سمجھنا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۱۹) زکوٰۃ، صدقہ، نفقہ، سوال اور بخل وغیرہ

(۲۱۶) جو شخص سونے چاندی کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اسکے مال کی تختیاں بناکر قیامت میں اس شخص کی پیشانی اور پہلوؤں کو داغ دیا جائیگا۔ جب یہ تختیاں ٹھنڈی ہوجائیں گی تو پھر گرم کرلیا جاویگا اور قیامت کے پچاس ہزار برس والے پورے دن میں اس کو یہی عذاب ہوتا رہیگا۔ (بخاری، مسلم، طبرانی)

(۲۱۷) مال کو سانپ بنادیا جائیگا اور وہ سانپ اس کو ڈستا رہے گا۔ سانپ گنجا ہوگا۔ (صحاح) یعنی بہت پرانا اور سخت زہریلا۔

(۲۱۸) جو لوگ مویشیوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تو ان کو ان کے مویشی قیامت میں کاٹتے اور روندتے ہونگے۔ (صحاح)

(۲۱۹) کعبہ کے رب کی قسم سخت ٹوٹا پانیوالے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ جو شخص اونٹ، گائے یا بکریاں چھوڑ کر مرا لیکن ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تھا تو قیامت میں یہ جانور لائے جائینگے اور دنیا کی حالت سے زیادہ فربہ ہوں گے۔ پھر یہ مویشی اپنے سینگوں اور کھروں سے اس شخص کو زخمی کرتے رہینگے۔ یہاں تک کہ بندے حساب سے فارغ ہوں۔ یعنی پچاس ہزار برس تک۔ (بخاری، مسلم، احمد)

(۲۲۰) جس شخص نے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی قیامت میں اس کا مال ایک زہریلا اژدھا بناکر اس کے گلے میں ڈالا جائیگا جو اس کو کاٹتا رہیگا اور یہ کہکر کاٹے گا کہ میں تیرا مال ہوں۔ تیرا خزانہ ہوں (ابن ماجہ، نسائی)

(۲۲۱) تین شخص سب سے اول جہنم میں داخل ہوں گے۔ ایک امیر متسلط جو بلا حق کے جائز امیر کو شکست دیکر امیر بنگیا ہو (۲) وہ مالدار جو اللہ کا حق ادا نہیں کرتا یعنی زکوٰۃ نہیں

نہیں دیتا (فقیر متکبر) (طبرانی)

(۲۲۲) زکوٰۃ میں تاخیر کرنیوالا ملعون ہو، زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی، جس مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی ہوتی ہے وہ مال تباہ ہوجاتا ہے، زکوٰۃ نہ دینے والے منافق ہیں، زکوٰۃ روکنے سے قحط پڑتا ہے جس طرح زنا سے وبا پھیلتی ہے، پاک مال زکوٰۃ نہ دینے سے ناپاک ہوجاتا ہے اور زکوٰۃ دینے سے مال پاک رہتا ہے (صحاح وغیرہ) مختلف احادیث کے ٹکڑے جمع کردیئے گئے ہیں جو زکوٰۃ نہ دینے والوں کے حق میں ارشاد فرمائے ہیں۔

(۲۲۳) جس کو ہم نے کسی کام پر (زکوٰۃ وصول کرنے پر) مقرر کیا اور پھر اس کام کی تنخواہ بھی دی لیکن باوجود تنخواہ کے اس میں سے کچھ چھپا لیا تو وہ خائن ہو۔ (ابوداؤد)

(۲۲۴) ایسے عامل آگ میں ہیں مگر وہ شخص جو اللہ سے ڈرے اور صدقہ کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (احمد)

(۲۲۵) جو شخص صدقہ کے مال میں خیانت کرتا ہے قیامت میں یہ مال اور مویشی اس کے سر پر رکھے ہوئے ہونگے (صحاح)

(۲۲۶) صدقہ کے مال میں تعدی کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا۔ (صحاح)

(۲۲۷) عشر وصول کرنے والے جو ظلم کرتے ہیں وہ شعبان کی پندرہویں شب کو بھی نہیں بخشے جاتے۔ (بیہقی)

(۲۲۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخل سے پناہ مانگی ہے (مسلم)

(۲۲۹) بخل سے بچو۔ بخل نے تم سے پہلوں کو بھی ہلاک کیا ہے۔ (مسلم بطولہ)

(۲۳۰) بخل کیوجہ سے خونریزی ہوتی ہے، بخل کیوجہ سے لوگ حرام کو حلال کرلیا کرتے ہیں، بخل کے سبب سے فسق وفجور پھیلتا ہے (ابوداؤد۔ ابن حبان)

(۲۳۱) بخل اسلام کو جتنا مٹاتا ہے اتنی کوئی اور چیز نہیں مٹاتی (طبرانی ابویعلیٰ)
(۲۳۲) بخیل جنت میں نہیں جائیگا۔ (طبرانی)
(۲۳۳) بخیل جنت سے دور، اللہ سے دور، اور لوگوں سے دور، دوزخ سے قریب ہے (ترمذی)
(۲۳۴) تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔ بوڑھا زناکار، بخیل، متکبر (ابن حبان)
(۲۳۵) اللہ نے یہ بات اپنے اوپر واجب کر لی ہے کہ وہ کسی کو جنت میں داخل نہیں فرمائیگا بخیل کو
میں بھیجے (اصفہانی) جو شخص صدقات واجبہ اور نفقات واجبہ ادا کرتا رہتا ہے وہ بخیل
نہیں۔ اگر نفلی خیرات نہ بھی کرے تو اکثر علماء اس کو بخیل نہیں کہتے۔
(۲۳۶) اس شخص پر افسوس ہے کہ جو اپنے عیال کو اچھا کھانا نہ کھلائے لیکن خود ان
کے سامنے بُرا بن کر بیٹھا ہو (دیلمی)
(۲۳۷) دو خصلتیں مسلمان میں جمع نہیں ہو سکتیں، ایک بخل دوسرے کذب
(۲۳۸) دو باتیں انسان کو بوڑھا کر دیتی ہیں، ایک مال کی حرص، دوسرے
عمر کی حرص۔ (مسلم)
(۲۳۹) بخل مہلکات میں سے ہے (طبرانی) یعنی بخل انسان کو دنیا اور آخرت
میں ہلاک کر دیتا ہے۔
(۲۴۰) جو شخص کسی کو کوئی چیز دیکر لوٹاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کتا اپنی
قے کو چاٹتا ہے (صحاح)
(۲۴۱) ہبہ کو واپس کرنا ایسا ہے جیسے کتا قے کرکے پھر قے کو کھالے (صحاح)
(۲۴۲) دو فرشتے ہر صبح کے وقت دعا کرتے ہیں اے اللہ جو شخص تیرے راستہ
میں صدقہ کرے اسکو اس کے مال کا عوض عنایت کر۔ دوسرا کہتا ہے کہ جو شخص بخل
کرے اس کا مال تلف کر دے۔ (بخاری و مسلم)
(۲۴۳) سعد بن عبادہ سے حضور نے فرمایا جو شخص صدقہ کے مال میں خیانت

کرتا ہے اور صدقہ کے مویشی چرالیتا ہے تو یہ مویشی قیامت کے دن اسکی گردن پر سوار ہونگے۔ بکری، گائے، اونٹ آواز نکالتے ہونگے۔ یعنی یہ جانور گردن پر سوار ہونگے اور چیختے ہونگے۔ سعد نے یہ سنکر کہا خدا کی قسم میں آیندہ صدقہ پر عامل نہ بنوں گا۔

(۲۴۴) ظلماً صدقہ وصول کرنیوالے جنت میں نہیں جائیں گے (حاکم)

(۲۴۵) صاحب المکس آگ میں سے ہے (طبرانی)، مکاس، عشار۔ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو ٹیکس اور زکوٰۃ وغیرہ وصول کیا کرتے ہیں۔ جو لوگ ظلم کریں یا صدقے میں خیانت کریں یہ لوگ جہنمی ہیں۔ ظلم کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ وصول کرلیں یا ٹیکس دہندہ کو ستائیں۔

(۲۴۶) جو شخص بلا ضرورت کے لوگوں سے سوال کرتا ہے گویا وہ انگارے کھاتا ہے۔ (طبرانی)

(۲۴۷) بدون حاجت کے سوال کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی انگارے چُن رہا ہو۔ (بیہقی)

(۲۴۸) صاحب مال اور صاحب قوت و طاقت جس کے اعضاء سالم ہوں، اسکو سوال کرنا حلال نہیں ہے۔ جو شخص دولت جمع کرنیکو سوال کرتا ہے قیامت کے دن اس کے منہ پر کھرنچیں لگی ہوئی ہونگی۔ یعنی اس کا چہرہ نچا ہوا ہوگا۔ (ترمذی)

(۲۴۹) رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ ایک شخص جو بلا ضرورت سوال کرکے کچھ لیجاتا ہے وہ اپنی بغل میں آگ کا ٹکڑا رکھ کر لیجاتا ہے۔

(۲۵۰) جو شخص باوجود غنی ہونے کے مانگتا پھرتا ہے وہ آگ کی چنگاریاں جمع کرتا ہے اب خواہ زیادہ جمع کرے یا کم جمع کرے۔ لوگوں نے پوچھا غنا کیا ہے۔ فرمایا شام کا کھانا۔ یعنی اگر ایک وقت کا کھانا موجود ہو تو سوال نہیں کرنا چاہیئے۔ بعض روایتوں میں چالیس درہم اور بعض میں پچاس درہم بھی آئے ہیں۔

(۲۵۱) جو شخص بلا ضرورت سوال کرتا ہے۔ قیامت میں اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا۔ (بخاری)

(۲۵۲) جو شخص بدون فاقے کے لوگوں پر فاقہ ظاہر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو فاقہ ہی میں مبتلا کر دیتا ہے (بیہقی) بعض روایتوں میں شَیْن کا لفظ آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے چہرے میں عیب ہوگا۔ یہ حکم غیر سلطان کے ساتھ ہے۔ باقی بادشاہ سے سوال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بعض روایات کی بنا پر اہل علم نے بادشاہ اور صاحب سلطنت سے سوال کرنیکو بلا ضرورت بھی جائز رکھا ہے۔

(۲۵۳) اللہ تعالیٰ بدزبان اور فاجر سائل کو دشمن رکھتا ہے جو لوگوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے (بزار) بعض سائلوں کی عادت ہوتی ہے کہ لوگوں کو تنگ کر دیتے ہیں جو نہ دے اس کو بُرا بھلا کہتے ہیں یہ ایسے سائلوں کے لئے وعید ہے۔

(۲۵۴) اللہ تعالیٰ ایسے حلیم مستعفف کو دوست رکھتا ہے جو لوگوں پر اپنی حاجت ظاہر نہیں ہونے دیتا اور ایسے منہ پھٹ سائلوں کو دشمن رکھتا ہے جو لوگوں کو لپٹ کر مانگتے ہیں (بزار بطولہ) حلیم مستعفف یعنی اُجلے پوش لوگ جو محتاج و مفلس ہونے کے باوجود لوگوں سے سوال نہ کریں۔

(۲۵۵) کسی شخص کے پاس کوئی اس کا قرابت دار آیا اور اس نے اس سے کچھ اللہ کے فضل میں سے مانگا لیکن اس نے باوجود استطاعت کے انکار کر دیا تو یہ مال قیامت میں سانپ بنا کر اس کے گلے میں طوق ڈالا جائیگا۔ اس سانپ کا نام شجاع ہوگا اور یہ اس مالدار انکار کرنے والے کے منہ کو ڈس رہا ہوگا۔ (طبرانی)

(۲۵۶) جس ذات نے مجھکو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے اس کی قسم جو شخص اپنے مفلس قرابتداروں کو نہیں دیتا اور دوسروں کو دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کا صدقہ قبول نہیں کرتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، خدا ایسے

بندے کی طرف قیامت میں دیکھنا بھی پسند نہ کریگا جو اپنے غریب قرابتداروں کو کچھ نہیں دیتا لیکن دوسروں کو دیتا ہے۔ (نسائی)

(۲۵۷) جنت میں تین شخص داخل نہیں ہونگے۔ ایک دھوکہ باز، دوسرا بخیل تیسرا صدقہ دیکر احسان جتانے والا۔ (نسائی)

(۲۵۸) تین شخصوں سے آگ کو کوئی روک نہیں سکتا۔ صدقہ پر احسان جتانے والا، ماں باپ کا نافرمان، دائمی شراب خور (حاکم)

(۲۵۹) تین آدمیوں کی نہ فرض نماز قبول ہوتی ہے نہ نوافل قبول ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا نافرمان، صدقہ پر احسان جتانے والا۔ تقدیر کا منکر (حاکم)

(۲۶۰) جنگلوں میں جو پانی کھڑا ہو جاتا ہے وہ عام لوگوں کا حق ہے۔ اگر اس قسم کے پانی پر کوئی قبضہ کرلے اور لوگوں کو پانی استعمال نہ کرنے دے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا بلکہ غضب آلود لہجہ میں فرمائیگا دنیا میں تونے میرے فضل کو روک لیا تھا آج میں تجھہ سے اپنا فضل روک لوں گا۔ (بخاری و مسلم)

(۲۶۱) اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو احسان کرنے والے کی تعریف کرے اور اس احسان کو ظاہر کرے۔ اگر کسی نے احسان کرنے والے کے احسان کو چھپا لیا تو اُس نے محسن کا کفر کیا۔ (طبرانی)

(۲۶۲) جس نے کسی کو کچھ دیا تو لینے والے کو چاہیئے کہ اس کا بدلہ دے۔ اور اگر بدلہ کے قابل نہ ہو تو تعریف کرے، دعا دے۔ جس نے دعا دی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے چھپایا اس نے کفر کیا (ترمذی)

(۲۶۳) اللہ تعالیٰ اس عورت کی جانب دیکھنا پسند نہیں کرتا جو اپنے خاوند کا احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرتی۔ حالانکہ خاوند کے احسانات سے وہ مستغنی نہیں ہے۔ (نسائی)

(۲۶۴) جو شخص اللہ کا نام لیکر اور خدا کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہے وہ ملعون ہے۔

اور جو خدا کا واسطہ دینیکے بعد باوجود استطاعت کے مانگنے والیکو کچھ نہیں دیتا وہ بھی ملعون ہو۔ (طبرانی)

(۲۶۵) بدترین مخلوق تمکو بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا حضور بتائیے۔ فرمایا۔ بدترین مخلوق وہ شخص ہو جو خدا کا واسطہ دیکر لوگوں سے سوال کرے اور پھر اس کو کچھ نہ دیا جائے۔ (ترمذی)

(۲۶۶) طبرانی نے ایکسا ور روایت بھی نقل کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ میں تمکو حضرت خضرؑ کا حال سناؤں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوشی سے تیار ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ ایکدن حضرت خضر بنی اسرائیل کے بازار میں ٹہل رہے تھے کہ ان کو ایک شخص ملا جو مکاتب تھا (مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جسکے آقا نے اس کی آزادی کو روپیہ کی ایک خاص تعداد پر موقوف کردیا ہو) اس غلام نے حضرت خضرؑ سے خدا کے نام پر سوال کیا۔ حضرت خضرؑ نے کہا میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس نے کہا میں تجھکو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھکو کچھ دے۔ حضرت خضرؑ نے کہا میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔ اگر تو چاہے تو یہ ممکن ہے کہ مجھکو غلام بنا کر فروخت کردے میں غلامی کو اختیار کرلیتا ہوں لیکن اللہ کے نام کو بیقدر نہیں کرسکتا۔ اس سائل نے اس بات کو منظور کرلیا اور حضرت خضر کو ایک شخص کے ہاتھ فروخت کردیا اور قیمت اس شخص سے وصول کرلی جس نے حضرت خضر کو خریدا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک بوڑھا آدمی سمجھکر حضرت خضر کی توقیر کی اور کوئی کام ان کو نہیں بتایا۔ حضرت خضر نے اپنے آقا سے کہا آپ مجھے کچھ کام بتائیے لیکن آقا نے کہا میں تمکو تکلیف دینی نہیں چاہتا مگر جب حضرت خضر نے بار بار تقاضا کیا تو اس نے ایک پتھروں کا ڈھیر بتادیا اور کہا کہ ان کو دوسری جگہ منتقل کردیجئے۔ یہ کہہ کر آقا سفر میں چلا گیا اور جب سفر سے لوٹ کر آیا تو اس نے دیکھا کہ حضرت خضر اس کام سے فارغ ہو چکے تھے۔ اس نے دیکھکر تعجب کیا کیونکہ اس نے جو کام بتایا تھا وہ چھ آدمیوں کی طاقت و محنت سے بھی زائد تھا حضرت خضر نے مزید خدمت کا مطالبہ کیا تو پھر آقا

نے کہا میں تمکو محنت میں ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ تم مجھکو کچھ نصیحت کر دیا کرو۔ میں تم کو خدمت کا اہل نہیں سمجھتا۔ لیکن جب حضرت خضر نے اصرار کیا تو اس نے مجبوراً ایک مکان بنانے کی خدمت سپرد کردی اور خود سفر میں چلا گیا۔ جب دو تین دن میں واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ مکان تیار ہو چکا تھا۔ اب اس سے ضبط نہ ہو سکا اور اس نے کہا میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں سچ بتایئے آپ کون ہیں۔ حضرت خضر نے کہا اس نام کی عزت کیلئے میں نے غلامی اختیار کی تھی تو نے پھر اسی نام کا واسطہ دیا۔ پھر حضرت خضر نے پورا واقعہ سنایا اور یہ بھی کہا کہ اے میرے آقا جس شخص سے اللہ کا واسطہ دیکر سوال کیا گیا اور اس نے باوجود قدرت کے سائل کو رد کر دیا تو وہ قیامت میں اسی حالت کیساتھ آئیگا کہ نہ اس کے جسم پر گوشت ہوگا اور نہ چمڑا۔ آقا ان تمام واقعات سے سخت متاثر ہوا اور حضرت خضر سے دریافت کیا کہ آپ کیا چاہتے ہیں حضرت خضر نے صرف آزادی کی خواہش کی اور آقا نے آپ کو آزاد کر دیا۔

(۲۰) روزہ

(۲۶۷) تین چیزیں ایسی ہیں جن پر اسلام کی بنا قائم کی گئی ہے۔ اگر کسی نے ان تین میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا (اور چھوڑ دینے کو حلال سمجھا) تو وہ کافر ہو گیا۔ اس کا خون اور مال حلال ہے (۱) اللہ کے وحدہ لاشریک ہونیکی گواہی دینا (۲) پانچ وقت کی نماز پڑھنا (۳) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ (ابویعلی)

(۲۶۸) رمضان المبارک کا ایک روزہ ترک کر دینا اتنا سخت ہے کہ ساری عمر کے روزے رکھنے کے بعد بھی اس کا جبر نہیں ہو سکتا (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۲۶۹) حضور نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے ہیں اور ان کے جبڑے چرے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے۔ آپ نے دریافت کیا یہ کون

لوگ ہیں تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ لوگ روزہ خور ہیں جو رمضان کے ختم ہونے سے پیشتر ہی روزوں کو ختم کر دیا کرتے تھے۔ (ابن خزیمہ)

(۲۷۰) جس عورت نے بلا اجازت خاوند کے نفلی روزہ رکھا پھر اسکو خاوند نے اپنی حاجت کے لئے بلایا اور اس سے اپنی خواہش ظاہر کی لیکن اس نے انکار کیا اور اس کی خواہش پوری نہ کی اور اس کا حکم نہ مانا تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے نامۂ اعمال میں کبیرہ گناہ لکھتا ہے۔ (طبرانی)

(۲۷۱) بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کو روزہ کا ثواب نہیں ملتا۔ ان کا روزہ کیا ہے ایک فاقہ ہے۔ اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جن کی شب بیداری اپنی نیند کو برباد کرنا ہے (ابن ماجہ۔ نسائی۔ ابن خزیمہ) مطلب یہ ہے کہ روزہ اور تہجد کے آداب کو ملحوظ نہیں رکھتے

(۲۷۲) بہت سے روزہ دار جو جھوٹ اور غیبت سے اپنے روزہ کو محفوظ نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ ان کے بھوکے رہنے کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ (بخاری)

(۲۱) حج اور اس کے متعلقات

(۲۷۳) جب کوئی شخص حرام کے مال سے حج کرنے جاتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے تو فرشتہ لبیک وسعدیک کے جواب میں کہتا ہے کہ لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ تیرا زادراہ حرام کا ہے تیرا نفقہ حرام کا ہے۔ تیرا حج گناہ ہے اسمیں کوئی نیکی نہیں ہے (طبرانی)

(۲۷۴) جو شخص اخراجات سفر کا مالک ہے اور مکہ معظمہ تک پہنچنے پر قادر ہو پھر حج کو نہیں گیا تو اب اسکو اختیار ہے یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی بنکر اسے موت آئے۔ (بیہقی)

(۲۷۵) جس شخص کو نہ تو کسی حاجت شرعی نے روکا نہ بیماری نے نہ کسی ظالم بادشاہ نے۔ پھر اس نے حج نہ کیا تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (بیہقی)

(۲۷۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بندے کو صحت عنایت کی۔ فارغ البالی عطا کی اور باوجود ان تمام نعمتوں کے پانچ برس گزر گئے وہ میری طرف نہیں آیا۔ پس یہ بندہ محروم ہے۔ (ابن حبان بیہقی) یعنی رحمت و مغفرت سے محروم ہے۔

(۲۷۷) ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ کبائر کیا ہیں۔ فرمایا سب سے بڑا کبیرہ تو خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے اور اس کے بعد کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا ہے۔ میدانِ جہاد سے بھاگنا ہے۔ یتیم کا مال کھانا ہے۔ سود کھانا ہے۔ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ ماں باپ کی نافرمانی ہے۔ جادو کرنا ہے۔ بیت اللہ میں جو چیزیں حرام ہیں ان کو حلال کر لینا ہے۔ بعض روایتوں میں الحاد کا لفظ بھی آیا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے (اصحاب سنن)

(۲۷۸) مکہ والوں پر غلہ کو روک کر مہنگا کرنا الحاد ہے۔ (طبرانی) منجملہ اور امور کے یہ بات بھی الحاد ہے کہ مکہ کے تاجر غلہ کو روک لیں اور خوب گراں کر کے اہل مکہ کو دیں بعض صحابہ حرم کے درخت کاٹنے کو بھی الحاد سمجھتے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک فعل جس سے مکہ کی حرمت اور حرم کی عزت میں فرق آتا ہو وہ الحاد ہے۔

(۲۷۹) جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ مکر کرے گا اور اہل مدینہ کو دھوکا دے گا وہ اس طرح فنا کر دیا جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے (بخاری و مسلم)

(۲۸۰) اے اللہ جو کوئی اہل مدینہ پر ظلم کرے یا ان کو ڈرائے تو تو اس کو ڈرا اور ایسے موذی پر خدا کی لعنت ہو۔ خدا کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ ایسے نالائق کا نہ فرض قبول ہو نہ نفل۔

(۲۸۱) جو کوئی اہل مدینہ کو ایذا دے تو اللہ تعالےٰ اس کو ایذا دے۔ (طبرانی)

(۲۲) جانوروں کیساتھ سلوک اور ان کا ذبح

(۲۸۲) خدا اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔ (احمد نسائی)
مطلب یہ ہے کہ جو بجائے اللہ کے نام کے ذبح کرتے وقت کسی غیر کا نام لے۔

(۲۸۳) اگر کسی جانور کا مثلہ کیا تو خدا تعالیٰ اس مثلہ کرنے والے کا قیامت میں مثلہ کریگا۔ (احمد) مثلہ کا مطلب یہ ہے کہ خلقتِ الٰہیہ کو متغیر کر دینا۔ مثلاً جانوروں کا کان کاٹ دینا، آنکھ پھوڑ دینا۔ ناک کاٹ ڈالنی وغیرہ۔ الغرض کسی طرح اصلی صورت کو بدل دینا۔

(۲۸۴) مالک بن فضالہ کہتے ہیں کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیوں؟ تمہارے ہاں یہ رسم ہے کہ استرے سے جانوروں کے کان کاٹ دیتے ہو یا کسی اور عضو کو کاٹ کر اسے چھوڑ دیتے ہو اور اس کا گوشت کھانیکو ناجائز سمجھتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہاں یہ واقعہ ہے۔ فرمایا ایسے جانوروں کو کھا لیا کرو یہ حرام نہیں ہوتے۔ اور یہ یاد رکھو کہ تمہارے استرے سے اللہ کا استرا زیادہ سخت ہے۔ (ابن حبان)

(۲۸۵) حضور نے ایک گدھے کو دیکھا کہ کسی شخص نے اس کے منہ پر داغ دیدیا تھا اور اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا فرمایا خدا اسپر لعنت کرے جس نے اس کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے (زواجر)

(۲۸۶) ایک انسان کے گنہگار ہونے کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے کہ جس جانور کی غذا اور روزی اس کے ذمہ ہو، اس کو روک رکھے۔ یعنی نہ خود کھلائے اور نہ اس کو چھوڑے۔

(۲۸۷) جس نے کسی جاندار کو اپنی تیراندازی کے لئے نشانہ بنایا تو خدا اُس پر

لعنت کرے (اصحاب سنن) بعض لوگ تیراندازی کی مشق کیلئے جانوروں کو باندھ لیتے ہیں اور اس پر تیر مارتے ہیں جانور کو باندھ کر اس کے بھاگنے کی قوت سلب کر لیتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ملعون فرمایا ہے۔

(۲۸۸) اگر کسی نے ایک چڑیا کو یا چڑیا سے کسی بڑے جانور کو بھی ناحق قتل کیا تو قیامت میں وہ عرض کریگی کہ اس شخص نے مجھے ناحق قتل کیا تھا۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا حق کیا ہے۔ فرمایا ذبح کر کے کھائے نہ یہ کہ گردن کاٹ کر پھینک دے۔ (ابن حبان۔ نسائی)

(۲۸۹) حاکم کی روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ اس بندے سے سوال کریگا اور ظاہر ہے کہ یہ سوال زجراً ہوگا۔

(۲۹۰) جو شخص کسی جانور پر رحم نہیں کرتا خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا (صحاح)

(۲۹۱) ایک عورت نے ایک بلی باندھ رکھی تھی نہ تو اس کو کچھ کھلاتی تھی نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ خود کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لے۔ یہاں تک کہ وہ مرگئی تو خدا نے اس عورت کو دوزخ میں داخل کیا (بخاری) مطلب یہ ہے کہ معمولی سے معمولی جانور کو بھی ایذا پہنچانا موجب جہنم ہے۔

(۲۹۲) ابن مسعود اپنے غلام کو مار رہے تھے۔ سرکار نے دیکھ کر فرمایا خدا تجھ پر اس سے زیادہ قادر ہے۔ ابن مسعود نے غلام کو آزاد کر دیا۔ فرمایا اگر آزاد نہ کرتا تو خدا تجھکو دوزخ میں ڈالتا۔

(۲۹۳) بدخلق آدمی جو اپنے ملازموں اور غلاموں سے اچھی طرح پیش نہیں آتا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(۲۹۴) آدمی اور جانور کے منہ پر مارنے والا اور داغ دینے والا ملعون ہے۔

(۲۹۵) حضور ایک شخص پر گزرے جو جانور کے سینہ پر گھٹنا رکھے ہوئے

چھری تیز کر رہا تھا۔ فرمایا تیرا برا ہو تو نے جانور پر بہت سی موتیں جمع کر دیں۔ جانور کو پچھاڑنے سے پیشتر چھری کو علیحدہ اور چھپا کر تیز کرنا چاہیئے۔ (حاکم)

(۲۹۶) ایک آدمی کو دیکھا کہ جانور کی ٹانگ گھسیٹ کر ذبح کرنے کیلئے لیجا رہا ہے فرمایا تجھ پر افسوس ہے۔ ذبح کرنے کیلئے نرم طریقہ سے لیکر جا۔ (عبدالرزاق موقوفاً)

(۲۹۷) جس نے غیر اللہ کے نام پر جانور کو چھوڑا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۹۸) ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضور نے چیونٹیوں کے گھر کو جلا ہوا دیکھکر فرمایا ان کو کس نے جلایا۔ ہم نے عرض کیا ہم نے جلایا ہے۔ فرمایا آگ کا عذاب کسی کو نہ کیا کرو۔ یہ عذاب اللہ ہی کے لئے خاص ہے۔

(۲۳) ناموں میں تفاخر

(۲۹۹) سب سے زیادہ غصہ اس شخص پر ہوگا جس کا نام ملک الملوک یا شہنشاہ ہوگا۔ (مسلم) بعض روایتوں میں بجائے غصے کے سب سے زیادہ ذلیل فرمایا گیا ہے یعنی اللہ کے نزدیک سب سے ذلیل وہ شخص ہے جو اپنا نام شہنشاہ رکھے مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے نام اللہ تعالیٰ ہی کو زیبا ہیں۔ وہی مالک الملوک اور شہنشاہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قسم کے نام بدل دیا کرتے تھے۔

(۲۴) بیع وشرا، دھوکا اور مال حرام کی کمائی وغیرہ

(۳۰۰) قیامت کے دن میں خود بعض لوگوں کے مقابلہ میں مدعی بنکر پیش ہوں گا اور جس کے مقابلہ میں مدعی بن گیا پھر اس کا جو کچھ حشر ہوگا ظاہر ہے۔ ایک وہ شخص جس نے کسی سے عہد کیا اور پھر عہد کے بعد غدر کیا اور عہد کو توڑ دیا۔ دوسرے وہ جس نے کسی آزاد اور حر کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھائی تیسرے

وہ جس نے کسی مزدور سے مزدوری کرائی اور جب اُس نے اس کا کام پورا کر دیا تو اس کی مزدوری نہ دی۔ ان تین قسم کے لوگوں کا قیامت میں مَیں مقابل اور خصم ہوں گا۔ (بخاری)

(۳۰۱) لوگ لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں۔ حالانکہ ان کی حالت یہ ہے کہ کھانا حرام کا، کپڑا حرام کا۔ پھر ایسے لوگوں کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔ (مسلم ترمذی)

(۳۰۲) سعد بن ابی وقاص نے عرض کی یا رسول اللہ میرے لئے دعا کر دیجئے کہ میں مستجاب الدعوات ہو جاؤں۔ فرمایا اپنے کھانے کو پاک کر۔ خدا کی قسم جب کوئی شخص حرام کا لقمہ پیٹ میں ڈالتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کا عمل چالیس دن تک قبول نہیں کرتا۔ جس بندے کا جسم حرام کے مال سے بڑھا تو اس کا بدلہ بجز دوزخ کے اور کچھ نہیں ہے۔ (طبرانی)

(۳۰۳) جس نے دس درہم کا لباس خریدا لیکن اس میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک یہ لباس بدن پر رہیگا نماز قبول نہ ہوگی۔ (احمد)

(۳۰۴) جس نے حرام کے مال سے کرتا پہنا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی (بزار)

(۳۰۵) منہ میں خاک ڈال لینا اس سے بہتر ہے کہ کوئی حرام مال منہ میں ڈالے۔ (احمد)

(۳۰۶) اگر کسی نے حرام کا مال جمع کیا۔ پھر اس میں زکوٰۃ دی یا صدقہ کیا تو اس کا اجر کچھ نہ ملیگا بلکہ الٹا وبال ہوگا

(۳۰۷) کسی نے حرام کے ذریعہ سے مال جمع کیا۔ پھر اس میں سے صدقہ دیا یا راہ خدا میں صرف کیا یا قرابتداروں پر صرف کیا یا اس مال سے غلام آزاد کیا تو بجائے اجر کے وبال ہوگا اور یہ شخص جہنم میں ڈالا جائیگا۔ (ابوداؤد)

(۳۰۸) اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے دور نہیں کرتا اور نہ خبیث سے خبیث کو

مٹاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی حرام مال سے خیرات کرتا ہے تو جہنم میں اپنا ٹھکانا بناتا ہے اور اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی۔ (احمد)

(۳۰۹) جس نے حرام مال کھایا پھر خرچ بھی ناجائز راستوں پر کیا تو خدا اس کو ذلت کے گھر میں نازل کریگا۔ (بیہقی)

(۳۱۰) جو گوشت پوست اور جسم مال حرام سے بنا ہے اور حرام مال سے پرورش پائی ہے تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اس کا ٹھکانا نار ہی ہے۔ (ترمذی۔ ابویعلی۔ بزار۔ طبرانی)

(۳۱۱) ایک زمانہ ایسا آجائیگا کہ لوگ حرام وحلال کی پرواہ نہ کریں گے۔ (بخاری)

(۳۱۲) تولنے اور ناپنے میں کمی کرنے والوں کو فرمایا تم ایسا کام کر رہے ہو جس سے پہلی امتیں ہلاک ہو چکی ہیں۔ (ترمذی)

(۳۱۳) کم تولنے کم ناپنے سے قحط پڑ جاتا ہے جس طرح زنا کی کثرت سے طاعون مسلط کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ بزار۔ بیہقی)

(۳۱۴) جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلم)

(۳۱۵) ایک شخص نے سوکھے گیہوں اوپر رکھ چھوڑے تھے اور گیلے اندر کر دیئے تھے۔ آپ نے ہاتھ سے اٹھا کر دیکھا اور فرمایا جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلم ابن ماجہ)

(۳۱۶) دھوکہ اور فریب جہنم میں ہے (طبرانی وغیرہ)

(۳۱۷) دھوکہ، فریب، خیانت جہنم میں ہیں ایک شخص دودھ میں پانی ملاتا تھا۔ فرمایا جب قیامت میں تجھسے دونوں کو علیحدہ کرنیکو کہا جائیگا تو تو کیا کریگا۔ (بیہقی۔ موقوفاً)

(۳۱۸) اگر کسی نے عیب دار چیز کو بدون عیب ظاہر کئے فروخت کیا تو یہ ہمیشہ خدا کے غضب میں رہتا ہے اور اسپر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

(۳۱۹) غلّہ کو گرانی کیلئے نہیں روکتا مگر خاطی اور گنہ گار (ترمذی)

(۳۲۰) جس نے چالیس دن سے زیادہ غلہ کو روکا اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی واسطہ نہیں (ابو یعلی بزار)

(۳۲۱) غلہ کو روکنے والا ملعون ہے (ابن ماجہ) کسی گاؤں میں غلہ نہ پیدا ہوا ور باہر سے آتا ہو۔ اگر اس گاؤں میں غلہ آنے میں تاخیر ہو تو وہاں کے سوداگروں کو غلہ روکنا نہیں چاہیئے اور گرانی کی غرض سے خدا کی مخلوق کو بھوکا نہیں مار دینا چاہیئے بلکہ جن سوداگروں کے پاس غلہ موجود ہو ان کو فروخت کر دینا چاہیئے۔

(۳۲۲) جو شخص غلہ کی گرانی میں سعی کرتا ہے اور نرخ میں دخل دیکر مسلمانوں کیلئے غلہ کا بھاؤ مہنگا کر دیتا ہے تو ایسا شخص اس قابل ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو جہنم کی تہہ میں ڈال دے۔ (سنن) اگرچہ یہ صورت ہندوستان میں اب موجود نہیں ہے لیکن اگر کوئی گاؤں ریل سے دور ہو اور وہاں ایسی صورت پیدا ہو جائے تو ایک شخص کے فائدے کے لئے تمام گاؤں کو تباہ نہیں کرنا چاہیئے۔

(۳۲۳) جو شدید ضرورت کے وقت غلہ کو روکے تو اللہ تعالیٰ اسکو جذام اور افلاس میں مبتلا کر دے گا۔ (ابن حبان)

(۳۲۴) بائع اور مشتری جب سچ بولتے ہیں تو برکت ہوتی ہے۔ جب کچھ چھپاتے اور جھوٹ بولتے ہیں تو برکت مٹ جاتی ہے۔ جھوٹی قسم سے مال تو بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (بخاری مسلم)

۳۲۵ تجار قیامت میں فاجر ہو کر آئیں گے مگر جسنے تقوی اختیار کیا اور سچ بولا (ترمذی)

(۳۲۶) جو جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرتا ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھے گا۔ (بخاری)

(۳۲۷) بوڑھا زناکار، جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا، فقیر متکبر اس قابل نہیں ہیں کہ خدا انکو رحمت کی نظر سے دیکھے (طبرانی) بعض روایتوں میں عصر کے بعد کا لفظ بھی آیا ہے

جس کا مطلب یہ ہے کہ عصر کے بعد خرید و فروخت زیادہ ہوتی ہے اس لئے لوگ اس وقت بہت قسمیں کھا کھا کر مال بیچتے ہیں۔

(۳۲۸) حضور ایک شخص پر گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کیونکر فروخت کرتا ہے آپ پر وحی آئی کہ اس کے ڈھیر میں ہاتھ ڈال کر دیکھو۔ آپ نے غلہ کے ڈھیر میں ہاتھ کو داخل کر دیا تو وہ غلہ اندر سے تر نکلا۔ آپ نے فرمایا جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد)

(۳۲۹) بزار اور احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ اوپر اچھا غلہ تھا اور جب ہاتھ ڈالا تو نیچے سے پرانا نکلا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس کو علیحدہ فروخت کر اور اس کو علیحدہ۔ جو شخص دھوکہ بازی کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۳۳۰) طبرانی نے اوسط میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ غلہ پانی میں بھیگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا ایسا کیوں کرتے ہو تو صاحب طعام نے جواب دیا حضور غلہ ایک ہی ہے اور یہ سب ایک ہی قسم کا ہے۔ آپ نے فرمایا خشک علیحدہ کر دے اور تر علیحدہ کر دے۔ جو لوگ بدون اطلاع کے ایسی اشیاء فروخت کرتے ہیں۔ وہ دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دینے والے ہم میں سے نہیں ہیں۔

(۳۳۱) خدا تعالیٰ چار آدمیوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ جھوٹی قسم کھا کر مال فروخت کرنیوالا متکبر کنگال، بوڑھا زانی اور ظالم بادشاہ (نسائی۔ ابن حبان) زنا کیساتھ بڑھاپے کی قید اس لئے لگائی ہے کہ یہ عمر توبہ کرنے کی تھی لیکن ایسے زمانہ میں بھی یہ شخص زنا کاری میں مبتلا ہے

(۳۳۲) ابن حبان نے ابو سعید خدری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک بھائی سے کہا تو اپنی بکری تین درہم کو بیچتا ہے اس نے کہا خدا کی قسم تین درہم کو فروخت نہیں کرونگا۔ تھوڑی دیر کے بعد تین ہی درہم کو فروخت کر دی۔ جب حضور کے سامنے اس کا ذکر آیا تو فرمایا اس نے اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دیا۔

(۳۳۳) جس شخص نے ماں اور اس کی اولاد میں تفریق کی تو خدا تعالیٰ اس میں

اور اس کے دوستوں میں قیامت کے دن تفریق ڈال دیگا (ترمذی۔ دارقطنی۔ حاکم)
یعنی بیع میں لونڈی کو علیحدہ فروخت کیا جائے اور اس کے بچوں کو علیحدہ فروخت کردیا جائے
بعض بے رحم مالک ایسا کیا کرتے تھے۔ جانوروں میں بھی احتیاط کرنی چاہیئے چھوٹے بچوں کو
ان کی ماں سے علیحدہ کرکے فروخت نہیں کرنا چاہیئے۔
(۳۳۴) خدا لعنت کرے اس شخص پر جو ماں اور اس کے بچوں میں جدائی
ڈالتا ہے۔ (ابن ماجہ)
(۳۳۵) ایک حدیث قدسی میں اس طرح آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو دو شریکوں
میں تیسرا میں شریک ہوتا ہوں جب تک ان میں کوئی شریک اپنے دوسرے شریک سے خیانت نہیں
کرتا اور جب کبھی ان دو میں سے ایک نے خیانت کی تو میں بیچ میں سے علیحدہ ہوجاتا ہوں۔ رزین
نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ پھر ان دونوں کے درمیان شیطان آجاتا ہے۔ (ابوداؤد)
(۳۳۶) ابو یعلی کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے اپنے شریک کی امانت میں
خیانت کی یا اس سے کوئی چیز عاریتاً لے کر اس میں خیانت کی تو حضور فرماتے ہیں اس
سے میں بری ہوں۔

(۲۵) سود اور اس کے متعلقات

(۳۳۷) سود خواری مہلکات میں سے ہے (بخاری و مسلم) یعنی جن کبیرہ گناہوں
کو حضور اکرم صلعم نے مہلکات فرمایا ہے ان میں سود خواری کو بھی شمار کیا ہے۔
(۳۳۸) سود کے کھانے والے اور کھلانیوالے پر خدا لعنت کرے (مسلم۔ نسائی)
(۳۳۹) معراج کی شب میں نے ایک خون کی نہر دیکھی اس میں ایک آدمی غوطے
کھا رہا تھا۔ جب وہ کنارے پر آتا تھا تو ایک آدمی جو کنارے پر کھڑا ہوا تھا اس کے منہ
پر پتھر مار کر پھر دھکیل دیتا تھا۔ یہ سلسلہ برابر جاری تھا۔ میں نے جبرئیل سے دریافت

کیا یہ کون شخص ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ آپ کی امت کا سود خوار ہے۔ (بخاری)

(۳۴۰) سود کھانے والے، کھلانے والے، کاتب اور گواہ سب برابر ہیں خدا سب پر لعنت کرے (مسلم)

(۳۴۱) چار شخصوں کے متعلق اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل نہ کرے اور جنت کے لذائذ سے ان کو محروم رکھے (۱) دائمی شراب پینے والا (۲) سود کھانے والا (۳) یتیم کا مال کھانے والا (۴) ماں باپ کا نافرمان۔ (حاکم)

(۳۴۲) سود خواری کو اگر ۷۳ حصوں میں تقسیم کیا جائے تو کم از کم ایک حصہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی اپنی قابل احترام ماں کے ساتھ سیاہ روئی میں مبتلا ہو۔

(۳۴۳) ایک درہم سود کا ۳۳۔ بار کے زنا سے بھی بڑھکر ہے (طبرانی)

(۳۴۴) سود خوار کا قیامت میں حشر اس طرح ہوگا کہ جیسے کوئی مخبوط الحواس ہوتا ہے۔ یعنی مجنوں اور دیوانوں کی طرح ہوگا۔ (احمد)

(۳۴۵) عبداللہ بن حنظلہ کی روایت میں ہے کہ سود کا ایک درہم ۳۶ بار کے زنا سے بھی زیادہ ہے۔ (احمد، طبرانی)

(۳۴۶) براء ابن عازب کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ سود کے ۷۲ دروازے ہیں ادنا دنیٰ دروازہ یہ ہے کہ جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ سیاہ روئی میں مبتلا ہو۔ اور سب سے زیادہ سود خواری یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی میں زبان کھولے۔ (طبرانی)

(۳۴۷) جب زنا اور سود کسی بستی میں جاری ہوتا ہے تو بستی والوں پر اللہ کا عذاب حلال ہو جاتا ہے۔ (حاکم)

(۳۴۸) قیامت سے پہلے سود، شراب اور زنا بکثرت رائج ہو جائیں گے۔ (طبرانی)

(۳۴۹) جو لوگ صرافہ کرتے ہیں۔ یعنی چاندی سونے کی بیع وشری کرتے ہیں

اور اس میں احتیاط نہیں کرتے۔ چاندی کے بدلہ میں زائد چاندی اور سونے کے بدلے میں زائد سونا لیتے ہیں ان کو دوزخ کی بشارت دی ہے۔ (طبرانی)

(۳۵۰) ان گناہوں سے بچو جو بخشے نہیں جاتے جس نے کسی چیز میں خیانت کی تو خائن وہ چیز لیکر قیامت میں حاضر ہوگا۔ جس نے سود کھایا وہ دیوانہ اور خبطی ہوکر اٹھے گا۔ (طبرانی)

(۳۵۱) ایک زمانہ آئیگا کہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہیگا۔ اگر کوئی سود نہیں کھائیگا تو کم از کم سود کا غبار یعنی ہلکا سا اثر اسکو ضرور پہنچ جائیگا۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ)

(۳۵۲) جس قوم میں سود جاری ہوا تو اس قوم پر سود کے ساتھ ساتھ قحط بھی نازل ہوا اور جس قوم میں رشوت پھیلی رشوت کے ساتھ ان پر خوف ڈالدیا گیا۔ (احمد)

(۳۵۳) جس قدر کسی شخص نے کثرت کے ساتھ سود کھایا اسی قدر اس کا انجام قلت اور کمی پر ہوگا۔ (ابن ماجہ۔ حاکم) یعنی انجام مفلسی اور محتاجی پر ہوگا۔

(۲۶) قرض اور اس کے متعلقات

(۳۵۴) جو شخص لوگوں کا مال اس لئے کھالیتا ہے کہ اس کو تلف کرے تو خدا اس کو تلف کر دیگا۔ (بخاری) مطلب یہ ہے کہ اس کی نیت ادا کرنے کی نہیں ہوتی بلکہ قرض کے نام سے لوگوں کا مال کھا جاتا ہے۔

(۳۵۵) جو شخص ادائیگی کی نیت سے قرض لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا قرضہ ادا کرا دیتا ہے اور قیامت میں اس کے قرضخواہ کو راضی کر دیتا ہے لیکن جو شخص دینے کی نیت نہیں رکھتا تو قیامت میں اس کی نیکیاں اس کے قرض خواہ کو دلوائی جائیں گی۔ (طبرانی)

(۳۵۶) جو شخص کسی سے قرض لیتا ہے اور ارادہ یہ کرلیتا ہے کہ ادا نہیں

کردنگا تو قیامت میں وہ چور بنکر خدا سے ملاقات کریگا۔

(۳۵۷) جس شخص نے کسی عورت کا مہر مقرر کیا اور نیت یہ ہے کہ مہر ادا نہیں کرونگا تو وہ جس دن مرتا ہے تو زانی مرتا ہے اور جس نے کوئی چیز قرض خریدی اور نیت یہ ہے کہ قیمت ادا نہیں کریگا تو وہ خائن مرتا ہے اور ان دونوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (طبرانی)

(۳۵۸) دَین دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جس میں ادا کرنیکی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے مقروض کا میں ولی ہوں اور جس کی نیت ادا کرنے کی نہیں ہوتی پھر وہ مرجاتا ہے تو اس کی نیکیاں اس کے قرضخواہ کو دلوا دی جاتی ہیں۔ اور یہ اس دن ہوگا جہاں درہم اور دینار نہیں ہونگے بلکہ درہم اور دینار کی جگہ نیکیاں ہی سلب کرلی جائیں گی۔ (طبرانی)

(۳۵۹) ابو سعید خدری سے روایت ہے جناب رسول اکرم ہمیشہ کفر اور قرض سے پناہ مانگتے تھے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا دونوں باتیں برابر ہیں۔ فرمایا ہاں دونوں برابر ہیں۔ (حاکم۔ نسائی) مطلب یہ ہے کہ قرض جب زیادہ ہوجائے تو کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

(۳۶۰) سب سے بڑا گناہ کبائر ممنوعہ کے بعد یہ ہے کہ ایک شخص قرضدار مرے اور مرنے کے بعد اتنا مال نہ چھوڑے کہ اس کا قرض ادا کیا جاسکے (ابو داؤد)

(۳۶۱) قرض ایک نشان ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس کی گردن پر قرض رکھ دیتا ہے۔ (حاکم)

(۳۶۲) گناہ کم کر تجہپر موت ہلکی ہوگی۔ قرض کم لے آزاد زندگی بسر کریگا۔ (بیہقی)

(۳۶۳) جس نے نکاح کیا اور نیت یہ ہے کہ وہ مہر ادا نہ کرے گا تو وہ زانی ہے۔ (بزار)

(۳۶۴) سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ چند باتیں ہیں۔ عورت سے نکاح کیا۔ پھر حاجت پوری کرکے اسے طلاق دیدی اور اس کا مہر دبالیا، مزدور

سے مزدوری کرائی اور اجرت نہیں دی، اور کسی جانور کو بیکار قتل کردیا۔

(۳۶۵) جس نے تھوڑے یا بہت روپے پر کسی عورت سے نکاح کیا اور دل میں یہ ہے کہ میں اس کو اس کا حق نہ دوں گا تو اس نے عورت کو فریب دیا اور ایسا نالائق قیامت میں خدا سے چور بنکر ملاقات کرے گا۔ (طبرانی)

(۳۶۶) ایک مسلمان جب تک مقروض ہے تو اس کا نفس معلق ہے (حاکم) یعنی نجات یافتہ نہیں ہے۔

(۳۶۷) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ایک شخص اللہ کے راستے میں قتل کیا جائے پھر زندہ کیا جائے، پھر قتل کیا جائے پھر زندہ کیا جائے۔ پھر قتل کیا جائے تو جنت میں داخل نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا نہ ہوجائے۔ ادائیگی کی صورت وہی ہے کہ اگر فی الواقع مجبور تھا تو اللہ تعالےٰ اس کے قرضخواہ کو راضی کردے۔ اور اگر قصداً نہیں ادا کیا تو اس کی نیکیاں چھین کر قرضخواہ کو دیدی جائیں۔

(۳۶۸) ہوتے ساتے قرض ادا نہ کرنے والا ظالم ہے (بخاری، مسلم)

(۳۶۹) باوجود قدرت کے قرضخواہ کو ٹالنے والا اس قابل ہے کہ اس کو قید کیا جائے اور اس کی آبروریزی کو حلال سمجھا جائے۔ (حاکم۔ ابن حبان)

(۳۷۰) بزار و طبرانی میں ہے کہ خدا تعالےٰ ہوتے ساتے ٹالنے والے کو دشمن رکھتا ہے۔

(۳۷۱) جو شخص اپنے قرضخواہ کو باوجود قدرت ادائیگی کے ٹالتا ہے وہ ہر دن، اور ہر جمعہ اور مہینہ میں ظالم کے لقب سے تعبیر کیا جاتا ہے (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ جتنے دن ادا نہ کریگا اس کو ظالم ہی کہا جائیگا۔

(۲۷) مال یتیم

(۳۷۲) منجملہ مہلکات کے یتیم کا مال کھانا بھی مہلک ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۳۷۳) کبائرسات ہیں۔ منجملہ ان کے یتیم کے مال کا ظلماً کھانا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ (حاکم)

(۳۷۴) اللہ تعالے لئے پر حق ہے کہ وہ یتیم کے مال کے کھانے والے کو بہشت میں داخل نہ کرے۔ (حاکم)

(۳۷۵) یتیم کا مال کھانے والے اس حال میں قبروں سے اٹھائے جائینگے کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔ (ابویعلیٰ)

(۳۷۶) میں نے معراج کی شب میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ پتھر کھا رہے ہیں اور جو پتھر کھاتے ہیں وہ نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ جبرئیل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو یتامیٰ کا مال ظلم سے کھا جاتے ہیں۔ (مسلم)

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۔

(۲۸) حقوق ہمسایہ

(۳۷۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار قسم کھا کر فرمایا جس کی ایذا اور شر سے ہمسائے محفوظ نہیں ہیں وہ مومن نہیں ہے۔ (احمد، بخاری)

(۳۷۸) جس کے پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہیں ہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

(۳۷۹) کعب بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ میں قبیلہ بنی فلاں میں اترا ہوں۔ جو مجھ سے قریب تر ہمسایہ ہے وہی زیادہ ایذا پہنچاتا ہے۔ آپ نے

یہ سنکر حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کو کہا کہ مسجد کے دروازہ پر آواز لگا دو کہ چالیس گھر تک پڑوس ہے۔ جس شخص کے پڑوسی اس کے بوائق سے محفوظ نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ کسی نے پوچھا بوائق کیا ہے۔ فرمایا۔ شر۔ (طبرانی)

(۳۸۰) جس نے پڑوسی کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے خدا کو ستایا۔ (ابو الشیخ)

(۳۸۱) ایک آدمی نے کہا فلاں عورت بہت نماز پڑھتی ہے، صدقہ دیتی ہے، روزے رکھتی ہے لیکن پڑوسیوں کو اپنی زبان درازی سے ستاتی رہتی ہے۔ فرمایا ایسی عورت جہنم میں ہے۔ اسی طرح دوسری عورت کا ذکر کیا گیا کہ اس کا نماز روزہ کم ہے، صدقہ بھی کم ہے لیکن اس کے پڑوسی اس سے مامون ہیں۔ فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (احمد، بزار وغیرہ)

(۳۸۲) جو شخص خود پیٹ بھر کر سویا لیکن اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا پڑا رہا وہ مجھپر ایمان نہیں لایا۔ (طبرانی) بھوکے پڑوسی کو بھی کھانا کھلانے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ خود شکم پُری کر لی جائے اور پڑوسی کا خیال نہ رکھا جائے۔

(۳۸۳) پڑوسن سے زنا کرنا دس غیر عورتوں سے زنا کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔ نیز پڑوس میں چوری کرنا دس گھر چوری کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔ (طبرانی)

(۳۸۴) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جب تک کوئی شخص پڑوسی کے لئے بھی وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے تب تک وہ مسلمان نہیں ہے۔ (مسلم)

(۳۸۵) طبرانی میں ہے ایکدن حضور جہاد کے ارادے سے نکلے تو فرمایا جس شخص نے پڑوسی کو ایذا پہنچائی ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ ایک شخص نے کہا

یارسول اللہ میں نے پڑوسی کی دیوار میں پانی ڈال دیا ہے۔ فرمایا تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔ ایک نہایت ہی معمولی فعل کی وجہ سے اس شخص کو بڑے ثواب سے محروم کردیا گیا۔

(۲۹) فخراً اونچے مکان بنانا

(۳۸۶) علامات قیامت میں سے یہ بات ہے کہ معمولی طبقہ کے لوگ بڑے بڑے مکان اور اونچی اونچی حویلیاں بنا کر ان پر فخر کرینگے۔ (بخاری مسلم)

(۳۸۷) ایک انصاری نے اونچا مکان بنالیا تھا اسپر خفگی کا اظہار فرمایا۔ اور جب اس نے نوتعمیر قبے کو ڈھادیا تب اس کا سلام لیا۔ اور فرمایا ہر ایسی تعمیر جو غیر ضروری ہو، وہ بنانے والے کیلئے وبال ہے۔ (ابوداؤد)

(۳۸۸) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ نہیں کرتا تو وہ اپنا مال اینٹ اور مٹی میں خرچ کرتا ہے۔ (طبرانی)

(۳۸۹) جب خدا کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنا مال بنیادوں میں خرچ کرتا ہے۔

(۳۹۰) طبرانی کی ایک منقطع روایت میں ہے کہ جو شخص ضرورت سے زیادہ مکان بنائے گا تو قیامت میں ان مکانات کو اس شخص پر لادنے کا حکم دیا جاوے گا۔

(۳۹۱) مومن کا ہر خرچ صدقہ ہے۔ اہل وعیال پر خرچ کرنا صدقہ ہے آبرو اور عزت کے تحفظ کے لئے خرچ کرنا صدقہ ہے۔ مومن کے ہر خرچ کا بدلہ اللہ کے ذمہ ہے، وہ مومن کے مال کا ضامن ہے۔ لیکن جو مال مکان پر یا گناہ پر خرچ ہو اس کا ضامن نہیں ہے۔ (ترمذی)

(۳۹۲) حضرت انس کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مومن کا سارا خرچ راہ خدا میں لکھا جاتا ہے۔ مگر بنیاد کا خرچ کہ اس میں خیر نہیں (ترمذی)

(۳۹۳) عمار بن یاسر کی روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص بلا ضرورت و حاجت، و بلا اکراہ گیارہ فٹ سے زیادہ اونچی تعمیر لے جاتا ہے تو اسکو افسق الفاسقین کہکر پکارا جاتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ آخر کہاں تک بلندی کا ارادہ ہے۔ (ابن ابی الدنیا) مطلب یہ ہے کہ بلا ضرورت اور محض تفاخر کے لئے اونچے مکان بناتے ہیں وہ لوگ مراد ہیں، باقی حفظان صحت کے اصول یا میونسپلٹی کے قواعد اور ذاتی ضرورت کے لئے جو لوگ بلند مکان بنائیں وہ ایک علیحدہ امر ہے۔

(۳۰) زمین کو غصب کرنا یا اسکی حدود کو مٹانا

(۳۹۴) خدا اس شخص پر لعنت کرے جو کسی جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے خدا اس پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرتا ہے۔ خدا اسپر لعنت کرے جو کسی بددین یا مستوجب سزا کو چھپالے اور اس کو اپنے مکان میں جگہ دے۔ خدا اس پر لعنت کرے جو زمین کے نشانات کو مٹائے۔ (احمد مسلم۔ نسائی) مطلب یہ ہے کہ راستوں کے میل وغیرہ جو مسافروں کیلئے لگائے جاتے ہیں اور مسافروں کو ان سے راستے کی مسافت معلوم ہوتی رہتی ہے، ان کو مٹا دینا یہ مسافروں پر ظلم کرنے کے مرادف ہے اسی طرح ان نشانات کو مٹا دینا بھی موجب لعنت ہے جو زمیندار لوگ اپنے کھیت کی حد پر قائم کر دیتے ہیں تاکہ اس کھیت کی زمین دوسرے کھیت سے علیحدہ رہے۔ لیکن بعض لوگ جب کسی دوسرے کھیت کی زمین دبا لینا چاہتے ہیں تو ان نشانات کو مٹا دیتے ہیں تاکہ تعیین حدود میں جھگڑا ہو سکے۔

(۳۹۵) خدا اس شخص پر لعنت کرے جو اندھے کو راستہ سے بھٹکا دے (صحاح)

بجائے اس کے کہ اندھے کو اس کی منزل تک پہنچا دے یہ کمبخت اس کو دھوکا دے کر راستہ سے بھٹکا دیتا ہے۔

(۳۹۶) جس نے کسی شخص کی ایک بالشت زمین ظلم سے دبالی تو یہ زمین قیامت کے دن اس کے گلے میں طوق ہوگی اور یہ ایک بالشت کی مقدار بھی ساتوں زمین تک ہوگی یعنی زمین کے ساتوں حصے پورے سے کئے جاویں گے اور اوپر سے لیکر زمین کی گہرائی تک کا پورا حصہ طوق بنایا جائیگا اور اس غاصب کی گردن میں وہ طوق پہنا دیا جائے گا۔ (بخاری۔ مسلم) مراد یہ ہے کہ اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس وزن کو اٹھائے یا اس کو زمین میں دھنسایا جائے گا اور گردن تک دھنسنے کے بعد زمین خود بخود طوق کی طرح گردن میں آجائے گی۔

(۳۹۷) بغوی نے سالم سے روایت کی ہے کہ جس نے کسی کی زمین زبردستی چھین لی تو وہ زمین میں دھنسایا جائیگا۔

(۳۹۸) جس کسی نے ظلم سے کسی کی ایک بالشت زمین دبالی تو قیامت میں اس غاصب کو مجبور کیا جائیگا کہ وہ اس زمین کو کھودے۔ پھر اس زمین کا اس کے گلے میں طوق ڈالا جائیگا۔ یہ سزا حساب و کتاب کے ختم ہونے تک جاری رہیگی۔ (احمد۔ طبرانی۔ ابن حبان)

(۳۹۹) جس نے کسی کی زمین ناحق دبالی اس کو قیامت میں حکم دیا جائے گا کہ اس زمین کی مٹی میدان محشر میں جمع کرے۔ (احمد۔ طبرانی)

(۴۰۰) غاصب زمین خدا سے ایسی حالت میں ملاقات کریگا جبکہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ (طبرانی)

(۴۰۱) حکم بن حارث سے مرفوعاً روایت ہے جس نے ایک بالشت زمین مسلمانوں کی دبالی تو وہ قیامت میں ساتوں حصہ زمین کی اس مقدار کو لاد کر پیش کیا جائیگا (طبرانی) یعنی زمین مغصوبہ اس پر لادی جائیگی۔

زمین کے علاوہ ہر چیز کا غصب کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک سوکھی ہوئی لکڑی بھی کسی مسلمان کی بلا اجازت لینی حرام ہے۔

(۴۰۲) جنگلات میں جو پانی برسات وغیرہ کا جوہڑوں، تالابوں اور گڑھوں میں جمع ہوجاتا ہے اس پر اگر کوئی شخص قبضہ کرلے اور عام مخلوق کو اس سے فائدہ نہ اٹھانے دے تو قیامت میں اللہ تعالےٰ اس سے رحمت کے ساتھ گفتگو نہ کرے گا بلکہ نہایت غضبناک لہجہ میں فرمائے گا۔ تو نے میرے بندوں پر میرے فضل کو روک لیا تھا آج میں اپنے فضل سے تجھکو محروم رکھوں گا۔ (بخاری، مسلم)

(۳۱) جھوٹ، جھوٹی قسم، جھوٹی گواہی اور غلط اقرار وغیرہ

(۴۰۳) جس شخص نے کسی مسلمان کے مال کو جھوٹی قسم کھا کر اپنا بنا لیا وہ خدا سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا جبکہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ (صحاح)

(۴۰۴) ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ جھوٹی قسم کھا کر مسلمان کا مال ہتیا نیوالا قیامت میں کوڑھی ہو کر ملاقات کریگا۔

(۴۰۵) احمد، ابویعلی اور طبرانی میں ہے کہ خدا اس نالائق سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرے گا اور اس کو دردناک عذاب ہوگا۔

(۴۰۶) غموس کو شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ کسی نے دریافت کیا غموس کیا ہے فرمایا کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر ہتیا لینا۔ (بخاری، ترمذی، نسائی)

(۴۰۷) جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے (حاکم)

(۴۰۸) جھوٹی قسم سے شہر کے شہر ویران کردیئے جاتے ہیں۔ (بیہقی)

(۴۰۹) مسلم میں ہے جھوٹی قسم کھانے والے پر آگ کا عذاب واجب ہوگیا۔

(۴۱۰) اگر کسی شخص نے ایک خشک مسواک پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ممبر کے قریب جھوٹی قسم کھائی تو اسپر دوزخ واجب ہوگئی (ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ حقیر سے حقیر چیز پر بھی جھوٹی قسم کھانا موجب جہنم ہے۔ ممبر رسول کی قید اس لئے لگائی ہے کہ کسی مقدس اور متبرک مقام پر قسم کھانا اور بھی زیادہ سخت اور اشد ہے۔ کیونکہ اس نے جھوٹی قسم کے ساتھ مقدس مقام کی بھی توہین کی اور اس گناہ کا مزید مرتکب ہوا۔

(۴۱۱) جھوٹی گواہی کو بھی شرک کے ساتھ شمار فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۴۱۲) تین بار فرمایا، جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۝

(۴۱۳) جس نے مسلمان پر ایسی گواہی دی جس کا وہ اہل نہیں تو گواہی دینے والے نے اپنی جگہ دوزخ میں بنالی (احمد)

(۴۱۴) جھوٹے گواہ کے پاؤں قیامت میں جنبش نہ کریں گے یہاں تک کہ اسپر جہنم واجب کردی جائے گی۔ (ابن ماجہ، حاکم)

(۴۱۵) سچی گواہی کا چھپانا بھی ایسا ہی گناہ ہے جیسے جھوٹی گواہی کا دینا۔ (طبرانی)

(۴۱۶) ایک شخص ستر برس تک عمل کرتا ہے لیکن مرتے وقت وہ کوئی ایسی وصیت کرتا ہے جو ظلم کو شامل ہوتی ہے تو اس کا خاتمہ شر پر ہوتا ہے اور وہ دوزخ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص ستر سال تک بُرے کام کرتا رہتا ہے لیکن مرتے وقت کوئی ایسی وصیت کرتا ہے جو خیر اور انصاف پر مشتمل ہوتی ہے تو اس کا خاتمہ خیر پر کردیا جاتا ہے اور اس کو جنت میں داخل کردیا جاتا ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے کہ وصیت میں کسی کی حق تلفی کرتا ہے یا کوئی غلط اقرار کرلیتا ہے۔ مثلاً کسی کے قرض کا اقرار کرلیتا ہے کہ مجھے فلاں آدمی کا اتنا دینا ہے حالانکہ دینا نہیں ہوتا مدعا یہ کہ جائز وارثوں کو نقصان پہنچائے۔

(۴۱۷) وصیت میں ضرر پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔ (دارقطنی)

(۴۱۸) وہ شخص محروم ہے جو وصیت سے محروم رہا (ابویعلی)

(۴۱۹) وصیت کا ترک کرنا دنیا میں عار اور آخرت میں نار ہے (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ موت سے غافل ہوتے ہیں اور وصیت کو ضروری نہیں سمجھتے۔ حالانکہ وصیت ایک ضروری چیز ہے

(۴۲۰) جو شخص اپنے وارث کی میراث کو لے بھاگا۔ اللہ تعالیٰ جنت کو اس کی میراث سے قطع کردیگا۔ (ابن ماجہ) یعنی غلط وصیت کر کے ورثاء کو محروم کرنا یا جائز ورثاء کو محروم کرنے کی غرض سے غیر وارث کو اپنا مال ہبہ کر دینا۔

(۴۲۱) ابوداؤد و ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ کوئی مرد اور عورت ستر سال تک عبادت کریں پھر مرتے وقت ایسی وصیت کریں جس سے ورثاء کو نقصان پہنچے تو ایسے مرد اور ایسی عورت کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(۴۲۲) اگر کسی شخص نے غیر باپ کا دعویٰ کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔ (بخاری، مسلم۔ وغیرہ)

(۴۲۳) جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کو باپ بناتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے (بخاری، مسلم) کافر سے مطلب یہی ہے جو نماز کی بحث میں گزرا بعض لوگ مرتے وقت ایسا کرتے ہیں کہ جائز ورثاء کو محروم کرنے کے لئے اپنی نسبت کسی غیر شخص کی طرف کر دیتے ہیں تاکہ اس کو روپیہ مل جائے اور جائز ورثاء محروم ہو جائیں۔ مثلاً کسی کو باپ کہہ دیا۔ یا کسی کے بیٹے بن گئے۔ بعض لوگ اپنے نسب کو چھپانے کے لئے ایسا بھی کرتے ہیں کہ نسب بدل دیتے ہیں تاکہ لوگ ان کو عزت دار سمجھنے لگیں اور ان کی تذلیل نہ ہو۔

(۴۲۴) جس نے دعویٰ کیا غیر باپ کا یا اپنے آپ کو منسوب کیا کسی غلام نے

غیر آقا کی طرف تو اس پر خدا کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام مخلوق کی لعنت ہوتی ہے۔ اس کے فرض بھی قبول نہیں۔ اسکے نفل بھی قبول نہیں۔ (بخاری مسلم)

(۴۲۵) اپنے نسب کو چھپانا کفر ہے خواہ کتنا ہی مخفی کیوں نہو۔ اسی طرح کسی غیر نسب کی طرف منسوب کرنا بھی کفر ہے۔ (احمد۔ طبرانی)

(۴۲۶) جس نے غیر نسب کا دعویٰ کیا اور اپنے نسب کو چھپایا تو اس نے کفر کیا اللہ کے ساتھ۔ (طبرانی)

(۴۲۷) جس نے اپنے ماں باپ کے سوا کسی اور کا دعویٰ کیا اس کو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی (احمد۔ ابن ماجہ)

(۴۲۸) جس نے غیر مولی کو اپنا آقا اور مولی بتایا تو وہ اپنی جگہ دوزخ میں مقرر کرلے۔ (ابن حبان)

(۴۲۹) جس نے قصداً اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا تو اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری مسلم)

(۴۳۰) جو عورت اپنے کو غیر قوم میں داخل کرتی ہے حالانکہ وہ اس میں سے نہیں ہے تو ایسی عورت کا اللہ کے نزدیک کوئی حصہ نہیں ہے اور جو شخص اپنے بچہ سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ بچہ اسی کے نطفہ سے ہے تو خدا تعالیٰ اسکو قیامت میں اپنے دیدار سے محروم رکھیگا اور اسکو تمام خلائق کے روبرو رسوا اور ذلیل کرے گا (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن حبان وغیرہ) یعنی غیر خاندان سے منسوب کرنا یا اپنی اولاد سے انکار کردینا۔ بعض عورتیں اپنے آپ کو اونچا اور شریف ثابت کرنے کے لئے کسی اونچے خاندان کی طرف منسوب کردیتی ہیں۔ اسی طرح بعض مرد اپنی بیوی کو بدنام کرنے کے لئے اپنے بچہ سے انکار کردیتے ہیں۔

(۴۳۱) دو باتیں کفر ہیں۔ نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔ (مسلم)

(۴۳۲) تم جھوٹ سے بچتے رہو، جھوٹ فجور کے راستہ پر لے جاتا ہے اور فجور ناریں ہے۔ بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے، جھوٹ کا ارادہ کرتا ہے یہانتک کہ اس کا نام خدا کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحاح)

(۴۳۳) کذب سے دور رہو۔ وہ فجور کے ساتھ آگ میں ہے (ابن حبان)

(۴۳۴) ایک شخص نے دریافت کیا دوزخ کا عمل کیا ہے فرمایا کذب و دروغ جب آدمی نے جھوٹ بولا فاجر ہوا۔ جب فجور کیا کافر ہوا۔ جب کافر ہوا آگ میں گیا۔ (احمد)

(۴۳۵) منافق کی تین علامتیں ہیں خواہ وہ نماز پڑھتا رہے یا روزہ رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان خیال کرے علامتیں یہ ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ کا خلاف کرے۔ کسی سے عہد کرے تو عہد کو توڑ ڈالے (صحاح)

(۴۳۶) مومن کی طبیعت میں سب گناہ ممکن ہیں لیکن خیانت اور کذب مومن کی شان سے بعید ہے (احمد)

(۴۳۷) جھوٹ بولنے سے رزق گھٹ جاتا ہے۔

(۴۳۸) سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے۔ وہ تجھکو سچا سمجھتا ہو اور تو اس سے جھوٹ کہہ رہا ہو۔ (احمد)

(۴۳۹) ابن عمر کی روایت میں ہے کہ جب بندہ جھوٹ کہتا ہے تو اس کے منہ سے ایسی بدبو پیدا ہوتی ہے کہ رحمت کا فرشتہ اس سے ایک میل پرے ہٹ جاتا ہے۔ (احمد)

(۴۴۰) عبداللہ بن عامر کی ماں نے عبداللہ کو یہ کہکر بلایا کہ آ میرے پاس آ میں تجھکو چیز دونگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے گھر میں تشریف فرما تھے فرمایا تو اسے کیا دے گی۔ اس نے کہا کھجور ہے وہ دوں گی۔ فرمایا تو اگر نہ دیتی تو تجھپر ایک جھوٹ لکھا جاتا۔ (ابوداؤد، بیہقی) مطلب یہ ہے کہ بچوں کو بھی جھوٹ بول کر بلانا نہیں چاہیئے۔

(۴۴۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ سخت مبغوض تھا۔ اگر کوئی جھوٹ بولتا اور اس کا کذب ثابت ہوجاتا تو آپ اس سے ملاقات ترک فرمادیتے۔ جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلیتا۔ (حاکم)

(۳۲) زنا اور اُس کے متعلقات

(۴۴۲) اے علی اگر کسی عورت پر اتفاقیہ نظر پڑجائے تو پھر دوبارہ ارادے کے ساتھ نظر نہ کرو۔ پہلی نگاہ قابل عفو ہے لیکن دوسری نگاہ جو ارادتاً ہو قابل مواخذہ ہے۔ (ترمذی)

(۴۴۳) حدیث قدسی میں ہے نظر اور نگاہ شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو زہر آلود ہے۔ اگر کسی نے اس کو میرے ڈر سے چھوڑ دیا یعنی نامحرم عورتوں کو دیکھنا چھوڑ دیا تو میں اس کے ایمان کو بہترین بنا دوں گا جس کی وہ لذت کو محسوس کرے گا۔ (طبرانی، حاکم)

(۴۴۴) بنی آدم پر جس قدر گناہ کا حصہ مقرر ہوچکا ہے اس میں وہ مبتلا ہوتا ہے دونوں آنکھوں کا زنا غیر محرم کو دیکھنا ہے۔ کانوں کا زنا اس کی باتوں کا سننا ہے۔ زبان کا زنا غیر محرم سے باتیں کرنا ہے۔ ہاتھ کا زنا اس کو پکڑنا ہے۔ پاؤں کا زنا اس کی طرف چلنا ہے۔ دل کا زنا یہی ہے کہ وہ زنا کا ارادہ کرتا ہے۔ باقی شرمگاہ ان سب زناؤں کو سچا کردیتی ہے یا جھوٹا۔ (احمد، بزار، ابویعلی) مطلب یہ ہے کہ ان تمام اعضاء کو زنا میں دخل ہے۔ اگر آخر میں کام پورا ہوگیا تو سب ہی مجرم بنے ورنہ اپنے اپنے حصہ کا گناہ ہر عضو پر لکھا گیا

(۴۴۵) ہر نظر کے ساتھ شیطان کی امیدیں لگی ہوتی ہیں۔ (بیہقی)

(۴۴۶) اپنی نگاہ کو روکو اور شرمگاہ کی پوری حفاظت کرو۔ ورنہ خدا تمہاری صورتیں بگاڑ دے گا۔ (طبرانی)

(۴۴۷) ہر صبح کو دو فرشتے آواز لگاتے ہیں کہ مرد عورتوں کیلئے اور عورتیں مردوں کیلئے خطرناک اور قابل افسوس ہیں (ابن ماجہ) مراد یہ ہے کہ اگر جائز تعلقات کا خیال نہ رکھا جائے تو ہر ایک دوسرے کیلئے خطرناک ہے۔

(۴۴۸) آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ ایک عورت کو دیکھا کہ زینت کے ساتھ مسجد میں سے گزر رہی ہے۔ فرمایا اپنی عورتوں کو بناؤ سنگار کے ساتھ مسجد میں آنے سے روکو۔ بنی اسرائیل پر عورتوں کی یہی حرکات لعنت کا سبب ہوئیں۔ جب تک انکی عورتوں نے بن ٹھن کر مسجد میں آنا شروع نہیں کیا وہ لعنت سے محفوظ رہے۔ (ابن ماجہ)

(۴۴۹) غیر محرم عورتوں پر داخل ہونے سے بچو۔ کسی نے پوچھا دیور۔ فرمایا دیور تو موت ہے (بخاری مسلم) مطلب یہ ہے کہ دیور کے ساتھ اختلاط کرنیسے تو مرجانا ہی اچھا ہے یا دیور موت سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

(۴۵۰) جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں جمع نہ ہو۔ جب تک کہ اس عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو۔ (طبرانی)

(۴۵۱) کسی شخص کا اپنے سر میں سوئیاں چبھو چبھو کر زخمی کر لینا اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی غیر محرم کو ہاتھ لگائے۔ (طبرانی)

(۴۵۲) خدا کی قسم جب کوئی شخص کسی غیر محرم کے ساتھ خلوت میں جمع ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ ساتھ داخل ہوتا ہے۔ ایک ایسا سوئر جو کیچڑ میں لت پت ہو اور اس کے بدن پر خارجی نجاست بھی لگی ہوئی ہو اس سے مس کر لینا اتنا برا نہیں جتنا کسی غیر محرم کے کندھے سے کندھا مل جانا (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ غیر مرد کا اجنبی عورت کے ساتھ اختلاط سخت خطرناک ہے۔ ایک نجاست آلود سوئر اگر پاس سے گزر جائے تو ظاہری نجاست دھو کر پاک کی جا سکتی ہے۔ لیکن زنا کی نجاست سخت مہلک اور خطرناک

ہے۔

(۴۵۳) سب سے زیادہ جو گناہ انسان کو جہنم کا مستحق بناتے ہیں وہ زبان اور شرمگاہ کے گناہ ہیں۔ یعنی زنا۔ لواطت۔ جھوٹ وغیرہ ان افعال کا ارتکاب بکثرت ہوتا ہے اور یہی موجب جہنم ہیں۔

(۴۵۴) زانی زنا کے وقت، شرابی شراب پیتے وقت، چور چوری کرتے وقت ایماندار نہیں ہوتے۔ ان افعال کی مباشرت کے وقت ایمان باہر نکل جاتا ہے (بخاری مسلم) عین اس حالت میں جبکہ انسان یہ کام کر رہا ہے تو اس کا ایمان باہر ہو جاتا ہے اور مثل سائبان کے اس کے سر پہ معلق رہتا ہے۔ جب فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے۔

(۴۵۵) جس نے زنا کیا یا شراب پی یا چوری کی تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔ (نسائی)

(۴۵۶) بزار کے الفاظ یہ ہیں کہ ایمان اللہ کے نزدیک ان قبیح افعال سے زیادہ مکرم ہے اور عزت والا ہے۔ ان افعال کے باوجود اسلام کا قائم رہنا اسلام کی توہین ہے۔

(۴۵۷) اے عرب کی حرام کار عورتو! مجھے سب سے زیادہ تم پر اسی گناہ کا اندیشہ ہے۔ یعنی زنا اور پوشیدہ حرام کاری۔ (طبرانی)

(۴۵۸) آدھی رات کو آسمان کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا ہے جو اس کی دعا قبول کی جائے۔ پھر ہر سلمان کی دعا قبول کیجاتی ہے۔ مگر زانیہ کی جو اپنی شرمگاہ کی کمائی کھاتی ہے اور اس کو لیکر ہر جگہ دوڑتی پھرتی ہے۔ (احمد، طبرانی) مطلب یہ ہے کہ کمبخت نے شرمگاہ کو بھی ایک سوداگری کا مال بنا لیا ہے جس کا ہر جگہ بھاؤ کرتی پھرتی ہے۔

(۴۵۹) زانیوں کے منہ جہنم کی آگ سے جلائے جائیں گے۔ آگ سے انکے منہ بھڑکتے ہوں گے۔ (طبرانی)

(۴۶۰) زنا سے افلاس اور محتاجی پیدا ہوتی ہے۔ (بیہقی)

(۴۶۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ ایک تنگ تنور میں عذاب دیئے جا رہے ہیں۔ جو آگ کے شعلوں کے ساتھ بلند ہوتے اور تنور کے منہ تک آجاتے ہیں۔ جب آگ نیچے ہوتی ہے تو وہ بھی نیچے گر جاتے ہیں۔ اس میں مرد اور عورتیں دونوں ہیں مگر دونوں برہنہ ننگے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ میری امت کے زانی اور زانیہ ہیں (بخاری)

(۴۶۲) میں نے خواب میں ایک قوم کو دیکھا جو بہت فربہ تھی مگر ان میں سخت بدبو تھی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ زانیوں کی جماعت ہے۔ (ابن خزیمہ)

(۴۶۳) زنا شرک کے برابر ہے۔ (رزین)

(۴۶۴) بوڑھا زناکار اور بڑھیا زانیہ جنت میں نہ جائیں گے۔ قیامت میں خدا اُن کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کریگا اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔ (مسلم۔ نسائی۔ طبرانی)

(۴۶۵) جس کے بال سفید ہوگئے ہوں اور پھر زنا سے باز نہ آئے تو خدا ایسے مرد اور عورت کی طرف نظر بھر کر بھی نہ دیکھے گا۔ (طبرانی)

(۴۶۶) ساتوں آسمان اور زمین بوڑھے زناکار پر لعنت کرتے ہیں۔ زانیوں کی شرمگاہ میں سے ایسی بدبو آتی ہوگی جس سے دوزخیوں کو بھی تکلیف ہوگی۔

(۴۶۷) میں نے معراج کی شب میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کی کھال قینچیوں سے کاٹی جارہی ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہ مرد اور عورتیں ہیں جو زنا کے لئے بناؤ کرتے تھے۔ (بیہقی)

(۴۶۸) زناکار مثل بت پرست کے ہے (خرائطی) یعنی زناکاروں پر آگ اس طرح جھپٹے گی جس طرح بت پرستوں پر۔

(۴۶۹) یہ امت ہمیشہ خیریت سے رہے گی اور اس پر ہمیشہ خیر سایہ فگن

ہوگی. جب تک اس میں ولدالزنا کی کثرت نہ ہوگی. جب حرام کی اولاد کثرت سے پیدا ہونے لگے گی تو پھر اندیشہ ہے کہ تمام امت پر عذاب نازل ہو جائے

(۴۷۰) جب زنا پھیل جائیگا تو فقر و مسکنت اور ذلت بھی عام ہو جائیگی. (بزار. ابو یعلی)
یہ پیشین گوئی آجکل بالکل صادق ہے مسلمانوں کی ذلت کے اسباب میں سے ایک حرام کاری بھی ہے جس کا رواج آجکل علی الاعلان ہے.

(۴۷۱) جب کسی شہر میں زنا اور سود عام ہو جائے تو ان لوگوں پر اللہ کے عذاب کا نازل ہو جانا حلال ہو جاتا ہے. (حاکم)

(۴۷۲) جو ایسی عورت کے بستر پر لیٹا جس کا خاوند موجود نہیں ہے یعنی کہیں سفر وغیرہ میں گیا ہوا ہے اور یہ اس کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو قیامت میں ایسے شخص کے لئے ایک اژدہا مقرر کیا جائے گا اور یہ کالا سانپ اس کو ڈسے گا. (طبرانی)

(۴۷۳) جس زانیہ نے اپنے بچے کو غیر قوم کی طرف منسوب کیا تو اللہ تعالیٰ اس عورت کو جنت میں داخل نہ کرے گا. یعنی بچہ تو کسی اور کا تھا لیکن منسوب کسی اور کی طرف کر دیا.

(۳۳) غیبت، چغلی، اتہام، مسلم کی آبروریزی اور تحقیر وغیرہ

(۴۷۴) نمام یعنی چغلخور جو ادھر کی ادھر لگاتا ہے، جنت میں داخل نہ ہوگا. (بخاری. مسلم)

(۴۷۵) حضورؐ نے دو شخصوں کو قبر میں عذاب ہوتے ہوئے دیکھکر فرمایا ایک ان میں چغلخور ہے اور دوسرا وہ ہے جو پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا (بخاری. مسلم)

(۴۷۶) جو شخص حسد کرے، کہانت کا کام کرے یعنی لوگوں کو غیب کی خبریں بتائے اور چغلخور، یہ تینوں میرے نہیں ہیں اور نہ میں ان کا ہوں۔ (طبرانی)

(۴۷۷) جس شخص نے اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائی تو قیامت کو اُس کو حد ماری جائیگی بشرطیکہ وہ تہمت میں جھوٹا ہو۔ (بخاری، مسلم)

(۴۷۸) چغلخوری، گالی اور جاہلانہ عصبیت جہنم میں ہیں (طبرانی) یعنی ناحق کی طرفداری کرنا۔

(۴۷۹) خدا کی بدترین مخلوق چغلخوری کرنے والا ہے۔ (احمد)

(۴۸۰) کسی بے عیب کو عیب لگانے والے اور چغلخوری کے لئے چلنے پھرنے والے ان دونوں جماعتوں کا حشر کتّوں کی صورتوں میں ہوگا۔ (ابو الشیخ)

(۴۸۱) خون، مال، آبرو، یہ تینوں چیزیں ایک حکم میں ہیں ان کی حرمت مکہ معظمہ اور ماہ ذی الحجہ جیسی ہے (بخاری، مسلم)

(۴۸۲) مسلمان کا خون، اس کی آبرو، اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم، ترمذی)

(۴۸۳) سود کے بہتر درجہ ہیں، ادنیٰ درجہ ماں سے زنا کے برابر ہے۔ سب سے بڑا سود یہ ہے کہ بھائی مسلمان کی آبروریزی میں زبان کھولی جائے۔ (طبرانی)

(۴۸۴) سب سے بڑا سود اور سب سے بدترین سود اور تمام سودوں میں خبیث سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی آبروریزی کی جائے اور ایک مسلم کی حرمت کو ضائع کیا جائے۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(۴۸۵) منجملہ کبائر کے مسلمان کی آبروریزی میں زبان چلانا بھی کبیرہ گناہ ہے اور ایک گالی کے عوض دو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے (ابن ابی الدنیا)

(۴۸۶) سرکار نے شب معراج میں دیکھا کہ ایک قوم مردار اور مرے ہوئے

جانور کھا رہی ہے۔ آپ نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے۔ یعنی غیبت کرتے تھے۔

(۴۸۷) حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کو دراز دامن کہہ دیا تھا۔ فرمایا تھوک حضرت عائشہؓ نے تھوکا تو ایک گوشت کا ٹکڑا نکلا۔ (ابن ابی الدنیا)

(۴۸۸) حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کو پستہ قد کہہ دیا تھا۔ فرمایا تو نے ایسی بات کہی کہ اگر دریا میں ملائی جائے تو سارے پانی کو گندہ کر دے (ابوداؤد، ترمذی، بیہقی) مراد گناہ کی بڑائی ہے۔

(۴۸۹) معراج میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ اپنے ناخنوں سے اپنے منہ اور سینہ کو چھیل رہے ہیں۔ دریافت فرمایا یہ کون لوگ ہیں۔ جبرئیلؑ نے عرض کیا جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبرو ریزی کیا کرتے تھے (ابوداؤد)

(۴۹۰) میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں مجھے بتایا گیا کہ عیب چین اور غیبت کرنے والے (احمد)

(۴۹۱) حضرت جابرؓ حضور کے ساتھ تھے کہ ایک بدبودار ہوا کا جھونکا آیا۔ فرمایا۔ تم جانتے ہو یہ ہوا کیسی ہے۔ یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کیا کرتے ہیں۔ (احمد۔ ابن ابی الدنیا)

(۴۹۲) فرمایا غیبت زنا سے بھی سخت ہے۔ زنا تو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے لیکن غیبت جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے، معاف نہیں ہو سکتی۔ (طبرانی ابن ابی الدنیا)

(۴۹۳) غیبت اور چغلخوری دونوں ایمان کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح کوئی چرواہا پتوں والی ٹہنی کو جھاڑ دیتا ہے۔ (اصبہانی)

(۴۹۴) ایک آدمی کا نامۂ اعمال کھلا ہوا اس کے سامنے لایا جائے گا۔ وہ عرض

کریگا الٰہی میری نیکیاں اس میں مجھے نظر نہیں آئیں۔ ارشاد ہوگا تو نے غیبت کی تھی اُسنے تیری نیکیوں کو مٹا دیا۔ (اصبہانی)

(۴۹۴) جس نے کسی شخص پر ایسا عیب لگایا جو اس میں نہیں ہے تو خدا عیب لگانے والے کو دوزخ میں قید رکھے گا یہانتک کہ وہ اپنے کئے کی سزا پائے (طبرانی)

(۴۹۵) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ جہنم میں گلایا جائیگا اور اس کو اہل نار کا پیپ اور لہو پلایا جائیگا۔ (ابوداؤد)

(۴۹۶) طبرانی کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ آگ سے نکالا نہ جائیگا۔

(۴۹۷) بہتان اور جھوٹے عیب کا کوئی کفارہ نہیں (احمد) یعنی جسپر جھوٹا عیب لگایا ہے اس سے معاف کرائے۔

(۴۹۸) سات چیزوں سے بچو جو انسان کو ہلاک کرنیوالی ہیں۔ دریافت کیا گیا وہ سات چیزیں کیا ہیں۔ ارشاد ہوا خدا کیساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال ہضم کرجانا، میدان جہاد سے بھاگنا، بھولی و پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا (صحاح)، بھولی سے مراد یہ ہے کہ وہ بیچاریاں زنا کو جانتی بھی نہیں نہ کسی غیر مرد سے واقف ہیں۔ ایسی سیدھی سادی عورتوں پر جو بدبخت زنا کی تہمت لگائے وہ مراد ہے

(۴۹۹) ایک آدمی کے اشرار میں سے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ (مسلم۔ بطولہ)

(۵۰۰) جب کوئی شخص لوگوں کی تحقیر کرتا ہو اور کہتا ہو کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو سمجھ لو کہ یہ خود ہی ہلاک ہوگیا اور یہ خود ہی حقیر ہے۔ (مالک، مسلم۔ ابوداؤد)

(۵۰۱) ایک شخص نے کسی کے متعلق یہ کہا تھا کہ خدا کی قسم وہ بخشا نہ جائیگا۔ تو رب العلمین نے فرمایا یہ کون شخص ہے کہ مجھپر قسم کھاتا ہے کہ میں اس کو نہ بخشونگا۔ میں نے اسکو بخشدیا اور جس نے یہ قسم کھائی تھی اس کے تمام اعمال ضائع کردیئے گئے (مسلم)

(۵۰۲) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیگا کہ آواز لگا دی جائے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ایک نسب قائم کردیا ہے۔ تم بھی دنیا میں نسب قائم کیا کرتے تھے اور دوسروں کی تحقیر کیا کرتے تھے۔ میں نے جو نسب قائم کیا ہے اس میں متقی اکرم اور شریف ہے۔ تم نے دنیا میں اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور یہی کہا کرتے تھے کہ فلاں بن فلاں شریف ہے اور فلاں بن فلاں ذلیل و حقیر ہے۔ سو آج کے دن میں اپنے نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے نسب کو پست کروں گا۔ (طبرانی و بیہقی)

(۳۴) تجسس اور جھوٹا خواب

(۵۰۳) ابن عباس سے مرفوعاً منقول ہے کہ جس نے جھوٹا خواب گھڑا اس کو قیامت میں مجبور کیا جائیگا کہ وہ دو جو میں گرہ لگائے اور ظاہر ہے کہ جو میں کون گرہ لگا سکتا ہے۔ جس نے کسی قوم کی باتیں چھپکر سنیں اس کے کان میں گرم سیسہ ڈالا جائے گا۔ تصویر بنانے والے کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی بنائی ہوئی تصویر کو زندہ کرے۔

(۵۰۴) جس نے کسی قوم کے گھر میں جھانکا اور یہ جھانکنا بھی بلا اجازت و اطلاع کے تھا اور پھر گھر والوں میں سے کسی نے اسکی آنکھ پھوڑ دی تو ان کو یہ جائز ہے۔ (بخاری مسلم)

(۵۰۵) جس آدمی نے کسی مکان کا پردہ اٹھا کر اندر جھانکا تو اس نے حد کا کام کیا۔ (یعنی اس کو قاضی مناسب حد لگائے) اگر مکان والوں میں سے کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو یہ آنکھ رائیگاں گئی یعنی اس کا قصاص واجب نہیں ہوگا۔ (ترمذی)

(۳۵) استہزا بالمسلم اور دورخہ پالیسی

(۵۰۶) ایک شخص کو جنت کا دروازہ کھول کر بلایا جائیگا۔ جب وہ قریب پہنچے گا تو دروازہ بند کرلیا جائے گا۔ پھر دوسرے دروازے کو آواز دی جائے گی وہاں بھی یہی سلوک

ہوگا. غرض یہاں تک کہ وہ ناامید ہوکر جانا چھوڑ دے۔ (بیہقی) یہ اس شخص کی سزا ہے جو لوگوں سے مذاق کیا کرتا تھا اور لوگوں کو دھوکہ دیا کرتا تھا۔

(۵۰۷) بدترین انسان وہ شخص ہے کہ دو منہ رکھتا ہے۔ ایک منہ سے ایک کے پاس جاتا ہے اور دوسرے منہ سے دوسرے کے پاس جاتا ہے (مالک. بخاری مسلم

(۵۰۸) جو دنیا میں دو منہ رکھتا ہے یعنی کسی سے کچھ اور کسی سے کچھ کہتا ہے تو قیامت میں اس کے دو منہ ہونگے اور دونوں منہ آگ کے ہوں گے۔ (طبرانی)

(۵۰۹) ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس کیلئے آگ کی دو زبانیں ہونگی۔

(۵۱۰) بخاری میں ہے کہ ابن عمرؓ سے کسی نے کہا کہ جب ہم بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں تو گفتگو کا ڈھنگ اور ہوتا ہے اور جب باہر آتے ہیں تو پالیسی اور ہوتی ہے ابن عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ اس حرکت کو نفاق سے تعبیر کرتے تھے۔

(۳۶) میاں بیوی یا غلام و مولیٰ کو آپس میں بھڑکانا

(۵۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر اور اس کے غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (احمد) بعض روایتوں میں لعنت کے الفاظ بھی استعمال کئے گئے ہیں. مطلب یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ایسی باتیں کرنا جن سے ان میں تفریق ہوجائے یا میاں بیوی کے دل آپس میں پھٹ جائیں. اسی طرح غلام اور آقا کے درمیان ایسی باتیں کرنا جن سے ان کے تعلقات خراب ہوجائیں۔ یہ حرکات نہایت ہی مذموم ہیں۔

(۵۱۲) دو میاں بیوی کی تفریق شیطان کے لئے انتہائی مسرت کی چیز ہے۔ (مسلم وغیرہ)

(۳۷) حلالہ کرانا

(۵۱۳) خدا لعنت کرے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جاوے اس پر۔ (احمد، نسائی)

(۵۱۴) فرمایا تم کو مستعار شوہر بتاؤں۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہے۔ فرمایا حلالہ کرنے والا۔ خدا لعنت کرے حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے پر۔ (ابن ماجہ)

(۵۱۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا حلالہ کرانا کیسا ہے تو آپ نے فرمایا نکاح تو رغبت کا نام ہے۔ کتاب اللہ سے استہزاء کرنے کا نام نکاح نہیں ہے (ابواسحٰق الجرجانی) مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ اول تو غصہ میں تین طلاقیں دیدیتے ہیں اور بعد میں اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ پھر اسی عورت سے نکاح کرلیں۔ چونکہ تین طلاقوں کے بعد بدون تحلیل کے نکاح نہیں ہوسکتا اس لئے کسی شخص سے حلالہ کراتے ہیں۔ یعنی یہ شرط کرتے ہیں کہ نکاح کے بعد دوسرے دن طلاق دیدی جائے۔ تو ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اگرچہ تحلیل کے بعد پہلے خاوند سے نکاح درست ہوجاتا ہے لیکن حلالہ کرنیوالا گنہ گار ہوتا ہے۔

(۳۸) میاں بیوی کے راز کا افشاء

(۵۱۶) سب سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور بیوی اس کے پاس آتی ہے، پھر ایکدوسرے کے بھید لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں (مسلم۔ ابوداؤد) مطلب یہ ہے کہ خلوت کے تعلقات اور مباشرت کے واقعات لوگوں پر بیان کرتے ہیں۔ بعض مرد بھی ایسا کرتے ہیں اور

بعض عورتوں میں بھی یہ عادت ہوتی ہے۔ سرکار نے دونوں کو بدترین مخلوق فرمایا پردے کی چیز کو خفیہ ہی رکھنا چاہیئے۔

(۵۱۷) کچھ مرد عورت حضور کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا شاید بعض آدمی وہ باتیں بیان کر رہے ہیں جو ان کے اور ان کی بیوی کے درمیان پوشیدہ ہیں۔ اور شاید بعض عورتیں بھی اپنے خاوندوں کے خفیہ تعلقات کا ذکر کر رہی ہیں۔ حضور کے اس فرمانے پر ہم سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اسماء بنت زید کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم یہ لوگ اسی قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ فرمایا اس قسم کی باتوں کو ترک کر دو۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی شیطان کسی شیطانہ سے مباشرت کرے اور سب لوگ دیکھ رہے ہوں۔ (طبرانی) یعنی مباشرت کی خفیہ کیفیت کو جب لوگوں کے سامنے بیان کر دیا تو گویا سب کے سامنے ہی اس فعل کا وقوع ہوا۔

(۵۱۸) ایک روایت میں لفظ سباع کی حرمت کا ذکر ہے۔ سباع سے مراد جماع پر فخر کرنا ہے۔ (احمد۔ ابو یعلی)

(۳۹) لواطت اور بہائم سے زنا وغیرہ

(۵۱۹) بڑا ڈر مجھکو اپنی امت پر قوم لوط کے فعل کا ہے (ابن ماجہ۔ ترمذی)

(۵۲۰) جب کسی قوم میں لواطت کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس قوم سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ یہ قوم کس جنگل میں ہلاک کر دیجائے (طبرانی) انتہائی استغنا اور بے پروائی کا اظہار فرمایا ہے۔

(۵۲۱) سات قسم کے گنہ گاروں پر ساتوں آسمانوں کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ یہ لعنت بھی اس کثرت سے ہوتی ہے کہ ملعون کو تباہ کرنے کے لیئے کافی ہو جاتی ہے (۱) اغلام کرنے والا ملعون ہے۔ یہ تین بار فرمایا۔ (۲) جو شخص غیر اللہ کے نام پر

پر ذبح کرے وہ ملعون ہے (۳) جو شخص کسی جانور سے وطی کرے وہ ملعون ہے (۴) جس نے بیوی اور اس کی ماں یعنی ساس کو جمع کیا وہ ملعون ہے۔ (جمع کرنا نکاح میں یا زنا میں۔ (۵) ماں باپ کا نافرمان ملعون ہے (۶) جس نے زمین کی حدود و علامات کو بدل دیا وہ ملعون ہے (تفصیل پہلے گزر چکی) (۷) جس غلام نے اپنے آپ کو غیر مولی کی طرف منسوب کیا وہ ملعون ہے (طبرانی بیہقی وغیرہ)

(۵۲۲) بہائم سے برا کام کرنے والا چوبیس گھنٹے خدا کے غضب میں رہتا ہے (طبرانی۔ بیہقی)

(۵۲۳) جس نے زمین کے نشانات مٹائے خدا اس پر لعنت کرے جس نے اندھے کو راستہ سے بہکایا خدا اس پر لعنت کرے جس نے والدین کو گالی دی خدا اس پر لعنت کرے جس نے غیر مولیٰ اور آقا کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا تو خدا اس پر لعنت کرے جس نے لوط کی قوم کا سا عمل کیا خدا اس پر لعنت کرے۔ یہ آخری فقرہ تین بار فرمایا (بیہقی)

(۵۲۴) جانور سے وطی کرنیوالوں کے لئے فرمایا کہ فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو (ابوداؤد) اگرچہ جانور لائق توبیخ نہیں ہے لیکن زجراً ایسا کرنے کا حکم دیا گیا۔

(۵۲۵) تین شخصوں کا لا الہ الا اللہ بھی قبول نہیں (۱) اغلام کرنے اور کرانے والا (۲) وہ دو عورتیں جو آپس میں ناجائز تعلق رکھتی ہیں (عربی میں اس قسم کے فعل کو سحق اور اردو میں چپٹی کہتے ہیں (۳) بادشاہ ظالم۔ (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کا کلمۂ شہادت بھی ان کو عذاب سے بچانے میں مفید نہیں جبتک کہ توبہ نہ کریں۔

(۵۲۶) اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا جو کسی مرد سے لواطت کرے یا کسی عورت سے لواطت کا ارتکاب کرے (ترمذی بنسائی۔ ابن حبان)

(۵۲۷) عورت کے غیر فطری مقام کا استعمال لواطت صغریٰ ہے۔ (احمد، بزار)

(۵۲۸) عورت کے غیر فطری مقام کا استعمال کرنیوالا ملعون ہے۔ (طبرانی)

(۵۲۹) عورت سے لواطت کرنیوالا کافر ہے (طبرانی) یعنی سخت نافرمان ہے کہ فطری چیز پر قادر ہوتے ہوئے غیر فطری چیز کا استعمال کر رہا ہے۔

(۵۳۰) جس نے کسی عورت سے حیض کی حالت میں جماع کیا یا عورت کے غیر فطری مقام کو استعمال کیا یا کاہن اور نجومی کی تصدیق کی تو اسنے قرآن کا انکار کیا۔ (ترمذی۔ نسائی)

(۵۳۱) اللہ سے حیا کرو۔ اللہ تعالیٰ حق کے اظہار سے نہیں شرماتا۔ عورت کے غیر فطری مقام کا استعمال حلال نہیں۔ (دارقطنی)

(۴۰) تصویر حیوانات

(۵۳۲) یہ مصور قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ جو تصویر تم نے بنائی تھی اس کو زندہ کرو۔ اس میں جان ڈالو جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری، مسلم)

(۵۳۳) ہر مصور آگ میں ہے۔ ہر تصویر کو ایک زندگی عنایت کی جائیگی اور یہ تصویر اپنے مصور کو جہنم میں عذاب کرے گی۔ (بخاری، مسلم)

(۵۳۴) علی مرتضیٰؓ کو اس لئے بھیجا گیا تھا کہ جو تصویر دیکھو اس کو مٹا دو اور جو اونچی قبر نظر پڑے اس کو برابر کردو۔ (مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

(۵۳۵) احمد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حرمت کا حکم سننے کے بعد جو اسکو کرے گا وہ کافر ہے۔ وہ اس چیز کا منکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔

(۵۳۶) اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو میری بنائی ہوئی چیز کو بنانے کی کوشش کرے۔ اگر مخلوق میں یہ طاقت ہے تو میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ایک ذرہ، ایک دانہ

یا ایک جو پیدا کرکے دکھائیں۔ یہ حدیث قدسی کا مضمون ہے۔ (بخاری مسلم)

(۵۳۷) قیامت کے دن جہنم میں سے ایک گردن نمودار ہوگی جس کی آنکھیں ہونگی دو کان اور ایک زبان ہوگی۔ وہ نکل کر کہے گی میں تین شخصوں کیلئے مقرر کی گئی ہوں۔ (۱) مشرک کیلئے (۲) متکبر اور سرکش کے لئے (۳) ہر مصور کیلئے (ترمذی)

(۵۳۸) ایک دفعہ جبرئیل نے جو وعدہ کیا تھا اس وعدہ پر تشریف نہیں لائے حضور سخت پریشان ہوئے۔ یکایک آپ کی نظر ایک کتے کے پلے پر پڑی۔ آپ نے اسکو قتل کا حکم دیدیا۔ جب وہ قتل کرکے پھینکدیا گیا تو جبرئیل امین تشریف لائے اور فرمایا ہم ایسے مکان میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔ (احمد وغیرہ)

(۱۴) طعام اور اس کے متعلقات

(۵۳۹) جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا شیطان اس کو اپنے لئے حلال کرلیتا ہے۔ (مسلم۔ نسائی)

(۵۴۰) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے کھانے اور سونے میں شیطان کی شرکت نہ ہو تو وہ جب گھر میں آئے بسم اللہ کہہ لیا کرے اور جب کھانا کھائے تو بسم اللہ کہکر کھانا کھائے۔

(۵۴۱) کوئی شخص تم میں سے بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھایا کرے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا لینا دینا نہیں چاہیئے (مسلم۔ ترمذی) لینے دینے کی ممانعت نافع کی روایت میں ہے مسلم ترمذی میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

(۵۴۲) پانی کے برتن میں سانس لینے کو بھی منع فرمایا ہے (ترمذی)

(۵۴۳) مسلمان ایک آنت سے کھاتا ہے۔ کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے (مالک۔ بخاری۔ مسلم) مطلب یہ ہے کہ کافر کی خوراک مسلمان سے زیادہ ہوتی ہے مسلمان کو

عبادت کی فکر ہوتی ہے کافر کو عبادت کا خیال نہیں ہوتا۔

(۵۴۴) خوراک کی کثرت ایمان سے دوری کی علامت ہے۔

(۵۴۵) پیٹ کے برتن کو ضرورت سے زیادہ بھرنے والے بدترین ہیں۔ ابن آدم کو اس قدر خوراک کافی ہے جو اس کو سیدھا رکھ سکے۔ چند لقموں پر اکتفا نہ کر سکے تو پیٹ کے تین حصے کر لے۔ ایک کھانے کے لئے، ایک پانی کے لئے، ایک سانس کے لئے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان)

(۵۴۶) ابی جحیفہ کہتے ہیں کہ میں خوب کھانا کھا کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا میں ڈکار لینا چاہتا تھا تو آپ نے فرمایا ڈکار کو روکو۔ دنیا میں سب سے زیادہ کھانے والے قیامت میں سب سے زیادہ بھوکے ہونگے۔ (بزار) ابو جحیفہ کہتے ہیں تیس سال ہوگئے میں نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(۵۴۷) ایک بڑے پیٹے کو دیکھ کر فرمایا۔ اگر یہ محنت اور شغف کسی دوسرے کام میں ہوتا تو کیا اچھا ہوتا۔ (طبرانی۔ ابن ابی الدنیا)

(۵۴۸) ایک بڑے پیٹ والے کو جو دنیا میں خوب کھاتا پیتا تھا قیامت میں لائینگے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی وقعت مچھر کے برابر بھی نہ ہوگی۔ تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا (بخاری۔ مسلم) یعنی قیامت میں ان کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی۔

(۵۴۹) بیوی عائشہ صدیقہؓ نے اتفاق سے دن میں دو دفعہ کھانا کھا لیا تھا۔ فرمایا عائشہ! کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تجھے کوئی شغل سوائے کھانے کے نہ ہو۔ دن میں دو بار کھانا اسراف ہے۔ اللہ تعالیٰ مسرف کو دوست نہیں رکھتا۔

(۵۵۰) منجملہ اور باتوں کے یہ بھی اسراف ہے کہ جس چیز کو تیرا جی چاہے وہی تو کھانے کی کوشش کرے۔ (ابن ماجہ۔ ابن ابی الدنیا) یعنی نفس کی ہر خواہش کو پورا نہ کرنا

چاہیئے۔

(۵۵۱) مجھے تم پر ڈر نہیں۔ مگر گمراہ خواہشات کا جو پیٹ اور شرمگاہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ (احمد۔ طبرانی)

(۵۵۲) کھاؤ پیو۔ صدقہ خیرات کرو۔ جب تک اسراف اور تکبر و عُجب پیدا نہ ہو۔ (نسائی۔ ابن ماجہ)

(۵۵۳) معاذ ابن جبل کو فرمایا۔ دیکھو زیادہ چین اور مزے نہ کرنا۔ اللہ کے اچھے بندے چین نہیں کیا کرتے (احمد بیہقی) مطلب یہ ہے کہ ایسا عیش جس سے عبادت میں فرق آئے۔ اچھے بندوں کا کام نہیں ہے۔

(۵۵۴) بدترین طعام طعام ولیمہ ہے جس میں اغنیا اور مالدار بُلائے جائیں اور غربا، ومساکین دھتکار دے جائیں۔ (بخاری۔ مسلم)

(۵۵۵) بن بلائے طفیلی بن کر کسی دعوت میں گھس جانا ایسا ہے جیسے کوئی چور گیا اور لٹیرا بنکر باہر نکلا (ابوداؤد)

(۵۵۶) جو لوگ فخر کیلئے کھانا کھلاتے ہیں ان کا کھانا نہیں کھانا چاہیئے (ابوداؤد)

(۵۵۷) شیطان بڑا حساس ہے۔ اگر کوئی شخص کھانا کھا کر سو رہا اور اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی تھی پھر کچھ آفت اسکو پہنچگی تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کرے (ترمذی حاکم) یعنی کھانا کھلانے کے بعد ہاتھ دھو لینے چاہیئں۔ اگر کسی نے ہاتھ نہیں دھوئے اور سوتے میں کسی جانور نے انگلی کو کتر لیا تو اس کا الزام اسی پر ہوگا۔

(۵۵۸) کھانا کھا کر جو شخص بدون ہاتھ دھوئے سو رہا اور ہاتھ میں چکنائی لگی رہگئی تو برص کا مرض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ (طبرانی)

(۵۵۹) مہمان کا حق میزبان پر تین رات ہے جو اس سے زیادہ فائدہ اٹھائے وہ میزبان واجانب سے صدقہ ہے۔ مہمان پر واجب ہے کہ تین دن کے بعد چلا جائے

زیادہ ٹھیر کر میزبان کو گنہگار نہ کرے (احمد۔ ابویعلی) مطلب یہ ہے کہ مقررہ میعاد سے زیادہ ٹھیرنے میں میزبان کو تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے۔

(۵۶۰) حضرت جابرؓ کے پاس کچھ صحابہ تشریف لائے تھے۔ آپ نے انکے سامنے سرکہ اور روٹی رکھ کر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سرکہ اچھا سالن ہے کسی انسان کی سب سے بڑی ہلاکت یہ ہے کہ اس کے پاس اسکے دوست آئیں اور وہ اس چیز کو جو گھر میں موجود ہو حقیر سمجھکر مہمانوں کے سامنے پیش نہ کرے۔ اور آنیوالوں کی ہلاکت اس سے زیادہ نہیں ہوسکتی کہ ان کے سامنے جو چیز بے تکلفی کے ساتھ پیش کردی جائے وہ اس کو حقیر سمجھیں اور اسپر اعتراض کریں۔ (احمد۔ طبرانی)

(۵۶۱) ایک انسان کی برائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو چیز اسکے سامنے لائی جائے وہ اس کو حقیر سمجھے (ابویعلی)

(۴۳) شوہر کی خفگی

(۵۶۲) جو عورتیں بےحیائی کا کام کریں تو ان کو اپنے بستر سے جدا کردو ایسی عورتوں کو ضرب خفیف کے ساتھ مار بھی سکتے ہو۔ مردوں کا حق عورتوں پر یہ ہے کہ جس سے مرد ناخوش ہو اس کو عورت بستر پر نہ بیٹھنے دے اور جس سے اس کا مرد کراہت کرتا ہو اس کو عورت گھر میں نہ آنے دے (ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۵۶۳) عورت کے لئے اس کا شوہر جنت و دوزخ کا حکم رکھتا ہے (احمد۔ نسائی بطولہ) مطلب یہ ہے کہ اگر شوہر خوش ہے تو عورت کے لئے جنت ہے اور اگر ناراض ہے تو عورت کا ٹھکانا جہنم ہے۔

(۵۶۴) حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا۔ عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے فرمایا شوہر کا۔ پھر پوچھا مرد پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے فرمایا اس کی ماں کا (بزار۔ حاکم)

(۵۶۵) کسی عورت نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دریافت کیا کہ مرد تو جہاد کرتے ہیں ثواب لوٹتے ہیں ہم کیا کریں۔ فرمایا تمہاری اطاعت شوہروں کے حقوق کی معرفت پر موقوف ہے۔ مگر تم میں بہت کم عورتیں ایسی ہیں جو خاوندوں کے حقوق ادا کرنے کو تیار ہوں۔ (طبرانی)

(۵۶۶) کسی بشر کو یہ لائق نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے۔ اگر میں انسان کے سجدے کی اجازت دیتا تو عورت کو اجازت دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔ اگر شوہر کے زخموں کو عورت زبان سے بھی چاٹے تو مرد کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ (احمد)

(۵۶۷) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو عورت اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی وہ اپنے رب کی نافرمان ہے۔ اپنے رب کا حق ادا کرنا اسپر موقوف ہے کہ خاوند کا حق ادا کرے۔ (ابن ماجہ)

(۵۶۸) خدا تعالیٰ اس عورت کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا جو اپنے خاوند کا شکریہ ادا نہیں کرتی۔ حالانکہ وہ اپنے خاوند سے بے پرواہ نہیں ہو سکتی (نسائی) مطلب یہ ہے کہ ہر معاملہ میں خاوند کی محتاج ہے اور پھر شکریہ ادا نہیں کرتی تو اس سے بڑھکر اور کیا نافرمانی ہو سکتی ہے۔

(۵۶۹) اگر شوہر عورت سے اس کا نفس طلب کرے اور عورت اونٹ کے پالان پر بیٹھی ہوئی ہو تب بھی منع نہ کرے (ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ خواہ کتنی ہی مصروف ہو لیکن شوہر کی طلب کو پورا کر دے۔

(۵۷۰) کوئی عورت ایمان کی لذت اور حلاوت کو حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ شوہر کا حق ادا نہ کرے (حاکم)

(۵۷۱) اگر شوہر انتہائی مشقت کا حکم دے تب بھی تعمیل کرنی چاہیئے۔ مثلاً اگر وہ حکم دے کہ وہ ایک پہاڑ کے پتھر دوسرے پہاڑ پر منتقل کر تو اس سخت حکم کی بھی تعمیل کرے اور انکا

نہ کرے (ابن ماجہ) اس جگہ حکم کی تعمیل میں انتہائی مبالغہ سے کام لیا گیا ہے۔

(۵۷۲) کسی عورت کو یہ حلال نہیں کہ وہ بدون خاوند کی اجازت کے نفلی روزہ رکھے اور کسی غیر شخص کو بدون شوہر کی اجازت کے گھر میں آنے دے (بخاری) آنیوالے میں تعمیم ہے۔ مرد ہو یا عورت جس کو اس کا شوہر منع کرے اس کو گھر میں گھسنے نہ دے۔

(۵۷۳) وہ عورت جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہے اس کو یہ حلال نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص کو گھر میں آنیکی اجازت دے جس کا گھر میں آنا اس کے شوہر کو ناپسند ہو۔ اور عورت کو یہ حلال نہیں کہ وہ گھر سے باہر نکلے۔ ایسی حالت میں جبکہ اس کا خاوند اس کے نکلنے سے ناراض ہو۔ عورت کو یہ حلال نہیں کہ وہ خاوند کو مارے یا اس کے بستر سے علیحدہ سوئے۔ اگر شوہر ظالم ہو تو یہ اسکو راضی کرنے کی کوشش کرے۔ اگر شوہر نے عورت کا عذر قبول کر لیا تو بہتر ہے خدا تعالیٰ بھی اس کا عذر قبول کرلیگا۔ اور اگر شوہر نے عذر قبول نہ کیا تب بھی اس عورت کی حجت ختم ہوگئی اور خدا کا کوئی مواخذہ نہیں رہا۔ (حاکم)

یعنی اگر شوہر اپنی حماقت سے راضی نہ ہو تو عورت بری الذمہ ہوگئی۔

(۵۷۴) ایک عورت نے شوہر کے حقوق دریافت کیئے تو سرکار نے فرمایا کہ شوہر کے حقوق یہ ہیں کہ جب وہ بلائے تو وہ خواہ کتنی ہی مشغول ہو اسکی حاجت پوری کرے اور شوہر کو منع نہ کرے۔ بدون اس کی اجازت کے نفلی روزہ نہ رکھے (نہ معلوم وہ کس وقت طلب کرے) اس کے بلا اذن گھر سے باہر نہ جائے۔ اگر جائیگی تو آسمان کے تمام فرشتے اور عذاب و رحمت کے تمام فرشتے اسپر لعنت کرینگے۔ (طبرانی)

۵۷۵ عورت خدا کا حق ادا کرنیوالی نہیں ہوتی جب تک کہ شوہر کا حق ادا نکرے (طبرانی) گویا اللہ تعالیٰ کے حق سے بری ہونا شوہر کے حق پر موقوف ہے

(۵۷۶) جب کوئی عورت خاوند کو ایذا پہنچاتی ہے تو اس شخص کے حصہ کی حور جنت میں کہتی ہے خدا تجھکو ہلاک کرے اس کو تکلیف نہ پہنچا۔ تیرے پاس تو یہ

چند روزہ ہے۔ یہ تو بہت جلد ہمارے پاس آنیوالا ہے۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

(۵۷۷) جب خاوند اپنی حاجت کے لئے بلائے تو عورت اگرچہ روٹی پکا رہی ہو تب بھی روٹی کو چھوڑ کر اُس کی حاجت پوری کرے۔ (نسائی۔ ابن حبان)

(۵۷۸) جب مرد نے عورت کو بلایا اور عورت نے شوہر کا کہنا نہ مانا یہانتک کہ وہ غصہ میں سو رہا تو اس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں (بخاری، مسلم۔ ابوداؤ۔ نسائی)

(۵۷۹) قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس عورت کو اس کے شوہر نے بلایا اور عورت نے انکار کیا تو اسپر وہ ذات غصہ ہوتی ہے جس کی حکومت آسمانوں میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔ اور اس عورت پر اللہ کا غصہ جب تک رہتا ہے جب تک کہ اس کا شوہر راضی نہ ہو جائے۔ (بخاری، مسلم)

(۵۸۰) جو عورت ایسی حالت میں سوئی کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے تو اس کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔ (ابن ماجہ۔ ابن حبان) مطلب یہ ہے کہ خاوند کو ناراض کر کے سونا نماز کی عدم قبولیت کا باعث ہے۔

(۵۸۱) ایسی عورت کی نماز اور کوئی عمل حسن آسمان پر نہیں چڑھتا جس سے اس کا خاوند ناخوش ہو۔ یہانتک کہ وہ راضی ہو جائے۔ (طبرانی۔ ابن خزیمہ) یعنی اگر شوہر راضی ہو جائے تو پھر نماز بھی قبول ہوتی ہے اور اعمال حسنہ بھی قبول ہوتے ہیں۔

(۵۸۲) جو عورت خاوند کی بلا اجازت گھر سے نکلتی ہے تو وہ جب تک لوٹ کر نہ آئے اس پر تمام آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں اور جس چیز پر یہ عورت گزرتی ہے وہ چیز اس پر لعنت کرتی ہے۔ سوائے جنات اور انسان کے۔ (طبرانی)

(۴۳) دو عورتوں میں عدم مساوات

(۵۸۳) جس شخص کے پاس دو عورتیں ہوں اور وہ ان میں مساوات نہ کرے

اور عدل وانصاف سے جی چرائے تو وہ شخص قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہوگا۔ (ترمذی)

(۵۸۴) دو عورتوں میں سے جو شخص ایک کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے تو اس کا نصف بدن قیامت میں ایک جانب جھکا ہوا ہوگا۔ (ابوداؤد) میلان سے مراد برتاؤ کا میلان ہے۔ اگر قلب میں کسی ایک کی محبت زیادہ ہو تو وہ صورت اس وعید میں شامل نہیں۔ قلب میں اگر ایک عورت کی محبت زیادہ ہو اور دوسری کی کم ہو تو مضائقہ نہیں۔ لیکن برتاؤ میں انصاف کے ساتھ مساوات ہونی چاہیئے۔

(۴۴) اہل وعیال کی ذمہ داری

(۵۸۵) آدمی کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی پرورش اور خبر گیری اسکے ذمہ ہے ان کی خبر نہ لے اور ان کو ضائع کر دے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

(۵۸۶) تم سب کے سب نگہبان ہو اور تم سے قیامت میں تمہاری رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔ عورت اپنے خاوند کے مال کی ذمہ دار ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۴۵) طلاق کی طلب

(۵۸۷) جس عورت نے بلا کسی شرعی وجہ کے شوہر سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی ہوا حرام ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان)

(۵۸۸) بلا وجہ خلع کرنے والیاں منافقات ہیں۔ جو عورت بلا کسی وجہ کے خاوند سے طلاق طلب کرتی ہے تو اس کو جنت کی ہوا یا خوشبو بھی میسر نہ ہوگی (بیہقی)

(۵۸۹) حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مغضوب خدا کے نزدیک طلاق ہے (ابوداؤد)

(۵۱) بھگوڑا غلام اور سلب آزادی

(۶۳۸) جو غلام اپنے آقا سے چھپ کر بھاگا اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے (مسلم)

(۶۳۹) بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مسلم)

(۶۴۰) بھاگا ہوا غلام کافر ہے جب تک لوٹ کر نہ آجائے۔ (مسلم)

(۶۴۱) تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان پر چڑھتی ہے۔ ایک مدہوش جو شراب کے نشہ میں ہو جبتک اس کا نشہ نہ اترے کوئی عمل اس کا قبول نہیں۔ دوسری وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو جب تک اس کا خاوند راضی نہ ہو جائے اس کا بھی کوئی عمل مقبول نہیں۔ تیسرے غلام گریز پا جب تک اپنے آقا کی خدمت میں لوٹ کر واپس نہ آجائے۔ (طبرانی)

(۶۴۲) تین آدمی ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی۔ ایک بھاگا ہوا غلام دوسرے وہ عورت جس کا خاوند ناراض ہو اور وہ اسی حالت میں سو جائے، تیسرے وہ امام جس کے مقتدی کسی وجہ شرعی کی بنا پر اس سے ناراض ہوں۔ (ترمذی)

(۶۴۳) جو غلام بھاگنے کی حالت میں مرگیا وہ جہنم میں جائیگا خواہ جہاد میں کیوں نہ مرا ہو۔ (طبرانی)

(۶۴۴) تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت میں کوئی سوال نہ کیا جائیگا اور بدون سوال و جواب ہی کے جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے۔ ایک وہ شخص جو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو گیا اور امام کی بیعت کو فسخ کر دیا۔ دوسرے وہ غلام جو اپنے مولیٰ سے چھپکر بھاگ گیا اور اسی حالت میں مرگیا تیسرے وہ عورت جس کا خاوند موجود نہ تھا اور اس نے اُس کی عدم موجودگی میں اس کے حق کی خیانت کی۔ (ابن حبان)

(۶۴۵) تین شخص ہیں جنکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ امام جو باوجود مقتدیوں کی

ناراضی کے امام بنتا ہے، دوسرے وہ شخص جو نماز کو قضا کرکے پڑھنے کا عادی ہے تیسرے وہ شخص جس نے کسی آزاد آدمی کو غلام بنالیا یا غلام بنا کر بیچ ڈالا۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ کسی آزاد انسان کو پکڑ کر زبردستی غلام بنا کر بیچ ڈالا۔

(۵۲) بد خلقی، ایذا رسانی اور ترک رحم

(۶۴۶) ایک حدیث قدسی کا مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس شخص نے کسی ایسے انسان پر ظلم کیا جس کا سوائے میرے کوئی مددگار نہیں تھا تو اس نے میرے غصہ کو بھڑکا دیا۔ (طبرانی)

(۶۴۷) جو شخص خدا کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا تو خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا (بخاری مسلم)

(۶۴۸) جو کوئی کسی کا قصور معاف نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا قصور معاف نہیں کرتا۔ (احمد)

(۶۴۹) تمہارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا جب تک تم خدا کی مخلوق پر رحم نہ کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم سب رحم کرتے ہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا اس کو رحم نہیں کہتے کہ کوئی شخص اپنے دوستوں پر رحم کرے بلکہ میری مراد اس رحم سے ہے جس کا تعلق خدا کی عام مخلوق سے ہو۔ (طبرانی)

(۶۵۰) خرابی ہو اُن لوگوں کیلئے جو جان بوجھ کر اپنی غلطی اور ضد پر قائم رہیں (احمد)

(۶۵۱) شقی اور بدبخت کے قلب سے رحم سلب کر لیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۶۵۲) ایک آدمی نے عرض کیا اے۔ اللہ کے رسول مجھکو بکری پر رحم آتا ہے سرکار نے فرمایا اگر تو اس پر رحم کریگا اللہ تجھ پر رحم کریگا۔ (حاکم)

(۶۵۳) جس نے اپنے غلام کو بیوجہ مارا قیامت میں اس سے قصاص لیا جائیگا (طبرانی)

(۶۵۴) جانوروں کو آپس میں لڑانا یا جانور اور آدمی کے منہ پر مارنا اور جانوروں کے

منہ کو داغ دینا حرام ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ طبرانی)

(۶۵۵) بلا وجہ غلام کو مارنے کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دیا جائے (ابوداؤد)

(۶۵۶) بدخلق آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا (احمد۔ ابن ماجہ)

(۶۵۷) بدخلقی نیک عمل کو ایسا بگاڑ دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے (طبرانی)

(۶۵۸) بدخلقی نحوست ہے (احمد)

(۶۵۹) کسی نے پوچھا حضور نحوست کیا چیز ہے فرمایا اخلاق کا خراب ہونا (طبرانی)

(۶۶۰) کوئی گناہ اللہ کے نزدیک بدخلقی سے برا نہیں ہے۔ (اصفہانی)

(۶۶۱) جس شخص کے پاس اس کا مسلمان بھائی عذر لیکر آیا اور اس نے اس کو قبول نہیں کیا تو یہ شخص میرے حوض پر نہ آسکے گا (حاکم) مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اگر معذرت کرے اور معافی چاہے تو انسانیت کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کو معاف کردے اور اس کا عذر قبول کر لے۔

(۶۶۲) جس نے کسی مسلمان کی معذرت کو قبول نہ کیا تو اس پر ایسا ہی گناہ ہے جیسا کہ صاحب مکس پر (ابوداؤد) صاحب مکس کی تشریح ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ صاحب مکس وہ ہے جو اسلامی ٹیکس وصول کرتا ہے۔

(۶۶۳) معذرت کا قبول نہ کرنے والا حوض کوثر سے محروم ہے۔ (طبرانی)

(۶۶۴) بدترین انسانوں میں سب سے بدتر وہ شخص ہے جو لوگوں کی خطاؤں کو درگذر نہیں کرتا معذرت کو قبول نہیں کرتا اور کسی گنہگار کے گناہ معاف نہیں کرتا۔ (طبرانی۔ بطولہ)

(۵۳) قتل اور خودکشی

(۶۶۵) کسی مسلمان کو یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے یا خوف دلائے۔ (ابوداؤد)

(۶۶۶) ایک سوتے ہوئے آدمی کے پاس رسی رکھی ہوئی تھی۔ دوسرے آدمی نے رسی کو اس طرح اٹھایا کہ آدمی ذرا چونک پڑا۔ سرکار نے فرمایا کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کو ڈرانا حلال نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

(۶۶۷) ایک آدمی نے کسی شخص کا ہنسی سے جوتا چھپادیا۔ سرکار نے فرمایا کسی مسلمان کو حیران کرنا یا ڈرانا ظلم عظیم ہے (بزار۔ طبرانی)

(۶۶۸) جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا تو اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو قیامت میں امن نہ دے۔ (طبرانی)

(۶۶۹) جس شخص نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی طرف لوہے کی چیز سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جبتک کہ وہ اس فعل کو ترک نہ کردے اگرچہ وہ اس کا علاتی یا اخیافی بھائی کیوں نہ ہو (مسلم) مطلب یہ ہے کہ مذاق میں بھی کسی طرف ہتھیار نہیں اٹھانا چاہیئے کیونکہ عادتاً بھائی کی طرف ہتھیار اٹھانا قتل کے ارادہ سے نہیں ہوتا لیکن سرکار نے اس کو بھی منع فرمایا۔

(۶۷۰) کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ بھی نہ کرو۔ تمہیں کیا خبر کہ شیطان تمہارے ہاتھ سے اس ہتھیار کو مشار الیہ تک پہنچا دے اور تم جہنم کے گڑھوں میں سے کسی گڑھے میں جا پڑو۔ (بخاری۔ مسلم)

(۶۷۱) قاتل اور مقتول جب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ کسی نے دریافت کیا کہ مقتول کا کیا قصور ہے۔ فرمایا وہ بھی اپنے مقابل کے قتل کا ارادہ کرتا تھا۔ یہ اتفاقی امر ہے کہ وہ بجائے قتل کرنے کے خود قتل ہوگیا۔ (بخاری مسلم)

(۶۷۲) قیامت میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔ (بخاری۔ صحاح)

(۶۷۳) سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان میں شرک اور قتل نفس کو بھی شمار کیا ہے۔ (بخاری۔ مسلم)

(۶۷۴) ایک مومن کے ناحق قتل کئے جانے سے خدا کے نزدیک ساری دنیا کو مٹا دینا زیادہ آسان ہے (ابن ماجہ)

(۶۷۵) اگر سارے زمین اور آسمان والے ملکر کسی بیگناہ مسلمان کو قتل کریں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان سب کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالیگا۔ (طبرانی)

(۶۷۶) جس نے کسی مسلمان کے قتل کرنے کی حمایت میں آدھی بات بھی کہی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش کیا جائیگا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے نا امید ہے۔ (ابن ماجہ)

(۶۷۷) ہر گناہ کے متعلق یہ امید کی جاسکتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسکو بخشدیگا لیکن کفر پر مرنا اور کسی بیگناہ مسلمان کو قتل کردینا یہ دونوں جرم نا قابل معافی ہیں۔ (نسائی)

(۶۷۸) ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت میں مقتول کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے ہوگا مقتول کی رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا۔ یہ اسی حالت میں عرش کے نزدیک پہنچکر عرض کریگا کہ الٰہی مجھے اس نے قتل کیا ہے۔ حضرت حق کی طرف سے قاتل کو ہلاکت کا پیغام سنایا جائیگا اور دوزخ میں داخل کردیا جائیگا۔ (ترمذی)

(۶۷۹) قاتل کا فرض اور نفل کبھی قبول نہیں ہوتے۔ (ابوداؤد)

(۶۸۰) جس نے کسی معاہد و ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہے (بخاری)

ذمی اور معاہد وہ کافر ہے جو مسلمانوں کی حکومت میں رہتا ہے اور مسلمانوں نے اسکو امن دیدیا ہے

(۶۸۱) جس نے کسی ذمی کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کردیگا۔ (ابوداؤد)

(۶۸۲) جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اسکو یہی عذاب دیا جائیگا کہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہیگا۔ اور پھر جس طرح اپنی جان کو ہلاک کیا ہے اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہیگا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرایا وہ پہاڑ پر سے گرایا جاتا رہیگا

اور جس نے زہر پیا وہ زہر پلایا جاتا رہیگا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہیگا (بخاری مسلم) مطلب یہ ہے کہ جس فعل سے خودکشی کا وقوع ہوا ہے دوزخ میں اس فعل کا اس کے ساتھ استعمال ہوتا رہیگا۔

(۶۸۳) جس نے اپنا گلا گھونٹا اس کا دوزخ میں گلا گھونٹا جائیگا اور جس نے اپنے آپ کو زخم لگایا وہ زخم لگایا جائے گا۔ (بخاری)

(۶۸۴) ایک زخمی آدمی نے اپنے گلے میں تیر بھونک کر خودکشی کر لی تو حضور نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار فرمادیا۔ (ابن حبان)

(۶۸۵) ایک زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کرلیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا میرے بندے تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی۔ میں نے تجھپر جنت کو حرام کردیا۔ (بخاری)

(۶۸۶) جس نے قسم کھائی کفر پر تو وہ ویسا ہی ہے (یعنی بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ باوجود جھوٹے ہونے کے کہدیا کرتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر یا کافر ہوکر مروں تو ایسے شخصوں کے لیے فرمایا کہ اس نے جیسا کہا اسکے لیے ویسا ہی ہوگا جس نے اپنی جان کو قتل کیا قیامت کے دن اسپر سخت عذاب ہوگا مسلمان پر لعنت کرنا اس کے قتل کے ہم پلہ ہے کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگانا اس کو قتل کردینے کے برابر ہے۔ جس نے اپنی جان کو کسی چیز سے ذبح کیا تو وہ قیامت کے دن اسی چیز سے ذبح کیا جائیگا۔ (بخاری مسلم)

(۶۹۷) کسی مقتول کے پاس جاکر کھڑے نہ ہو شاید وہ مظلوم ہوا اور تم بھی خدا کے غصہ کی لپیٹ میں آجاؤ (احمد) مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقتول مظلوم کی امداد نہ کی اور محض تماشائی بنکر چلے گئے تو خدا کا غصہ ایسے لوگوں پر بھی نازل ہوجائے۔

(۶۹۸) جہاں کوئی شخص ظلماً مارا جاتا ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوتی ہے

اور پھر اگر کوئی شخص باوجود قدرت اور استطاعت کے مقتول کی اعانت نہ کرے تو وہ بھی لعنت میں مبتلا ہو جاتا ہے (بیہقی۔ طبرانی)

(۶۸۹) جس نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ناحق برہنہ کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملیگا کہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ اکثر ظالم سزا دیتے وقت پیٹھ کو ننگا کر دیا کرتے ہیں تو یہ وعید اُن ظالموں کے لئے ہے۔ جو کسی شخص کو ناحق مارنے کیلئے اس کے کپڑے اتروا کر اس کو ننگا کریں۔

(۶۹۰) حضور کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور کعبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے تھے تو کیا ہی اچھا ہے اور تیری خوشبو کیا ہی بھلی ہے اور تیری حرمت وعزت کسقدر بلند پایہ ہے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے، خدا کے نزدیک ایک مسلمان کے خون اور اسکے مال کی حرمت تیری حرمت سے کہیں زیادہ ہے (ابن ماجہ)

(۶۹۱) شیطان کے لئے یہ امر انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ دو مسلمانوں کو بھڑکا کر ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل کرا دیا جائے۔ (ابن حبان۔ بطولہ)

(۶۹۲) قیامت کے دن جہنم میں ایک گردن نمودار ہوگی جو میدان حشر کی مخلوق کو خطاب کرتے ہوئے کہے گی میں اس لئے مقرر کی گئی ہوں کہ تین قسم کے آدمیوں کو جہنم میں گھسیٹ کر لیجاؤں۔ ایک مشرک کو، دوسرے سرکش متکبر کو، تیسرے اس قاتل کو جس نے ناحق کسی انسان کو قتل کیا۔ (احمد)

(۶۹۳) ایک مسلمان مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کفار سے جہاد کر رہا تھا آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا ہماری جماعت میں یہ جہنمی ہے۔ لوگوں کو حضور کے اس کلام پر تعجب ہوا کہ ایک مسلمان جو جہاد میں شریک ہے جہنمی کیسے ہوگا۔ چنانچہ ایک شخص نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی نگرانی کرنے لگا یہانتک کہ وہ شخص زخموں سے چور ہو کر گر پڑا اور زخموں کی تکلیف نہ برداشت کرنے کے لئے اپنی تلوار سے خود ہی اپنی گردن کاٹ ڈالی تو وہ جو نگرانی

کر رہا تھا بھاگا ہوا سرکارؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ آدمی تمام عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن آخر وقت میں اس سے ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ جہنم میں جھونک دیا جاتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

(۵۴) جادو اور نجوم

(۶۹۴) سات چیزیں انسان کو ہلاک کرنے والی ہیں اور ان کا شمار کبائر میں سے ہے۔ منجملہ ان کے سحر یعنی جادو بھی ہے (بخاری۔مسلم)

(۶۹۵) جس نے کوئی گرہ لگائی اس میں کچھ پھونک کر جادو کیا تو وہ مشرک ہے جس نے اپنا تعلق جادو کے ساتھ پیدا کیا تو وہ جادو ہی کے حوالہ کر دیا گیا (نسائی) مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی صحت و مرض کا ذمہ دار نہیں۔

(۶۹۶) جس شخص نے بدفالی کا ارتکاب کیا یا اسکے لیے فال بد حاصل کیگی۔ کوئی شخص کاہن بنا یا اس کے لئے کاہن سے کچھ دریافت کیا گیا اور اسنے کاہن کو سچا سمجھا تو ایسے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں اور ایسا شخص اس چیز سے منکر ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر نازل ہوئی ہے (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ جادو کرنیوالے یا فال لینے والے، نجومیوں کی بات کو سچا سمجھنے والے قرآن کے منکر ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے لوگوں سے بیزار ہیں۔

(۶۹۷) جو شخص کسی نجومی، کاہن اور خال وغیرہ دیکھنے والے کے پاس آیا اور اس نے اس کی بات کو سچا سمجھا تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۶۹۸) بیٹھے جانوروں کو اڑا دینا، کنکریاں پھینکنا، خط کھینچنا یہ سب شرک کی باتیں ہیں (ابوداؤد۔نسائی) ابن حبان) جانور کو اڑانا شگون اور بدفالی ہے۔ باقی کا تعلق کہانت اور رمل وغیرہ سے ہے۔

(٦٩٩) شعبان کی پندرہویں شب میں ہر شخص کی دعا قبول ہو جاتی ہے مگر جادوگر اور ٹیکس وصول کرنے والے کی (احمد) ٹیکس وصول کرنے والے سے وہی شخص مراد ہے جو ٹیکس کی وصولی میں ظلم کرتا ہو۔

(٧٠٠) اگر کوئی شخص مشرک نہ ہو، جادوگر نہ ہو اور بھائی مسلمان سے کینہ نہ رکھتا ہو تو باقی گناہوں کے متعلق یہ توقع رکھنی چاہیئے کہ وہ بخش دیئے جائیں گے (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ یہ تین گناہ ناقابل معافی ہیں۔

(٧٠١) تین آدمی جنت میں داخل نہ ہونگے۔ شراب کا عادی، جادو پر ایمان رکھنے والا قاطع رحم (ابن حبان)

(۵۵) امارت و ولایت

(٧٠٢) جس نے خود عہدۂ قضا کی خواہش کی تو وہ اپنے نفس کے حوالے کر دیا گیا لیکن جس کو مجبور کر کے والی بنایا گیا تو ایک فرشتہ اس کے لئے مقرر کیا جاتا ہے جو اس کو غلطی سے محفوظ رکھتا ہے (ابن ماجہ)

(٧٠٣) جو شخص قاضی بنایا گیا گویا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا (ابوداؤد۔ ترمذی)

(٧٠٤) قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں جس نے جان بوجھ کر ناانصافی کی وہ قاضی جہنمی ہے جس نے قانون کی عدم واقفیت کے باعث ناانصافی کی وہ بھی جہنمی ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے موافق حکم دیا صرف وہ جنتی ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

(٧٠٥) امارت کی ابتدا ملامت ہے، آگے چلکر ندامت ہے۔ آخر میں دوزخ کا عذاب ہے مگر جس نے انصاف کیا لیکن قرابت داری اور رشتہ داری میں کون انصاف کر سکتا ہے (بزار۔ طبرانی) مطلب یہ ہے کہ صرف انصاف ہی سے نجات ہو سکتی ہے لیکن انصاف بہت مشکل ہے۔

(۷۰۶) کوئی شخص اگر دس آدمیوں پر بھی والی مقرر رہا تو قیامت کے دن خدا کے سامنے اس طرح آئیگا کہ اس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ اس کی نیکیوں نے یا تو اسکو نجات دلادی یا اس کے گناہوں نے اس کو ہلاک کر دیا۔ ولایت کی ابتدا ملامت، وسط میں ندامت اور آخر میں قیامت کی رسوائی اور عذاب الیم ہے۔ (احمد)

(۷۰۷) جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملہ کا والی مقرر ہوا تو قیامت کے دن اسکو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائیگا۔ اگر منصف تھا تو نجات ہوجائیگی، گنہگار تھا تو وہ پل ٹوٹ جائیگا اور یہ شخص ستر سال کے فاصلہ پر نیچے گرا دیا جائیگا۔ (طبرانی)

(۷۰۸) آج لوگ امارت پر حرص کرتے ہیں لیکن یہ امارت قیامت کے دن ندامت و حسرت ہوگی۔ دودھ پلانیوالی اچھی معلوم ہوتی ہے اور دودھ چھڑانے والی بُری معلوم ہوتی ہے (بخاری بنسائی) مطلب یہ ہے کہ آج تو اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن جس وقت اس کے بدلے میں عذاب ہوگا اس وقت بُری معلوم ہوگی

(۷۰۹) اگر یہ عہدہ بدون طلب کے مل جائے تو خدا کی تائید و اعانت شامل ہوگی لیکن اگر اپنی سعی اور کوشش سے حاصل کیا تو خدا کا ہاتھ اُٹھ جائیگا اور اس کی طرف سے کوئی رہنمائی نہ کی جائیگی (بخاری بسلم)

(۷۱۰) امارت و خلافت قریش میں رہیگی۔ جب تک قریشیوں کی حالت یہ رہیگی کہ جب کوئی رحم طلب کرے تو وہ رحم کریں اور جب کوئی انصاف طلب کرے تو انصاف کریں تب تک یہ مستحق ہونگے اور جب رحم و انصاف کو ترک کر دینگے تو ان پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت واقع ہوجائے گی (طبرانی)

(۵۶) ظالم حکام

(۷۱۱) گھڑی بھر ظلم کرنا ساٹھ سال کے گناہوں سے بدتر ہے (اصبہانی)

(۷۱۲) مخلوق کا بدترین دشمن خدا کے نزدیک ظالم بادشاہ ہے۔ (ترمذی)

(۷۱۳) سب سے زیادہ اور سخت عذاب ظالم بادشاہ کو کیا جائیگا۔ (ترمذی)

(۷۱۴) قیامت میں ظالم حاکم سے اس کی رعایا جھگڑا کریگی اور حجت و دلائل بحث و مباحثے سے اسپر غالب آجائیگی تو اس ظالم کو حکم ہوگا کہ جاؤ جہنم میں ایک گوشہ تمہارے سلئے خالی ہے اس کو پُر کرو (بزار)

(۷۱۵) ظالم امیر کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (حاکم)

(۷۱۶) تین شخصوں کا کلمہ بھی قبول نہیں ہوتا۔ ایک ان میں سے وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے (طبرانی)

(۷۱۷) جو حاکم فیصلہ کرنے میں انصاف نہیں کرتا اسپر خدا کی لعنت، ملائکہ کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ (احمد)

(۷۱۸) غیر منصف اور ظالم حاکم کے نہ فرض قبول ہیں نہ نفل (احمد، بزار، طبرانی)

(۷۱۹) جب تک کوئی قاضی ظلم نہیں کرتا خدا اس کے ساتھ رہتا ہے اور جب ظلم کرتا ہے تو خدا علیحدہ ہوجاتا ہے اور شیطان آجاتا ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن حبان)

(۷۲۰) جو حاکم انصاف ترک کردیتا ہے خدا اس سے بیزار ہے (حاکم)

(۷۲۱) جو شخص میری امت میں سے کسی جماعت کا امیر بنا وہ جماعت قلیل ہو یا کثیر، پھر اس حاکم نے انصاف نہیں کیا تو خدا اسکو اوندھے منہ جہنم میں ڈالیگا۔ (طبرانی۔ حاکم)

(۷۲۲) جہنم میں ایک جنگل کا نام ہبہب ہے اس جنگل میں ظالم مجسٹریٹ عذاب کئے جائینگے۔ اللہ کو یہ حق ہے کہ ہر ظالم کو اس جنگل میں عذاب کرے (طبرانی)

(۷۲۳) ظالم حاکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بددعا دی ہے۔ حضرت عائشہ کے حجرے میں بیٹھکر یہ فرمایا اے اللہ جو شخص میری امت کا امیر یا ولی بنایا گیا۔ پھر اس نے میری امت پر سختی کی تو تو بھی اس ظالم پر سختی کر۔ (مسلم۔ نسائی)

(۷۲۴) جس والی اور حاکم نے میری امت پر سختی کی اسپر اللہ کی لعنت (ابو عوانہ)

(۷۲۵) جو لوگوں پر والی ہو اور اس نے لوگوں کو اپنی جان کی طرح عزیز نہ رکھا اور اچھا سلوک نہ کیا تو اس کو جنت کی خوشبو بھی نہ آئیگی۔ (طبرانی)

(۷۲۶) جو راعی اپنی رعایا کے حقوق میں خیانت کرتا ہے تو مرنے کے بعد جنت اسپر حرام کردی جائیگی۔ (بخاری مسلم)

(۷۲۷) جو حاکم اور راعی لوگوں کی حاجت مصیبت اور فقر سے بے پرواہی کریگا تو اللہ تعالیٰ اسکی ضرورت اور حاجت سے قیامت کے دن بے پرواہی کریگا۔ (ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ رعایا کی حاجت پر توجہ نہیں کرتا اور ملک کے افلاس کو دور کرنیکی کوشش نہیں کرتا تو قیامت میں اس کی حاجت بھی پوری نہیں کی جائیگی

(۷۲۸) جو حاکم ضرورتمند کیلئے اپنا دروازہ بند کرلیتا ہے اور رعایا کے دکھ درد میں شریک نہیں ہوتا تو قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس سے اپنی رحمت کا دروازہ بند کرلیگا (احمد)

(۷۲۹) قیامت میں تین شخصوں کو سب سے زیادہ عذاب ہوگا۔ ایک وہ جسنے کسی نبی کو قتل کیا، دوسرے وہ جو کسی نبی کے ہاتھ سے قتل ہوا تیسرے ظالم امام (طبرانی)

(۷۳۰) بلاضرورت قسمیں کھا کھا کر مال بیچنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زناکار، ظالم بادشاہ ان چاروں کا اللہ تعالیٰ دشمن ہے (نسائی)

(۷۳۱) مجھے اپنی امت کے لئے تین شخصوں کا کھٹکا ہے۔ عالم جس کا پاؤں پھسل جائے، حاکم جو ظالم ہو، ضدی جو اپنی رائے پر خواہ مخواہ اصرار کرے (ابن خزیمہ)

(۷۳۲) جو شخص والی بنایا گیا اور اسنے اپنے دروازے پر اس غرض سے پردہ ڈالا کہ کوئی مصیبت زدہ اس تک آزادی سے نہ پہنچ سکے تو خدا تعالیٰ بھی اس سے قیامت کے دن حجاب میں ہوگا اور ایسے بے پرواہ حاکم کو میرا پڑوس میسر نہ ہوگا۔ (طبرانی ربطولہ)

(۷۳۳) جس بادشاہ نے کسی ایسے شخص کو لوگوں پر عامل بنادیا جو اس کا اہل نہ تھا

اور اس سے اچھے لوگ اس خدمت کے لئے موجود تھے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیانت کی اور تمام اہل ایمان کی خیانت کی (حاکم) مطلب یہ ہے کہ اس معاملہ میں اپنے تعلقات کو ترجیح دینی نہیں چاہیئے بلکہ ایسے شخص کو عامل بنانا چاہیئے جو مسلمانوں کیلئے مفید ہو۔

(۷۳۴) جو شخص کسی کو محض اپنی قرابت اور رشتہ داری کے باعث عامل بناتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے۔ اس کا فرض اور نفل کچھ بھی قبول نہیں ہوتا اور وہ جہنم میں داخل کیا جاتا ہے (حاکم)

(۵۷) بغاوت اور نقض عہد

(۷۳۵) ہر گناہ کی سزا آخرت کے لیے رکھی گئی ہے لیکن بغاوت اور قطع رحم کی سزا دنیا ہی میں شروع ہو جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

(۷۳۶) باغی اور قاطع رحم کو سزا دینے میں اللہ تعالیٰ جلدی کرتا ہے (بیہقی)

(۷۳۷) جو لوگ بادشاہ سے محض دنیا کے لئے بیعت کرتے ہیں کہ انکو کچھ نفع ہو گیا تو وہ وفادار رہے اور اگر دنیا کی توقع پوری نہ ہوئی تو باغی ہو گئے ایسے لوگوں سے اللہ تعالےٰ نہ تو قیامت میں بات کریگا نہ ان کی طرف نظر بھر کر دیکھے گا (بخاری ، مسلم۔ بطولہ)

(۷۳۸) جس نے امام وقت کیخلاف بغاوت کی اور بیعت کو توڑ دیا اس نے اسلام کی رسی گردن سے نکال پھینکی (اہل سنن)

(۷۳۹) کبائر میں سے یہ بھی ایک کبیرہ گناہ ہے کہ انسان مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالے اور بیعت کو توڑ دے۔ (ابن ابی حاکم)

(۵۸) ظلم، ظالموں کی اعانت اور حاشیہ نشینی

(۷۴۰) اے میرے بندو میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام کیا ہے تم پر بھی ظلم حرام ہے۔ دیکھو کسی پر ظلم مت کرنا (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ وغیرہ)

(۴۱) ظالم کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ نہ اس کی طلب سے بارش ہوتی ہے نہ خدا کی جانب سے امداد نازل ہوتی ہے (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ بارش ایسی ضروری چیز ہے کہ اس میں ہر بندے کی دعا قبول ہوجاتی ہے لیکن ظالم اگر پانی بھی مانگے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

(۴۲) ظلم سے بچو۔ ظلم قیامت کے دن ایک اندھیرا ہے۔ (مسلم)

(۴۳) ظالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہے)

(۴۴) اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو پھر نہیں چھوڑتا۔ پھر یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ○

(۴۵) ظالم کی نیکیاں مظلوم کو مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائینگے (احمد طبرانی)

(۴۶) اگر کسی کا کسی پر کوئی حق ہو کسی نے کسی پر ظلم کیا ہو یا آبروریزی کی ہو تو اس کو دنیا ہی میں معاف کرالو۔ قیامت میں روپیہ پیسے سے بدلہ نہیں لیا جائیگا بلکہ وہاں ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اور جب نیکیاں باقی نہ رہیں گی تو مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔ (بخاری، ترمذی)

(۴۷) مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ فرمایا وہ مفلس نہیں ہے بلکہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں روزہ، نماز اور زکوٰۃ کا ڈھیر لیکر آئے لیکن اس نے دنیا میں کسی پر ظلم کیا تھا، کسی کو گالی دی تھی، کسی پر تہمت لگائی تھی، کسی کو قتل کیا تھا یا اور کسی قسم کی تکلیف پہنچائی تھی تو قیامت میں اسکی تمام نیکیاں مظلوم کو دلوادی گئیں اور مظلوم کے گناہ اس کی گردن پر رکھ دیئے گئے اور پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا گیا۔ حقیقی مفلس یہ ہے اور اس سے بڑھکر کون مفلس ہوسکتا ہے۔ (مسلم۔ ترمذی)

(۴۸) مظلوم کی بددعا جو ظالم کے حق میں ہو بادلوں کے اوپر اٹھائی جاتی ہے

آسمانوں کے دروازے اس دعا کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیری امداد ضرور کرونگا۔ اگرچہ کچھ وقفہ سے ہو (احمد۔ ترمذی)

(۷۴۹) مظلوم کی دعا سے بچو یہ دعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔ (حاکم)

(۷۵۰) قسم ہے مجھکو عزت اور جلال کی میں جلدی یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لونگا اور اس سے بھی بدلہ لونگا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا۔ (ابوالشیخ)

(۷۵۱) جو شخص بادشاہ کے دروازے پر آیا وہ فتنہ میں مبتلا ہوا۔ بندہ جتنا کسی بادشاہ سے قریب ہوتا ہے اتنا ہی خدا سے دور ہو جاتا ہے (احمد)

(۷۵۲) کعب بن عجرہ سے فرمایا۔ خدا تجھے امارت سفہا سے بچائے۔ انہوں نے کہا سفہا کون لوگ ہیں۔ فرمایا میرے بعد کچھ امیر ہونگے جو نہ تو میری ہدایت پر چلیں گے نہ میری سنت پر عمل کریں گے جس نے ایسے امرا کی تصدیق کی، ان کے ظلم میں ان کی امداد کی تو ایسا شخص نہ ہمارا ہے نہ ہم اسکے ہیں یہ شخص میرے حوض پر قیامت کے دن نہ آسکے گا (ابوداؤد)

(۷۵۳) جو لوگ ظالم امراء کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں ان کا انجام سخت خراب ہوگا، نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا نہ وہ میرے حوض پر آئینگے خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔ (اہل سنن)

(۷۵۴) جس نے کسی ظالم کی باطل پر مدد کی تاکہ حق کو مٹائے تو اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ ایسے شخص سے بری ہے (طبرانی)

(۷۵۵) جو ظالم کے ہمراہ اسکی اعانت کیلئے چلا وہ اسلام سے نکل گیا۔ (طبرانی)

(۵۹) حد قائم کرنے میں مداہنت

(۷۵۶) بلا خوف لومۃ لائم حدود قائم کرو۔ اللہ کی حد قائم کرنے میں قریب و بعید کا خیال نہ کیا جائے (ابن ماجہ) مراد یہ ہے کہ اپنے اور بیگانوں میں کوئی فرق نہ کیا جائے بلکہ جو قصور

کرے اس پر حد لگائی جائے۔

(۷۵۷) مخزومیہ قریشیہ جو ایک عزت دار عورت تھی اس نے ایکدفعہ چوری کر لی تھی حضرت اسامہ نے اس کے حق میں سفارش کرنی چاہی تو اسامہ کے جواب میں ارشاد فرمایا تو اللہ کی حد میں سفارش کرنا چاہتا ہے۔ تم سے پہلے اسی قصور میں لوگ ہلاک ہوئے کہ جب کوئی غریب آدمی قصور کرتا تو اس پر حد جاری کرتے اور اگر کوئی عزت دار آدمی گناہ کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔ (صحاح) مطلب یہ ہے کہ حد جاری کرنے میں کسی کی رعایت نہ کیجائے۔

(۷۵۸) جس کسی کی سفارش اللہ کی حد جاری کرنے میں حائل ہوئی تو وہ شخص ہمیشہ اللہ کے غضب اور غصہ میں گرفتار رہتا ہے یہانتک کہ اپنی سفارش سے باز آجائے (طبرانی۔ بطولہ)

(۷۵۹) جس نے اللہ تعالیٰ کی حد جاری کرنے میں سفارش کی تو اس نے اللہ کی حکومت میں مقابلہ کیا اور جس نے کسی مقدمہ میں مدعی یا مدعا علیہ کی اعانت کی اور بدون اس علم کے اعانت کی کہ حق کیا ہے اور کس کی جانب ہے تو وہ شخص اللہ کے غصہ میں گرفتار رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس امداد سے باز آجائے (طبرانی)

(۷۶۰) اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض کثرت سے مقدمہ بازی کرنے والا ہے (بخاری) بعض لوگ مقدمہ بازی کے عادی ہوجاتے ہیں اور عام طور سے بات بات پر مقدمے لڑاتے ہیں۔ اس حدیث میں ان کی مذمت ہے۔

(۶۰) ہتک محارم اللہ

(۷۶۱) جب کوئی خداوند تعالےٰ کی حرام کی ہوئی شے کا ارتکاب کرتا ہے تو خدا کو سخت غیرت آتی ہے (بخاری۔ مسلم) یہ امر کسقدر قابل افسوس ہے کہ بجائے مجرم کے خود اللہ تعالےٰ کو غیرت آئے۔ یہ فرمانا کہ خود پروردگار عالم کو غیرت آتی ہے تنبیہ کا بہترین طریقہ

اختیار کیا گیا ہے۔

(۷۶۲) میں اپنی امت کے بعض لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت میں بڑے بڑے پہاڑوں کے برابر نیک اعمال لیکر آئینگے لیکن خدا ان سب کو برباد کردیگا۔ حاضرین میں سے ثوبانؓ نامی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں کہیں ہم تو انمیں سے نہیں ہیں۔ فرمایا وہ تمہارے بھائی ہیں۔ ان کا گوشت پوست بھی تم ہی جیسا ہے۔ تمہاری طرح راتوں کو شب بیداری بھی کرتے ہیں لیکن خلوت میں اگر کوئی موقعہ مل جائے تو اللہ تعالےٰ کے محارم کی ہتک کر گزرتے ہیں (ابن ماجہ) یعنی تخلیہ میں خدا کی نافرمانی سے نہیں چوکتے

(۷۶۳) قلوب پر مہر لگا دینے والا عرش کے ساتھ لگا ہوا ہے جب کوئی اللہ تعالےٰ کے محارم کی ہتک کرتا ہے اس کے معاصی کا ارتکاب کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی شخص جری و بیباک ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس فرشتے کو حکم دیتا ہے اور وہ اس قسم کے نافرمان، جری اور بیباک لوگوں کے قلب پر مہر لگا دیتا ہے۔ پھر انسان کو بُرے اور بھلے کا شعور بھی باقی نہیں رہتا (بزار، بیہقی)

(۶۱) مسلم کی پردہ دری اور اس کو عار دلانا

(۷۶۴) جب کسی شخص نے اپنے بھائی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی پردہ پوشی کریگا اور جب کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کی تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی پردہ دری کریگا یہاں تک کہ اس کے مکان میں رسوا کردیگا۔ (ترمذی)

(۷۶۵) اے لوگو تم زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہو لیکن تمہارے قلب میں اسلام نے جگہ نہیں پکڑی۔ دیکھو مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ اور لوگوں کے خفیہ عیوب کے پیچھے مت لگو۔ جو لوگ مسلمانوں کے خفیہ عیوب کی تلاش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ بھی ان کے عیوب کے درپے ہو جاتا ہے اور خدا جس کے درپے ہو جاتا ہے تو اس کو اس کے کجاوے میں

رسوا کر دیتا ہے (ترمذی) مطلب یہ ہے کہ خدا کی رسوائی سے محفوظ رہنا محال ہے۔ کوئی کتنا ہی چھپ کر گناہ کرے لیکن خدا اس کو رسوا کر دیتا ہے۔

(۷۶۶) حضرت معاویہ کو ارشاد فرمایا اگر تو لوگوں کے خفیہ عیوب کی تلاش شروع کر دے تو تو انکو تباہ کر دیگا (ابو یعلی) مطلب یہ ہے کہ عیوب کے افشا سے پھر بیغیرت ہو جائینگے جب تک کوئی گناہ چھپا رہتا ہے تو آدمی ڈرتا ہے لیکن جب کھل گیا تو پھر بیباک ہو جاتا ہے اور بجائے خفیہ کے علانیہ جرائم شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے لوگوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دینا چاہیئے۔ خواہ مخواہ کسی گنہگار کا پیچھا نہیں کرنا چاہیئے

(۷۶۷) اپنے بھائی مسلمان کے خفیہ عیب پر اس کو عار نہ دلا۔ مبادا خدا تجھ کو اس میں مبتلا کر دے اور اسپر رحم کرے (ترمذی)

(۷۶۸) جس نے اپنے بھائی مسلمان کو اس کے گناہ پر عار دلائی تو جب تک یہ عار دلانے والا خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے اسکو موت نہ آئیگی۔ (ترمذی) مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اس کے گناہ پر بلا وجہ ذلیل کرنا اور اس کو رسوا کرنا یہ موجب اپنی ذلت اور رسوائی کا ہے۔

(۶۴) رشوت

(۷۶۹) خدا تعالیٰ لعنت کرے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر (ابو داؤد ترمذی)

(۷۷۰) رشوت دینے والا لینے والا جہنم میں ہے۔ (طبرانی)

(۷۷۱) رشوت دینے والا لینے والا دلوانے والا تینوں دوزخ میں ہیں (احمد۔ بزار۔ طبرانی)

(۷۷۲) رشوت لینا کفر کے حکم میں ہے۔ لوگوں میں رشوت کا طریقہ حرام کا طریقہ ہے۔ (طبرانی)

(۷۷۳) جس قوم میں زنا پھیلا اس میں قحط پڑا اور جس قوم میں رشوت پھیلی اس پر رعب طاری کیا گیا۔ (احمد)

(۷۷۴) جو شخص کسی قوم کا والی اور قاضی مقرر ہوا تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا ہوگا۔ پھر اگر وہ راشی نہ تھا اور اس کے تمام فیصلے حق پر مبنی تھے تو وہ آزاد کر دیا جائے گا لیکن اگر وہ راشی تھا اور لوگوں سے مال لیکر فیصلے حق کے خلاف کرتا تھا تو اس کو جہنم میں پھینک دیا جائیگا اور پانچسو برس کی راہ کے مثل گہرائی میں جا پڑیگا (طبرانی)

(۷۷۵) عمال جو ہدایا لیتے ہیں وہ خیانت ہے (احمد)

(۷۷۶) جس شخص نے کسی شخص کی سفارش کی پھر سفارش کرانیوالے سے اس نے کوئی ہدیہ قبول کر لیا تو اس نے اپنے اوپر سود کے دروازوں میں سے ایک بہت بڑا دروازہ کھول لیا۔ (ابوداؤد)

(۶۳) خالق کے مقابلہ میں مخلوق کو ترجیح دینا

(۷۷۷) جس نے لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے اللہ کو ناراض کیا تو اللہ تعالیٰ بھی ایسے نالائق سے ناراض ہو جاتا ہے اور جن لوگوں کی خاطر خدا کو ناراض کیا تھا وہ بھی راضی نہیں رہتے۔ (طبرانی)

(۷۷۸) جس نے کسی ایسے کام سے بادشاہ کو راضی کیا جو خدا کے غصہ کا موجب تھا تو یہ شخص دین سے باہر ہو گیا۔

(۷۷۹) جس نے خدا کی نافرمانی کر کے لوگوں سے تعریف اور مدح حاصل کی تو یہی تعریف کرنے والے ایکدن اس کی مذمت کرینگے۔ (بزار)

(۷۸۰) جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو دوست بنایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے وہ اس طرح ملاقات کریگا کہ خدا اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ (طبرانی)

(۷۸۱) جس نے خدا کو راضی کرنے کیلئے لوگوں کے ناراض ہونے کی پرواہ نہ کی

توخدا اس بندے کی حمایت کیلئے کافی ہے اور جس نے لوگوں کے خوش رکھنے کی فکر اور خدا کی خفگی کا کوئی خیال نہ کیا تو خدا تعالیٰ ایسے بندے کو لوگوں ہی کے حوالے کر دیتا ہے اور اپنی حمایت اس سے اٹھا لیتا ہے۔ (ابن حبان)

(۶۴) شراب

(۷۸۲) زانی زنا کے وقت، چور چوری کے وقت، شرابی شراب پینے کے وقت مومن نہیں ہوتے (صحاح)۔ یعنی ان افعال قبیحہ کے ارتکاب کے وقت ایمان نکل کر سایہ کی طرح اوپر ہوجاتا ہے اور جب ان افعال کے مرتکب فارغ ہوجاتے ہیں تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے۔ سایہ کی طرح سر پر ایمان کا قائم ہوجانا یہ بھی ایک شفقت ہے۔ ورنہ غضب الٰہی ٹوٹ پڑتا۔

(۷۸۳) شراب پر، پینے اور پلانے والے پر، خریدنے اور بیچنے والے پر، بنانیوالے اور بنوانے والے پر، اٹھا کر لے جانے والے اور جس کے لئے لیجائی جائے اور جو اس کی آمدنی کھائے ان سب پر اللہ کی لعنت ہے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

(۷۸۴) شراب اور اسکی قیمت کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، مُردار جانور اور اسکی قیمت کو اللہ نے حرام کیا ہے، سوئر کو اور اسکی قیمت کو اللہ نے حرام کیا ہے (ابوداؤد)

(۷۸۵) جو شخص شراب بیچتا ہے وہ سوئر کو کیوں حلال نہیں سمجھ لیتا۔ (ابوداؤد) یعنی دونوں کا حکم یکساں ہے۔

(۷۸۶) اس امت کے بعض افراد راتدن شراب اور لہو لعب میں گزاریں گے تو ایکدن صبح کو یہ لوگ بندر اور سوئر کی صورتوں میں مسخ کر دیئے جائینگے ان میں خسف بھی ہوگا۔ (زمین میں دھنسنا) ان پر آسمان سے پتھر بھی برسیں گے۔ لوگ کہیں گے آج کی رات فلاں محلہ دھنس گیا، آج کی رات فلاں گاؤں زمین میں دھنس گیا۔ ان پر لوط کی قوم

کی طرح پتھر برسیں گے اور قوم عاد کی طرح آندھیوں سے تباہ کئے جائینگے۔ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پئیں گے، سود کھائینگے۔ ریشمی لباس استعمال کریں گے گانے والیاں ان کے پاس جمع ہوں گی اور قطع رحم کریں گے (احمد۔ ابن ابی الدنیا)
مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کا فسق و فجور ان کے ہاں رائج ہوگا۔

(۸۷) جس نے زنا کیا یا شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایمان اس طرح چھین لیتا ہے جس طرح کسی سے اس کے کپڑے اتروا لئے جائیں (حاکم)

(۸۸) ہر نشہ کی چیز شراب ہے اور جس سے سکر ہوتا ہے وہ حرام ہے (اصحاب سنن)

(۸۹) جس نے یہاں شراب پی وہ جنت کی شراب سے محروم رہیگا۔ مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے شراب سے توبہ نہ کی وہ آخرت کی شراب سے محروم ہے

(۹۰) تین آدمی جنت میں نہیں جا سکتے۔ ایک شراب کا عادی، دوسرا قاطع رحم تیسرا جادو کی تصدیق کرنے والا۔ جو شراب سے توبہ کئے بغیر مر جائیگا اسکو قیامت میں غوطہ کا پانی پلایا جائیگا کسی نے دریافت کیا غوطہ کیا ہے۔ فرمایا غوطہ ایک نہر ہے جس میں زانیوں کی شرمگاہ کا کچلہو بہتا ہے۔ شرابیوں میں اس قدر بدبو ہوگی کہ اس سے اہل دوزخ بھی پریشان ہو جائیں گے (احمد۔ ابویعلی۔ ابن حبان)

(۹۱) چار شخصوں کے متعلق اللہ نے اپنے اوپر یہ حق مقرر کرلیا ہے کہ ان کو جنت میں نہ بھیجے گا نہ ان کو جنت کی نعمتوں میں سے کوئی حصہ ملیگا (۱) شراب کا عادی (۲) سود خوار (۳) یتیم کا مال کھانیوالا (۴) ماں باپ کا نافرمان۔ (حاکم)

(۹۲) دائم الخمر جب مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اسی طرح ملاقات کرتا ہے جس طرح کسی بت پرست سے ملاقات کرتا ہے (احمد)

(۹۳) تین شخصوں پر جنت حرام ہے۔ شراب کا عادی، ماں باپ کا نافرمان دیوث جو اپنے اہل میں گندی باتوں کو دیکھکر چشم پوشی کرتا ہے (احمد۔ نسائی۔ بزار)

(۷۹۴) جنت کی ہوا پانچسو برس کی راہ تک پہنچتی ہے لیکن شرابی، ماں باپ کا نافرمان اور احسان جتانے والا اس سے محروم ہے (طبرانی)

(۷۹۵) شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے۔ (حاکم)

(۷۹۶) ایک دفعہ شراب پینے سے چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ان چالیس دن میں اگر موت آگئی تو جاہلیت کی موت مرا۔ (طبرانی)

(۷۹۷) اللہ نے یہ عہد کیا ہے کہ شرابی کو طینۃ الخبال پلائیگا کسی نے پوچھا طینۃ الخبال کیا ہے فرمایا دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا پگھلا ہوا اور پسینہ (مسلم۔ نسائی)

(۷۹۸) کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پیئیں گے۔ ان کے پاس گانے والیوں کا اجتماع ہوگا۔ مزامیر سنتے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ انکو زمین میں دھنسا دیگا اور سوئر اور بندر کی صورتوں میں مسخ کر دیگا (ابن ماجہ۔ ابن حبان)

(۷۹۹) فرمایا میری امت میں خسف بھی ہوگا اور مسخ بھی ہوگا۔ کسی نے پوچھا یہ کب ہوگا فرمایا جب گانا بجانا اور شراب پینا شروع ہوجائیگا۔ (طبرانی)

(۸۰۰) تین بار سزا دینے کے بعد اگر پھر کوئی شراب پیئے تو قتل کر ڈالو (ترمذی)

(۸۰۱) اگر کوئی شراب پی کر مرگیا تو کافر مرا (نسائی)

(۸۰۲) اگر کوئی شراب پی کر اسی حالت میں مرگیا تو جہنم میں گیا (ابن حبان)

(۸۰۳) اگر کسی نے دنیا کو نشہ کی حالت میں چھوڑا تو وہ قبر میں بھی مدہوش رہیگا۔ اور اس کا حشر بھی نشہ کی حالت میں ہوگا۔ پھر اسکو جہنم میں داخل ہونیکا حکم دیا جائیگا جہنم میں ایک نہر ہے جس میں پیپ لہو بہتا ہے۔ اس نہر سے اس شخص کو کھولتا ہوا پگھلا ہو پلایا جاتا رہیگا۔ جب تک زمین و آسمان کا وجود باقی ہے (اصبہانی) یعنی اس عالم کا زمین و آسمان۔ مدعا یہ ہے کہ مدت دراز تک۔

(۸۰۴) جب میری امت میں پانچ باتیں شروع ہوجائینگی تو یہ تباہ کر دیجائیگی

(۱) آپس میں ایکدوسرے پرلعنت کرنا (۲) شراب کا بکثرت پینا (۳) ریشمی کپڑوں کا پہننا (۴) گانیوالیوں کی کثرت اوران کا اجتماع (۵) مردوں کا مردوں اور عورتوں کا عورتوں سے اپنی خواہش پوری کرلینا۔ یعنی لواطت ومساحقت (اغلام وچپٹی بازی) بیہقی

(۸۰۵) شرابی قیامت میں پیاسا ہوگا۔ (احمد۔بطولہ)

(۶۵) طاعون، جہاد اور اس کے متعلقات

(۸۰۶) جس شخص نے تیراندازی کو سیکھ کر پھر بے رغبتی اور بے پرواہی سے ترک کردیا تواس نے نہ صرف خدا کی ایک نعمت کو چھوڑ دیا بلکہ سخت کفران نعمت کیا۔ (ابوداؤد۔نسائی)

(۸۰۷) جس نے تیراندازی کو سیکھ کر پھر اس کو بھلادیا تو اس نے ایک بہت بڑی نعمت کا انکار کیا۔ (بزار۔طبرانی)

(۸۰۸) جس نے تیراندازی کو سیکھکر پھر چھوڑ دیا اس نے نافرمانی کی اور وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلم۔ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ جہاد کیلئے آدمی ہر وقت تیار رہے اور جو چیزیں لڑائی کے وقت کام آتی ہیں ان کا استعمال کرتا رہے۔ اسی تیراندازی کے حکم میں گھوڑے کی سواری، پٹا، بنوٹ اور تلوار وغیرہ بھی شامل ہیں۔

(۸۰۹) جو شخص ایسی حالت میں مرا کہ نہ تو اس نے ساری عمر کبھی جہاد کیا نہ کبھی دل میں جہاد کا ارادہ کیا تو یہ شخص نفاق کی علامتوں میں سے ایک علامت پر مرا (مسلم۔ابوداؤد۔وغیرہ)

(۸۱۰) جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی غازی کیلئے سامان مہیا کیا اور نہ کسی مجاہد کے بال بچوں کی اس کے پیچھے خبر لی تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اس شخص پر کوئی آفت نازل کریگا۔ (ابوداؤد)

(۸۱۱) جس نے قیامت میں اللہ سے ملاقات کی ایسی حالت میں کہ اس پر جہاد کا کوئی اثر نہیں تھا یعنی نہ کبھی جہاد کیا تھا اور نہ کبھی جہاد کی نیت کی تھی تو ایسے شخص میں ایک

قسم کا نقصان ہوگا (ترمذی۔ ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کے سامنے اس کوتاہی کے باعث شرمندہ اور خفیف ہوگا۔

(۸۱۲) سات چیزیں مہلکات سے ہیں منجملہ ان کے ایک جہاد کے میدان سے بھاگنا ہے (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد) یہ حدیث کئی بار آچکی ہے اس لئے ہم نے صرف ایک ٹکڑا نقل کیا ہے۔

(۸۱۳) بڑے بڑے گناہ سات ہیں ان میں سے ایک جہاد کے میدان سے بھاگنا ہے (بزار)

(۸۱۴) تین گناہ ایسے بڑے ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ ایک شرک کرنا، دوسرے ماں باپ کی نافرمانی کرنا تیسرے جہاد سے بھاگنا (طبرانی)

(۸۱۵) میدان جہاد سے بھاگنے کا کوئی کفارہ نہیں (احمد) مطلب یہ ہے کہ اگر کفار کی تعداد مسلمانوں سے دوگنی ہو تو ان کے مقابلہ سے بھاگنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے لیکن اگر کفار کی تعداد دو چند سے زائد ہو اور پھر کوئی مسلمان اپنی کمزوری سے بھاگ جائے تو وہ اس سزا کا مستحق نہیں ہے۔ اگرچہ ایسی حالت میں بھی بھاگنا برا ہے۔ اگر قلت تعداد کے باوجود مسلمان بھاگیں نہیں اور قتل ہو جائیں تو شہادت کا ثواب پائیں گے۔ ان احادیث میں جو وعید ذکر کی گئی ہے وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو کفار کی دو چند یا دو چند سے کم تعداد کے مقابلہ میں بھاگ جائیں۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

جو شخص بدون کسی جنگی مصلحت کے میدان جنگ سے بھاگ جائے تو وہ اللہ کا غضب سمیٹ لیتا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے جو عذاب کے اعتبار سے بہت بری جگہ ہے

(۸۱۶) طاعون پر صبر کرنیوالا شہادت کا ثواب پاتا ہے۔ طاعون کے خوف

سے بھاگنے والا بھی ایسا ہی ہے جیسے کوئی میدان جہاد سے بھاگا (احمد، ابوداؤد، طبرانی)

(۸۱۷) جس شخص نے طاعون والی بستی میں صبر کیا اور بستی چھوڑ کر نہیں بھاگا تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مجاہد فی سبیل اللہ۔ اگر طاعون سے مرگیا تو شہید ہوگا لیکن اگر طاعون کے خوف سے بھاگ نکلا تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی میدان جہاد سے بھاگ جائے (ابوداؤد) مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بستی میں طاعون پھیل جائے اور یہ شخص وہاں موجود ہو تو وہاں سے گھبرا کر بھاگے نہیں بلکہ قضا و قدر پر ایمان رکھے زندگی اور موت کا مالک حقیقی طور پر خدا تعالیٰ ہی ہے۔

(۸۱۸) کرکرہ نامی شخص کا انتقال ہوگیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ لوگ اس کی وجہ تلاش کرنے کے لئے نکلے تو معلوم ہوا کہ اس نے مال غنیمت میں سے ایک عبا کی خیانت کی تھی (بخاری)

(۸۱۹) ایک صحابی خیبر کی جنگ میں شہید ہوگئے تھے تو آپ نے ان پر نماز پڑھنے سے انکار کردیا۔ نماز جنازہ کے اس انکار سے صحابہؓ سخت پریشان ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا اس تمہارے دوست نے خیانت کی ہے۔ لوگوں نے تلاش کیا تو اس کے سامان میں سے ایک ہار نکلا جو بہت ہی معمولی قیمت کا تھا (مالک، احمد، ابوداؤد، وغیرہ)

(۸۲۰) خیبر کی جنگ میں جو لوگ شہید ہوئے تھے انکے متعلق صحابہ آپس میں ذکر کررہے تھے کہ فلاں فلاں شخص شہید ہوگیا اور فلاں فلاں آدمی شہید ہوگئے۔ شہداء میں سے ایک شخص کے نام پر سرکار نے فرمایا کہ نہیں وہ تو شہید نہیں ہوا میں نے تو اسکو جہنم میں دیکھا ہے صحابہ کو اس پر سخت حیرت ہوئی تو سرکار نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں اس نے مال غنیمت میں سے ایک چادر یا ایک عبا چھپائی تھی۔ پھر فرمایا لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ جنت میں سوائے ایمان والوں کے کوئی دوسرا نہ جائیگا (مسلم، ترمذی)

(۸۲۱) میری امت میں اگر خیانت نہ ہوتی تو ان کا کوئی دشمن ہی پیدا نہ ہوتا (طبرانی)

(۸۲۲) ایک شخص خیانت کی سزا سنکر اپنے سامان میں سے جوتی کے دو تسمے لے آیا اور حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دو تسمے میں نے مال غنیمت میں سے چھپائے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ تسمے جہنم کی آگ کے تسموں میں سے ہیں (بخاری۔ مسلم)

(۸۲۳) جنت میں وہی شخص جا سکتا ہے جو قیامت میں تین چیزوں سے پاک ہوکر آئے۔ تکبر سے، خیانت سے، اور قرض سے (نسائی۔ ابن حبان)

(۸۲۴) مال غنیمت میں اگر کسی شخص نے خیانت کی اور اس خیانت کرنے والے کو کسی شخص نے چھپایا تو وہ بھی اسی کے حکم میں ہے (ابوداؤد)

(۸۲۵) مال غنیمت جو کفار سے لوٹا جاتا ہے اس کو امام کے پاس جمع کرنا چاہیے امام کے پاس جمع کرنے اور امام کے تقسیم کرنے سے پہلے اگر کسی نے اس میں سے کچھ نکال لیا تو انتہائی خائن اور سخت گنہگار ہوگا۔

(۸۲۶) جس شخص نے کسی کافر کو امن دیا اور امن دینے کے بعد پھر اس کو تکلیف پہنچائی یا اس پر ظلم کیا یا اس کا مال چھین لیا تو قیامت میں اس مظلوم کی طرف سے میں اس ظالم سے جھگڑا کروں گا (ابوداؤد)

(۸۲۷) جس نے کسی کافر کو میدان جہاد میں امن دیا۔ پھر اس کو قتل کر ڈالا تو میں اس سے بری ہوں۔ (ابن حبان)

(۸۲۸) کسی انسان سے معاہدہ کرنیکے بعد بلا وجہ اس کو قتل کر دینے والا قیامت میں جنت کی خوشبو سے محروم ہے حالانکہ جنت کی خوشبو سو سال کی راہ تک پہنچتی ہے (ابوداؤد) مطلب یہ ہے کہ یہ شخص جنت سے انتہائی دور ہوگا۔

(۸۲۹) جس نے کسی کافر کو امن دیا اور اس سے عہد کیا اور باوجود امن دینے اور عہد کرنے کے پھر اسے قتل کر ڈالا تو اس شخص کو جنت کی خوشبو بھی میسر نہ ہوگی۔ (ابن حبان)

(٦٦) غیر خدا کی قسم کھانا

(۸۳۰) جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری شے کی قسم کھائی تو وہ کافر ہوا یا مشرک (ترمذی)

(۸۳۱) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی شے کی قسم کھانا شرک ہے۔ (حاکم)

(۸۳۲) جس نے قسم کھاتے وقت یہ کہا اگر یہ واقعہ ہوا ہو تو میں اسلام سے بری ہوں اگر قسم جھوٹی تھی تو یہ شخص ایسا ہی ہو گیا یعنی اسلام سے نکل گیا لیکن اگر سچی تھی تو بھی یہ شخص سلامتی کے ساتھ اسلام کی طرف نہیں لوٹتا (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) مطلب یہ ہے کہ اگر قسم سچی بھی ہو تب بھی اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے نہیں چاہئیں۔

(۸۳۳) جس شخص نے قسم کھاتے وقت یہ کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں یہودی ہوں یا نصرانی یا اسلام سے بری ہوں تو اس شخص نے جیسا کہا ویسا ہی ہو گیا۔ خواہ وہ نماز پڑھتا رہے روزے رکھتا رہے (ابویعلیٰ۔ حاکم)

(۸۳۴) ایک شخص کو حضورؐ نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ اگر یہ چیز نہ ہو تو میں یہودی ہوں یہ فقرہ سنکر حضورؐ نے فرمایا کہ اس نے یہودیت کو واجب کر لیا (ابن ماجہ)

(۸۳۵) جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب پر جھوٹی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا (مالک۔ بخاری۔ مسلم)

(۸۳۶) ایک شخص کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا۔ ارشاد فرمایا اپنے باپوں کی قسم مت کھاؤ۔ اگر قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کے نام کی قسم کھاؤ جو شخص اللہ کی قسم کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتا وہ اللہ کا نہیں ہے (ابن ماجہ)

(۸۳۷) جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے (ابوداؤد) مطلب یہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی شے بھی ہو اس کی قسم کھانی نہیں چاہیئے۔

(٦٧) دنیا کی محبّت

(۸۳۸) جو شخص دنیا کو حق کے ساتھ حاصل کرتا ہے اس کو دنیا میں برکت ہوگی اور جو بدون حرام وحلال کی تمیز کئے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کے لئے سوائے آگ کے کچھ نہیں ہے (طبرانی)

(۸۳۹) تھوڑی دنیا جو انسان کی ضرورت کے لئے کافی ہے وہ بہتر ہے اس سے کہ انسان بہت سا مال حاصل کرے اور وہ مال انسان کو خدا کی یاد سے غافل کردے (احمد)

(۸۴۰) ایک مری ہوئی بکری جس کو لوگوں نے پھینک دیا تھا، دیکھکر فرمایا دنیا خدا کے نزدیک اس مری ہوئی بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے (احمد)

(۸۴۱) دنیا اور دنیا کے اندر جو کچھ ہے سب ملعون ہے مگر خدا کا ذکر یا عالم اور طالب علم (ابن ماجہ۔ بیہقی)

(۸۴۲) دنیا کا بندہ، روپے پیسے کا بندہ، لباس کا بندہ ہلاک ہو۔ دنیا مل جاتی ہے تو خوش ہوتا ہے اور نہیں ملتی تو خفا ہوتا ہے ایسا بندہ ہلاک ہو، سرنگوں ہو اس کے کوئی کانٹا چبھے تو نکالا نہ جائے (بخاری)

(۸۴۳) دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے (حاکم)

(۸۴۴) جو کوئی پانی پر چلتا ہے اس کے پاؤں ضرور بھیگتے ہیں۔ اسی طرح صاحب دنیا گناہوں سے سلامت نہیں رہ سکتا (بیہقی)

(۸۴۵) ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے۔ میری امت کا فتنہ مال ہے (ترمذی)

(۸۴۶) جس کی تمام توجہ دنیا ہی کے حاصل کرنے میں صرف ہوئی اس پر میرا پڑوس حرام ہوگیا۔ میں دنیا کے مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اہل دنیا کو دنیا دار بنانے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ (طبرانی)

(۸۴۷) مجھے تم پر محتاجی کا ڈر نہیں ہے مجھے دنیا کا ڈر ہے اگر اس کے دروازے تم پر کھل گئے اور تم اس کی طرف متوجہ ہوگئے تو پھر اسی طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے ہلاک ہو گئے (بخاری مسلم)

(۸۴۸) شیطان کہتا ہے کہ مالدار مجھ سے بچکر نہیں جا سکتا تین باتوں میں سے ایک نہ ایک بات میں ضرور مبتلا ہوجاتا ہے یا مال کو حرام سے حاصل کرتا ہے یا بیجا اور غیر حق میں خرچ کرتا ہے یا صحیح جگہ خرچ کرنے سے بخل کرتا ہے۔ (طبرانی)

(۸۴۹) میں نے دوزخ میں دیکھا تو اکثر اہل نار مالداروں اور عورتوں کو پایا۔ (احمد)

(۸۵۰) جب کسی قوم پر دنیا کی دولت وسیع ہوئی تو اس میں بغض وعداوت کا بیج ڈال دیا گیا۔ (احمد)

(۸۵۱) مالداروں کے پاس کم جایا کرو ورنہ خدا کے احسانات کی قدر جاتی رہے گی۔ (حاکم)

ان تمام احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا کو ناجائز طریقہ سے حاصل کرے یا اس قدر عیش وتنعم کے سامان جمع کرے کہ جس سے دین کو نقصان پہنچتا ہو تو وہ شخص ان تمام مواعید کا مستحق ہوگا جن کا ذکر ان احادیث میں کیا گیا ہے۔

(۶۸) پند ونصائح کا ترک

(۸۵۲) لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب نازل کرے۔ اگر عذاب نازل ہوگیا تو پھر تم دعا بھی کروگے تو قبول نہ ہوگی (ترمذی)

(۸۵۳) اگر کوئی شخص ایسی قوم میں ہے کہ وہ قوم گناہ کرتی ہے اور یہ باوجود قدرت کے

وہ گناہ نہیں مٹاتا تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے ان سب پر عذاب نازل کریگا۔ (ابوداؤد)

(۸۵۴) جب کسی بستی میں گناہ ہوتا ہے تو وہ شخص وہاں موجود ہو لیکن وہ لوگوں کو اس گناہ سے منع نہ کرے اور نہ اس کو دل سے برا جانے تو وہ گنہگاروں کے حکم میں ہے لیکن جو شخص اپنی استطاعت کے موافق لوگوں کو روکتا ہے اور گناہ کو دل سے بُرا جانتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ گویا وہ ان میں موجود ہی نہیں (اصحاب سنن)

(۸۵۵) جو شخص چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ابن حبان)

(۶۹) ارتکاب صغائر

(۸۵۶) چھوٹے چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھو۔ یہ جب جمع ہو جاتے ہیں تو انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں (احمد)

(۸۵۷) چھوٹے گناہوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قافلہ جنگل میں ٹھیرا اور ہر شخص ایک ایک دو دو لکڑی جنگل میں سے چن لایا۔ ان لکڑیوں کے ڈھیر سے اتنی آگ حاصل ہو سکتی ہے کہ اسپر ہر چیز پکائی جا سکے اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ مل کر جب بہت ہو جاتے ہیں تو وہ ہلاکت کے لئے کافی ہو جاتے ہیں (احمد)

(۸۵۸) چھوٹے چھوٹے گناہوں پر بھی اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے تو انسان کا عذاب سے بچنا ناممکن ہے اس لیے چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ سمجھو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (حاکم بطولہ) وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

اگر خدائے تعالیٰ لوگوں سے انکے اعمال پر مواخذہ شروع کر دے تو زمین پر ایک بھی باقی نہ رہے لیکن اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک وقت مقررہ تک ڈھیل دیتا ہے

(۷۰) طلب تعظیم

(۸۵۹) خدا اس شخص پر لعنت کرے جو کسی مجلس کے بیچوں بیچ جا کر بیٹھے (ابوداؤد احمد) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی مجلس میں آتے ہیں تو نمایاں جگہ بیٹھنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ تواضع اور آداب مجلس کیخلاف ہے۔

(۸۶۰) جس نے اہل مجلس کی بلا اجازت ان کی گردنوں کو پھلانگ کر اندر گھسنے کی کوشش کی وہ نافرمان ہے (طبرانی) یعنی اگر لوگ خود خواہش کریں تو مضائقہ نہیں مگر خود پھلانگ کر نمایاں جگہ حاصل کرنی نہیں چاہیئے۔

(۸۶۱) جو شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ لوگ اس کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے رہیں یا اس کی تعظیم کریں تو وہ اپنی جگہ جہنم میں بناتا ہے (ابوداؤد)

(۸۶۲) لوگوں نے آپ کی تعظیم کی اور آپ کے لئے کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کیا کرو یہ مسلمانوں کی رسم نہیں ہے بلکہ عجمیوں کی رسم ہے (ابن ماجہ) عجمیوں سے مراد غیر مسلموں کی رسم ہے۔

(۷۱) فاسق و منافق کی تعریف

(۸۶۳) منافق کو سید نہ کہو۔ اگر تم نے کسی منافق کو تعظیم کے الفاظ سے یاد کیا تو تم نے اپنے رب کو خفا کر دیا۔ (ابوداؤد)

(۸۶۴) کسی منافق کو اگر سید یا سردار کہا تو اس کی تعظیم سے خدا تعالیٰ سخت غضبناک ہوتا ہے (حاکم)

(۸۶۵) جب کسی فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کو غصہ آجاتا ہے اور اس کا عرش ہل جاتا ہے (بیہقی)

(۸۶۶) دین جس کا نام ہے وہ صرف محبت و عداوت پر موقوف ہے یعنی اچھوں سے محبت کرنا اور فاسقوں و منافقوں سے منافرت کرنا (حاکم)
(۸۶۷) جو شخص جس سے محبت کریگا قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔ (اہل سنن)
مطلب یہ ہے کہ اگر فساق و فجار سے دوستی کی تو قیامت میں حشر بھی اُنہی کے ساتھ ہوگا۔

(۷۲) شطرنج اور نرد بازی وغیرہ

(۸۶۸) جس نے نردشیر کا کھیل کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھوں کو سوئر کے خون میں رنگ لیا۔ (مسلم)
(۸۶۹) جس نے نردشیر کا کھیل کھیلا اس نے اپنے ہاتھوں کو سوئر کے خون اور گوشت میں غوطہ دیا۔ (ابن ماجہ)
(۸۷۰) جس نے کھیل کھیلا نردشیر کے ساتھ اسنے خدا کی نافرمانی کی (ابوداؤد)
(۸۷۱) کعبین سے لہو و لعب کرنا مجیوں کا جوا ہے (طبرانی) نردبازی ایک کھیل ہے جس میں ہار جیت ہوتی ہے۔ ہندوستان میں جیسے شطرنج، تاش اور مصر میں طولہ بھی اس ہی قسم کا ایک کھیل ہے۔ اہل مصر عام طور سے طولہ کا جوا کھیلتے ہیں
(۸۷۲) جو لوگ غیر کے مال پر خواہ مخواہ قبضہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کے لیے آگ ہے۔

(۷۳) آداب

(۸۷۳) جو شخص بغیر منڈیر کی چھت پر سویا تو اس سے اس کا ذمہ بری ہوگیا (ابوداؤد)
(۸۷۴) بغیر منڈیر کی چھت پر سونے والا اگر مرجائے گا تو اس کا خون رائیگاں ہے۔ (طبرانی)

(۸۷۵) طوفان کے موسم میں بلا ضرورت شرعی سمندر کا سفر کرنے والوں سے ذمہ بری ہوجاتا ہے۔ (بیہقی)

(۸۷۶) ایک شخص کو پیٹ کے بل سوتا دیکھ کر ٹھوکر ماری اور فرمایا اللہ تعالے اس طرح کے سونے کو دوست نہیں رکھتا (احمد)

(۸۷۷) پیٹ کے بل سونا اہل جہنم کا سونا ہے (ابن ماجہ)

(۸۷۸) پیٹ کے بل سونے کو اللہ تعالی مبغوض رکھتا ہے (ابن ماجہ)

(۸۷۹) دھوپ اور سایہ کے درمیان سونے کو شیطان کی مجلس فرمایا (احمد) مطلب یہ ہے کہ نصف حصہ جسم کا دھوپ میں ہو اور نصف سایہ میں ہو تو اس طرح سونا صحت کے لیئے مضر ہے۔

(۸۸۰) پیٹ کے بل سونا شیطان کا سونا ہے وہ اوندھا سویا کرتا ہے (ابن حبان)

(۸۸۱) جس گھر میں بلا ضرورت کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے (احمد طبرانی)

(۸۸۲) کھیت کی حفاظت اور شکار کے علاوہ جو شخص کتا پالتا ہے اس کے اجر میں روز کمی ہوتی رہتی ہے (مالک وغیرہ)

(۸۸۳) اپنی جان، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر بد دعا نہ کرو بہت ممکن ہے یہ بد دعا قبولیت کی ساعت میں واقع ہو اور جو تمہارے منہ سے نکلے ہے وہی ہوجائے (مسلم۔ ابو داؤد)

خاتمۃ الکتاب

توبہ اور اُس کے فضائل

چونکہ اس کتاب میں ان تمام افعال سیئہ کا احصا کیا گیا ہے جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن سے ان افعال کی مذمت اور برائی ظاہر ہوتی ہے اور ان افعال کا مرتکب شرعی حیثیت سے مجرم اور گنہگار ہوتا ہے۔ اگرچہ ان افعال میں بعض صغیرہ گناہ بھی ہیں لیکن اکثر کبیرہ گناہ ہیں۔ اس لئے میں خیال کرتا ہوں کہ اس کتاب کے آخری حصہ میں توبہ کے چند فضائل بھی ذکر کر دوں تاکہ مرض کے ساتھ ساتھ دوا کا تذکرہ بھی مفید ہو اور اس کتاب کے پڑھنے والوں سے اگر کسی وقت کسی گناہ کا بہ تقاضائے بشریت صدور ہو جائے تو وہ فوراً انابت الی اللہ اور توبہ کے ساتھ اس کا علاج کر لیں اور مرض کے ساتھ دوا کا استعمال بھی کر لیا جائے۔

صغیرہ گناہوں کا علاج

صغائر اور کبائر کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض علماء نے تو گناہ میں صغیرہ اور کبیرہ کی تقسیم ہی سے انکار کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک تمام گناہ خواہ وہ کسی درجہ کے ہوں کبیرہ ہی ہیں اس لئے ان حضرات نے گناہ کے صغیرہ ہونے ہی سے انکار کر دیا اگرچہ ان حضرات کا یہ قول مرجوح ہے اور اس کا منشاء صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ حق جل مجدہٗ کی رفعت شان کا لحاظ رکھتے ہوئے ان لوگوں نے اس قسم کا خیال ظاہر کیا ہے اس لئے کہ خدائے قدوس کی شان برتر و اعلیٰ کا مقتضا یہ ہے کہ اس کی چھوٹی سی نافرمانی کو بھی بڑا سمجھا جائے گناہ کتنا

ہی چھوٹا کیوں نہ ہو لیکن جب اس نافرمانی اور گناہ کا مقابلہ اللہ تعالیٰ کے جاہ وجلال سے کیا جائے تو یقیناً یہ کہا جائیگا کہ یہ گناہ بہت بڑا ہے اس لئے کہ بہت بڑے مالک کی نافرمانی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ جن علماء نے یہ خیال ظاہر کیا ہے ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے اور جمہور نے ان کی مخالفت کی ہے۔ جو لوگ اس قول کے مخالف ہیں انہوں نے جرائم شرعیہ کے دو حصے کئے ہیں۔ ایک صغیرہ دوسرا کبیرہ اور میں سمجھتا ہوں کہ جمہور کی یہ رائے اوفق بالقرآن والحدیث ہے۔ قرآن وحدیث کے مطالعہ سے اس قسم کی تقسیم ظاہر ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک بھی گناہوں کا درجہ متفاوت ہے۔ چنانچہ پانچویں پارے میں ارشاد ہوتا ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاتکم یعنی اگر تم لوگ اشیائے ممنوعہ میں سے کبیرہ گناہوں کو ترک کردو تو ہم صغیرہ کو معاف کردینگے اور صغائر پر مواخذہ نہ کیا جائے گا۔

سورۂ حجرات میں فرمایا ہے وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کفر و فسق اور عصیان۔

اسی طرح ستائیسویں پارے میں فرمایا ہے الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم اس آیت میں بھی لمم سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔

صغائر کی معافی کے لئے توبہ کی شرط نہیں ہے اس لئے کہ صغائر صرف نیک اعمال سے معاف ہوتے رہتے ہیں۔

جیسا کہ مسلم شریف میں ایک کھجور بیچنے والے کا قصہ مذکور ہے جس نے ایک عورت کے ساتھ سوائے جماع کے سب کچھ کیا تھا۔ اچھی کھجوروں کے بہانے سے اسے اندر لے گیا اور بوس وکنار وغیرہ کا ارتکاب کیا۔

جب یہ واقعہ حضور کی خدمت میں پیش کیا تو آپ خاموش رہے۔ مجرم جسقدر پریشان ہوتا رہا اور حد کا تقاضا کرتا رہا حضور نے اسی قدر بے اعتنائی کے ساتھ سکوت اختیار کیا یہاں تک کہ نماز کا وقت آگیا اور یہ شخص بھی نماز میں شریک ہوا۔ نماز کے بعد آپ نے مجرم کو بلا کر اطمینان دلایا اور فرمایا کہ نماز سے تیرا گناہ معاف ہوگیا۔ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے استدلال میں یہ آیت پڑھی ان الحسنات یذھبن السیات نیکیوں کی کثرت جرائم کی معافی کے لئے ضامن ہے۔ حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا حضور یہ صرف اسی شخص کیلئے ہے یا اس بشارت میں تمام مسلمان داخل ہیں۔ سرکار نے فرمایا تمام مسلمانوں کیلئے یہ حکم عام ہے۔ ہر صغیرہ گناہ نیکی سے معاف کردیا جاتا ہے۔

پس جن لوگوں سے صغائر کا ارتکاب ہوجائے ان کو چاہیئے کہ نیک اعمال کی کثرت کا خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ صغائر کو معاف کردیگا۔

کبیرہ کی تعریف

گناہوں کی اس تقسیم کے بعد کبیرہ گناہ کی تعریف میں بھی اہل علم کے اقوال مختلف ہیں۔ صاحب روضہ کے نزدیک کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے مرتکب کیلئے قرآن و حدیث میں کوئی سخت وعید آئی ہو۔

بغوی کے نزدیک کبیرہ وہ ہے جسپر شریعت میں کوئی حد بیان کی گئی ہو بعض کے نزدیک کبیرہ وہ گناہ ہے جسکی تحریم پر قرآن کی نص ہو یا اس کی تحریم پر اجماع ہو۔

ابن قشیری کا قول ہے کہ جس گناہ میں بے پروائی کیجائے اور گناہ کرنیوالا بے پروائی کیساتھ اسکو کر ڈالے وہ ہی کبیرہ ہے بعض متاخرین نے بھی اس قول کو پسند کیا ہے ماتریدی کا قول ہے کہ جس گناہ پر وعید آئی ہو اور اس کے کرنے والے پر حد واجب ہوتی ہو وہ کبیرہ ہے۔

حلیمی کا قول ہے کہ جو چیز بعینہ حرام ہو اور فی نفسہٖ نہی اس پر وارد ہوئی ہو وہ کبیرہ ہے

بعض کا قول یہ ہے کہ جن لوگوں کو قرآن نے لفظ تحریم کے ساتھ بیان کیا ہے صرف وہ کبیرہ ہیں۔ مثلاً حرمت علیکم المیتۃ والدم۔ وغیرہ

واحدی کا قول ہے کہ کبیرہ گناہ مخفی ہیں ان کا کوئی حصر یا ان کی کوئی تعریف نہیں کیجا سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کبائر کو گناہوں میں چھپادیا ہے تاکہ بندے تمام گناہوں سے بچتے رہیں

حضرت حسن بصری، ابن زبیر، مجاہد اور ضحاک وغیرہ کا قول یہ ہے کہ جس گناہ کے مرتکب کو آگ کے عذاب کا خوف دلایا گیا ہو وہ کبیرہ ہے۔

ابن عبدالسلام کا قول ہے کہ ہر گناہ کی خرابی کا مقابلہ ان گناہوں سے کیا جائے جن کی حرمت قرآن میں مذکور ہے۔ اگر مذکور مافی القرآن سے کم ہو تو صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ ہے

ابن صلاح کا قول ہے کہ جس گناہ کے مرتکب پر فسق یا لعنت وغیرہ کا اطلاق کیا جاسکے وہ کبیرہ ہے۔

ابن عباس کا قول ہے کہ جس گناہ کے ساتھ آگ، غضب، لعنت اور عذاب کا ذکر کیا گیا ہے وہ کبیرہ ہے۔

کبائر کی تعداد

کبیرہ کی تعریف میں چونکہ اختلاف ہے اسی وجہ سے کبائر کی تعداد میں بھی اقوال مختلف ہیں۔ بعض کے نزدیک کبائر کی تعداد صرف سات ہے۔

بعض کے نزدیک ان کی تعداد پندرہ[۱۵] اور بعض کے نزدیک چودہ[۱۴] ہے۔

ابن مسعود کے ایک قول میں کبائر کی تعداد تین[۳] اور دوسرے میں دس[۱۰] ہے اور ابن عباس کے نزدیک کبائر کی تعداد ستر[۷۰] ہے۔ سعید بن جبیر کے نزدیک ان کی تعداد سات سو تک ہے

شیخ الاسلام علائی نے تمام احادیث کے تتبع اور تلاش کے بعد کبائر کی تعداد پچیس بتائی ہے

ابوطالب مکی کے نزدیک سترہ ہیں۔ ویلمی نے ان گناہوں کی تعداد چالیس بتائی ہے۔
چونکہ کبائر کی تعریف میں اختلاف ہے اسلئے ان کی تعداد میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے۔ بہرحال انکی صحیح تعداد کچھ بھی ہو لیکن ان کا علاج صرف ایک ہی ہے۔ یعنی قلب اور عزم راسخ کیساتھ تائب ہونا اور آیندہ کے لئے اس گناہ کے ترک کا ارادہ کر لینا۔

کبائر کا علاج

طب روحانی یعنی قرآن شریف میں اس مرض کے علاج کو مختلف جگہ ذکر کیا گیا ہے توبہ کرنیوالوں سے صرف ازالہ مرض ہی کا وعدہ نہیں ہے بلکہ صحت کو دوبارہ واپس لے آنیکا بھی وعدہ ہے۔ مثلاً الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئك يبدل الله سياتهم حسنات ۔ جو لوگ اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ انکے گناہوں کو (مرض) نیکیوں سے (صحت) بدل دیگا۔
اس آیت کے علاوہ اور بھی بہت سی آیتیں ہیں جن میں گناہگاروں کو توبہ کی بشارت دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ توبہ کرنیوالوں سے عفو و صلح کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ پارہ سات میں اللہ رب العزت نے اپنے مسلمان بندوں کے نام ایک پیام بھیجا ہے جس کے الفاظ نہایت ہی امید افزا ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے واذا جاءك الذين يومنون بايتنا فقل سلام عليكم كتب ربكم على نفسه الرحمة انه من عمل منكم سوءً بجهالة ثم تاب من بعده واصلح فانه غفور رحيم اے پیغمبر جب آپ کے پاس ایماندار لوگ آئیں تو ان سے میرا سلام کہہ دیجئے اور یہ مژدۂ جانفزا انکو سنا دیجئے کہ مسلمانو تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کو ضروری کر لیا ہے۔ تم میں سے کبھی کوئی اگر اپنی نادانی کے باعث کسی جرم کا ارتکاب کر بیٹھے اور جرم کے بعد تائب ہو کر اپنی حالت کو آیندہ کے لئے درست کرے تو خدا تعالیٰ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔

طبرانی نے ایک شخص کا واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص تمام جرائم کا ارتکاب کرلے اور کوئی گناہ بھی نہ چھوڑے یہاں تک کہ حجاج کے قافلوں کو بھی آتے جاتے لوٹے تو کیا ایسا شخص بھی توبہ کرسکتا ہے اور اسکی توبہ اس کیلئے نافع ہوسکتی ہے۔ سرکار نے فرمایا تو مسلمان ہوچکا ہے۔ اس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا تو سیئات کو ترک کردے اور حسنات کو اختیار کرلے تو اللہ تعالیٰ تیری خطاؤں کو معاف کردیگا اس نے عرض کیا۔ کیا میرے چھوٹے بڑے تمام گناہ معاف ہوجائینگے۔ آپ نے فرمایا ہاں سب معاف ہوجائیں گے۔ اس نے یہ سن کر اللہ اکبر کا ایک نعرہ لگایا اور چلا گیا۔

ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائیگا جو بندہ مجھ سے کسی ناجائز جگہ ڈرگیا یا کسی دن اس نے مجھکو خوف سے یاد کیا تو اس کو آگ سے نکال لو۔

ابن حبان کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھے میرے جلال وعزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہ کرونگا۔ جو دنیا میں مجھسے ڈرتا رہا اس کو قیامت میں بےخوف کردونگا اور جو دنیا میں مجھسے بےخوف رہا اس کو قیامت میں امن نہ دیا جائیگا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب آیت یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ نازل ہوئی تو ایک نوجوان کے قلب پر اتنا اثر ہوا کہ وہ بیہوش ہوکر گرپڑا سرکار نے اس کے قلب پر ہاتھ رکھکر دیکھا تو قلب متحرک تھا۔ آپ نے فرمایا اے جوان لا الٰہ الا اللہ کہہ۔ اس نے کلمہ پڑھا تو آپ نے اس کو جنت کی بشارت دی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس بشارت میں ہم بھی شریک ہیں۔ فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید۔ یعنی ہر اس شخص کیلئے

جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے اور میرے سامنے جوابدہی کرنے سے ڈرتا ہے اور جس کے دل میں میرے عذاب کا خوف ہے۔

صاحب خیر الموانس فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک نوجوان کسی غیر محرم کے مکان پر بری نیت سے پہنچگیا لیکن جب دروازہ پر پہنچا تو اس کے کان میں کسی قاری قرآن کی آواز آئی جو یہ آیت پڑھ رہا تھا ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطٰن تذکروا فاذا ھم مبصرون جو لوگ متقی ہیں اگر کبھی وہ شیطان کے دھوکے میں آبھی جاتے ہیں تو ہم کو یاد کرکے فوراً ہوشیار ہوجاتے ہیں اور برے کام سے بچ نکلتے ہیں۔ نوجوان اس آیت کو سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ وہ عورت اس نوجوان کو دروازے ہی پر چھوڑ کر چلی گئی۔

اتفاقاً اس نوجوان کا باپ کہیں سے وہاں آنکلا اور نوجوان کو اٹھا کر لیگیا۔ نوجوان کو جب گھر پہنچکر ہوش آیا تو اس نے آیت کو پھر پڑھا اور اس کی جان نکل گئی۔ لوگوں نے اس کو دفن کردیا۔ حضرت عمرؓ کو جب خبر ہوئی تو آپ اس نوجوان کی قبر پر تشریف لے گئے اور قبر پر کھڑے ہو کر حضرت عمرؓ نے آیت ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن ۝ پڑھی تو نوجوان نے قبر میں سے پکار کر کہا امیر المؤمنین مجھکو اللہ تعالیٰ نے دو ہی جنتیں عنایت فرمائی ہیں۔

فقیر نے اس کتاب کے آخر میں یہ چند آیتیں اور حدیثیں محض اس لئے لکھدی ہیں کہ اگر کوئی خدا کا مخلص بندہ کبھی صغیرہ یا کبیرہ گناہ میں مبتلا ہوجائے تو فوراً ہی اپنے مرض کا علاج کرے اور بیماری کو بڑھنے نہ دے۔ واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین

اس کتاب کے قارئین سے میری مکرر درخواست ہے کہ مجھکو دعائے خیر سے فراموش نہ کریں۔

۱۹۴۶

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

۱۶ ستمبر ۱۹۳۸ء

چند نایاب کتابیں

اردو وظائف

نام کتاب	قیمت
اعمال قرآنی کامل ہر دو حصہ	۵ر
اوراد فتحیہ	۳ر
اوراد احسانی	۳ر
اوراد رحمانی	۳ر
پنجسورہ مجلد طباعت عمدہ	۸ر
پنجسورہ رسمی	۵ر
” ” جیبی	۴ر
حزب الاعظم مترجم	۸ر
دلائل الخیرات دو ترجمہ	۱۱ر
دلائل الخیرات مترجم بر حاشیہ	۱۰ر
” ” بلا ترجمہ	۸ر
دعاء گنج العرش معمولی	۱ر
درود تاج	۱ر
مجموعہ وظائف مع پنجسورہ	۸ر
علاج الاعظم	۱ر
مناجات مقبول کانپوری	۸ر
” ” لاہوری	۵ر
فضائل الشہور والصیام	۳ر
فضائل درود وسلام	۱ر
فضائل بسم اللہ معہ تفسیر قل ہو اللہ	۲ر
گنج العرش معمولی	۱ر
مجموعہ قصیدہ بردہ و قصیدہ غوثیہ وغیرہ مترجم	۲ر
مجموعہ وظائف	۷ر
مخزن الرزق	۳ر

نام کتاب	قیمت
وظیفہ کریمہ	۲ر
قصیدہ غوثیہ مترجم	۲
مناجات مقبول معہ ضمائم	
عمدہ کاغذ	۱۲ر
” ” معمولی کاغذ	۸ر
ماثبت بالسنہ مترجم اردو	[illegible]

تاریخ وسیرت کی کتابیں

نام کتاب	قیمت
الوحی المحمدی رشید رضا	عہ ر
اتمام الوفا سیرۃ الخلفاء	۱۱ر
ادب النبوی	۱۱ر
ادب الجاحظ	۱۵ر
الامامۃ والسیاسۃ	۱۴ر
ابن قتیبہ	۱۴ر
الفخری	[illegible]
ام القری حالات مؤتمر مکہ ۱۳۴۲ھ	۹ر
انوار البدیہ (ربہمانی)	۶ر
تاریخ الادب العربی زیات	[illegible]
تاریخ الامم الاسلامیہ	
للخضری بنو امیہ	۸ر
” بنو عباس	۶ر
تاریخ التشریع الاسلامی	۶ر
تاریخ الخلفاء سیوطی	[illegible]
تاریخ خطیب بغدادی	[illegible]
تاریخ ابن کثیر ۱۴ حصے	۲
جبل ہمزیہ (نعت نبوی)	۸ر
حیات ابی حنیفہ رض	[illegible]
خصائص الکبری	۲

نام کتاب	قیمت
دلائل النبوت	[illegible]
رحلت ابن بطوطہ	[illegible]
سفر السعادت	۱۰ر
سیرۃ ابن ہشام	۶ر
سیرۃ الحلبیہ	۱۲ر
سیرۃ عمر بن الخطاب	[illegible]
سیرۃ عمر بن عبد العزیز	۶ر
فتوح البلدان	۶ر
معاہدات والمحالفات علی عہد رسول اللہ صلعم	۱۰ر
مقدمہ ابن خلدون عربی	[illegible]
مواہب شرح شمائل ترمذی	۶ر
نور الیقین سیرت سید المرسلین	۶ر
سیرۃ امین و مامون	[illegible]

تصانیف مولانا راشد الخیری صاحب مرحوم

نام کتاب	قیمت
بنت الوقت	۸ر
صبح زندگی	[illegible]
شام زندگی	[illegible]
شب زندگی ہر دو حصہ	[illegible]
قرآنی قصے	[illegible]
طوفان اشک	[illegible]
جوہر قدامت	[illegible]
جوہر عصمت	[illegible]
اعمالنامے	۸ر
سمرنا کا چاند	[illegible]

صلوٰۃ وسلام

درود وسلام کے فضائل پر بیش بہا جامع رسالہ

مولفہ الحاج حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے جو بیشمار فضائل ہیں مسلمان اُن سے بہت کم واقف ہیں۔ حضرت مولانا الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند نے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی وہ تمام ہدایات یکجا جمع فرمادی ہیں جو درود وسلام کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اس قسم کا مجموعہ اردو میں آجتک پیش نہیں کیا گیا۔ ترتیب اور عبارت عام فہم اردو زبان نہایت شگفتہ ہے۔ یہ کتاب مسلمان بچوں اور عورتوں کیلئے خاص طور پر مفید اور محبان رسول کے لئے حرز جان بنانے کے لائق ہے

۶۴ صفحات، لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے

اخبارات ورسائل کی آراء

"معارف" لکھتا ہے مولانا کی دوسری تصانیف کی طرح یہ رسالہ بھی واعظانہ رنگ میں دلپذیر رسالہ ہے

اخبار "انصاری" لکھتا ہے یہ کتاب اس قدر سہل زبان میں لکھی ہے کہ معمولی قابلیت کا آدمی بھی سمجھکر لطف اندوز ہوسکتا ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے حرز جان بنانے کے قابل ہے۔

رسالہ "خالد" لکھتا ہے کہ۔ رسالہ نہایت محنت وجانفشانی کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ انداز بیان شستہ، احادیث وغیرہ کا ترجمہ نہایت سلیس زبان میں ہے جس کو معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ واعظین کیلئے یہ رسالہ بہت کار آمد ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دینی بکڈپو کوچہ ناہر خاں دہلی